نداے اُردو- 4

اردو کی درسی کتاب (زبان دوم)

URDU READER - CLASS IX جماعت نہم

(Second Language)

FREE

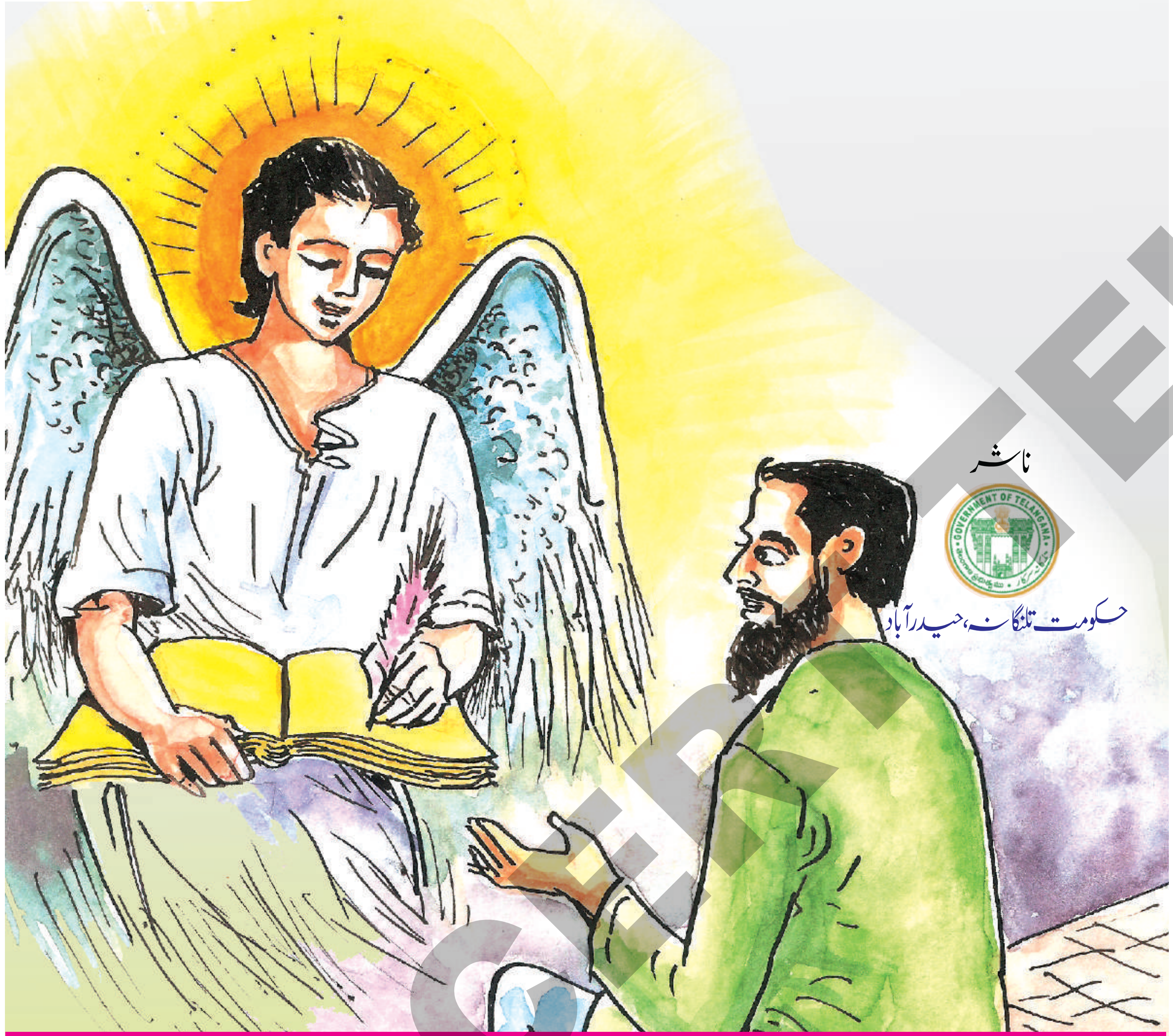

ناشر

حکومت تلنگانہ، حیدرآباد

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے

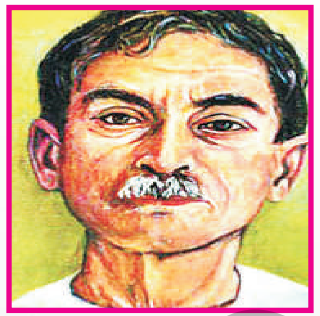

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے
مفت تقسیم کے لیے ہے

حکومت تلنگانہ، حیدرآباد

SCERT TELANGANA

اُردو دنیا کی چند مایہ ناز ہستیاں

امیر خسرو
1253-1325

محمد قلی قطب شاہ
1565-1611

ولی دکنی
1667-1707

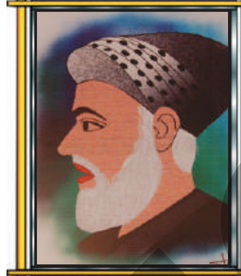
محمد رفیع سودا
1713-1781

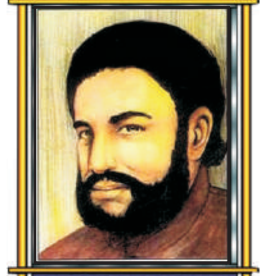
میر تقی میر
1723-1810

نظیر اکبر آبادی
1735-1830

انشاء
1756/58-1817

شیخ محمد ابراہیم ذوق
1788-1854

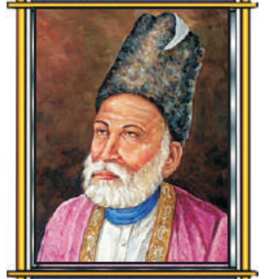
مرزا اسد اللہ خان غالب
1797-1869

مومن خان مومن
1800-1851

میر انیس
1803-1874

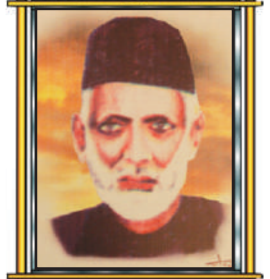
دبیر
1803-1875

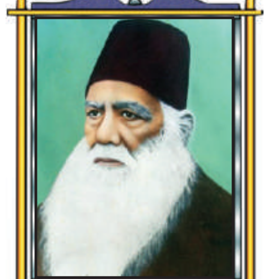
سرسید احمد خان
1817-1898

داغ دہلوی
1831-1905

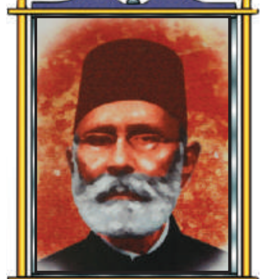
خواجہ الطاف حسین حالی
1837-1914

اکبر الہ آبادی
1846-1921

اُردو دنیا کی چند مایہ ناز ہستیاں

مولانا شبلی
1857-1914

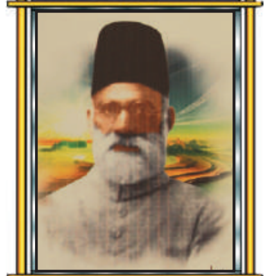
مولوی عبدالحق
1872-1961

سر علامہ اقبال
1877-1938

حسرت موہانی
1875-1951

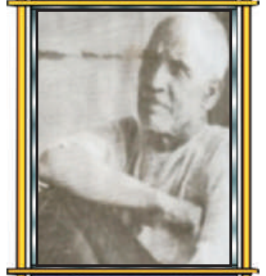
امجد حیدر آبادی
1878-1961

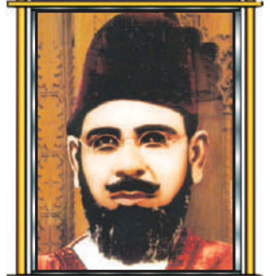
محمد علی جوہر
1878-1931

فانی بدایونی
1879-1941

مولانا ابوالکلام آزاد
1888-1958

جگر مراد آبادی
1890-1960

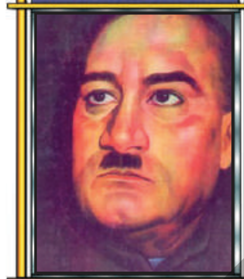
جوش ملیح آبادی
1894-1982

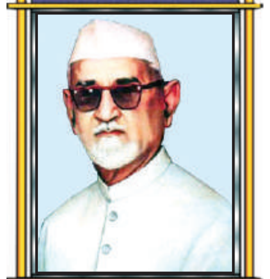
ڈاکٹر ذاکر حسین
1897-1969

فراق گورکھپوری
1896-1982

پطرس بخاری
1898-1958

شوکت تھانوی
1904-1963

فیض احمد فیض
1911-1984

سکندر علی وجد
1914-1983

SCERT TELANGANA

نداے اردو۔4

اردو کی درسی کتاب (زبان دوم)

Urdu Reader - IX Class (Second Language)

جماعت نہم

مدیران

ڈاکٹر سید فضل اللہ مکرم، اسوسی ایٹ پروفیسر، اورینٹل اردو پی جی کالج، حمایت نگر، حیدرآباد

ڈاکٹر اطہر سلطانہ، پرنسپل وصدر شعبہ اردو تلنگانہ یونیورسٹی، نظام آباد

محترمہ تحسین سلطانہ، پرنسپل گورنمنٹ کالج آف ٹیچر ایجوکیشن، محبوب نگر

ڈاکٹر موسیٰ اقبال، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، تلنگانہ یونیورسٹی، نظام آباد

ڈاکٹر حمیرہ سعید، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اردو، این ٹی آر گورنمنٹ ڈگری کالج، محبوب نگر

کوآرڈینٹرس

ڈاکٹر شریمتی ایم رما دیوی
لکچرر
شعبہ لسانیات، ایس۔سی۔ای۔آر۔ٹی
تلنگانہ، حیدرآباد

محمد افتخار الدین احمد شاذؔ
اسکول اسسٹنٹ
گورنمنٹ ہائی اسکول، ٹپہ چبوترہ
آصف نگر، حیدرآباد

مصورین:

1۔ کوریلا سرینواس، ہیڈ ماسٹر ضلع پریشد ہائی اسکول، کرمیڈو، چنتہ پلی، نلگنڈہ

2۔ کے بابو، ہیڈ ماسٹر ضلع پریشد ہائی اسکول، آندھرا نگر، نندی پیٹ، نظام آباد

3۔ سید حشمت اللہ، ڈرائنگ ماسٹر، گورنمنٹ ہائی اسکول، جنگاؤں

4۔ سی ایچ وینکٹا رمنا، ایس جی ٹی، منڈل پریشد پرائمری اسکول، ٹیکومٹلہ، سوریہ پیٹ

5۔ کے راگھواچاری، ڈرائنگ ماسٹر، زیڈ پی ایچ ایس، ملکاپور، نلگنڈہ

کمیٹی برائے فروغ و اشاعت درسی کتاب

شریمتی بی۔ شیشو کماری
ڈائرکٹر
ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت
تلنگانہ، حیدرآباد

ایس۔ وینکٹیشور شرما
ڈائرکٹر
گورنمنٹ ٹکسٹ بک پریس
تلنگانہ، حیدرآباد

تعلیم کے ذریعے آگے بڑھیں
صبر و تحمل سے پیش آئیں

قانون کا احترام کریں
اپنے حقوق حاصل کریں

"میرا تلنگانہ خوشیوں کا ہے خزانہ"

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

SCERT TELANGANA

© **Government of Telangana, Hyderabad.**

First Published - 2018

New Impression : 2019, 2020

All rights reserved.

No part of this publication may be reproduced, stored in a retrieval system, or transmitted, in any form or by any means without the prior permission in writing of the publisher, nor be otherwise circulated in any form of binding or cover other than that in which it is published and without a similar condition including this condition being imposed on the subsequent purchaser.

The copy right holder of this book is the Director of School Education, Hyderabad, Telangana.

SCERT TELANGANA

This Book has been printed on 70 G.S.M. Maplitho,
Title Page 200 G.S.M. White Art Card

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

Printed in India
at **Director Telangana State Govt. Text Book Press**,
Mint Compound, Hyderabad,
Telangana State.

پیش لفظ

حکومت تلنگانہ نے اقلیتوں کی فلاح و بہبود کے لیے اقامتی مدارس کا آغاز کیا ہے۔اس ضمن میں ساری ریاست میں اب تک 204 اقلیتی اقامتی اسکولوں کا قیام عمل میں آیا اور حکومت تلنگانہ کے حسب وعدہ اردو کو زبان دوم کی حیثیت سے متعارف کیا جارہا ہے۔ اسی کے تحت اردو، زبان دوم کی حیثیت سے پہلی مرتبہ نصاب تیار کیا جارہا ہے۔ چوں کہ اقامتی مدارس میں چھٹی جماعت سے زبان دوم کو پڑھایا جاتا ہے اس لیے طلبا کی عمر کو مدنظر رکھتے ہوئے نصاب تیار کیا گیا ہے۔اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ابتدائی تعلیم میں خصوصاً تحتانوی جماعتوں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ زبان دوم کے لحاظ سے زبان کی ابتدائی تعلیم وسطانیہ مدارس میں پڑھانے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔اس عمر میں چوں کہ طلبا دیگر زبانوں کی بنیادی باتیں سیکھے ہوئے ہوتے ہیں اس لیے زبان دوم کو سیکھنے میں کوئی دقت درپیش نہیں ہوگی۔

درسی کتابیں استعداد کو فروغ دینے میں معاون ہوتی ہیں۔ NCF-2005 اور قانون حق تعلیم کے اصولوں کے مطابق درسی کتابوں، تدریسی سرگرمیوں، جانچ کے طریقوں اور کمرہ جماعت کے ماحول وغیرہ میں تبدیلی کے لیے ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت نے ریاستی درسیاتی خاکہ 2011 تیار کیا ہے۔اس کے تحت زبان اور اس کی تدریس کا پوزیشن پیپر بھی تیار کیا گیا۔اس کے بنیادی اصولوں کے مطابق زبان دوم اردو کی نئی درسی کتب ترتیب دی گئی ہیں۔

اس نئی کتاب میں نہ صرف معلومات فراہم کی گئی ہیں بلکہ لسانی مہارتوں جیسے سننا، سمجھنا، موقع محل کے اعتبار سے بات چیت کرنا، پڑھنا اور سمجھ کر اظہار خیال کرنا، خود لکھنا، تخلیقی انداز میں اظہار کرنا، لفظوں پر عبور حاصل کرنا اور زبان کے بارے میں معلومات حاصل کرنا جیسی استعداد کے حصول کو یقینی بنایا گیا ہے۔اس امر پر توجہ دی گئی ہے کہ زبان کی تدریس نہ صرف لسانی مہارتوں کے فروغ میں معاون ہو بلکہ انسانی اقدار، شخصیت کی نشوونما اور قوت تخیل کو بھی فروغ دینے میں مددگار ثابت ہو۔اس کے علاوہ غوروفکر پر مائل کرنے یعنی ردعمل ظاہر کرنے، مختلف زاویوں سے سوچنے، تجزیہ کرنے وغیرہ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے۔

ہر سبق کے آغاز سے قبل بچوں سے گفتگو کروانے، اور مباحثہ کے ذریعہ سبق کی جانب رغبت دلانے کے لیے موزوں تصویریں دی گئی ہیں۔ متعین جماعت واری لسانی استعداد کے حصول کے لیے ہر سبق کے اختتام پر ''یہ کیجیے'' کے تحت مشغلے و مشقیں دی گئی ہیں۔ مشغلوں کی نوعیت، انفرادی، گروہی یا کل جماعت ہے۔

اس درسی کتاب کی تدوین میں شامل ایس سی ای آر ٹی اور TMREIS کے اراکین، اساتذہ، ماہرین مضمون، مصورین، ڈی۔ٹی۔پی لے آوٹ ڈیزائنر، شعبہ نصاب اور درسی کتب کے اراکین کو میں مبارک باد دیتی ہوں۔ اردو اورینٹل کالج فیکلٹی، جامعہ عثمانیہ، تلنگانہ یونیورسٹی، پالمور یونیورسٹی اور کالج آف ٹیچر ایجوکیشن کے اساتذہ صاحبان کا خصوصی طور پر شکریہ ادا کرتی ہوں اور اس بات کی امید کرتی ہوں کہ یہ درسی کتاب درکار مہارتوں اور استعداد کو فروغ دینے میں معاون ہوگی۔ آپ کے تجاویز کی منتظر۔

ڈائرکٹر

ریاستی ادارہ برائے تعلیمی تحقیق و تربیت

تلنگانہ، حیدرآباد

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

ہدایات برائے اساتذہ

- اس درسی کتاب کے موثر استعمال کے لیے ''پیش لفظ، درسی کتاب کے ذریعہ حصول طلب استعدادوں'' کا بہر صورت مطالعہ کریں۔
- **'ہدایات برائے طلبا'** کا مطالعہ پہلے آپ کیجیے، اس کے بعد طلبا سے کروائیے۔ کیا طلبا ان سے واقف ہوئے یا نہیں جائزہ لیجیے۔
- اوسطاً ہر سبق کی تدریس کے لیے 12 پیریڈس درکار ہوتے ہیں۔
- ان میں تصویر دیکھیے۔ غور کیجیے، مقصد، صنف کا تعارف، سمجھنا/شاعر کا تعارف، طلبا کو ہدایت میں دی گئی معنی جاننے کی سرگرمی کے تحت جملہ دو پیریڈس کا استعمال کریں۔
- سبق کے متن سے متعلق مباحثہ کرکے فہم پہنچانے کے لیے متن کے مطابق دو تا تین پیریڈس مختص کیے جائیں۔
- 'یہ کیجیے' کے تحت دی گئی مشقوں کے لیے ماباقی 5 پیریڈس کا استعمال کریں۔
- سبق کی ابتدا میں 'پڑھیے۔ سوچ کر بولیے' کے تحت دیے گئے امور محرکہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کا اہتمام کل جماعت مشغلہ کے طور پر کریں۔
- سبق کا مقصد/صنف کی تعریف، سبق کی تفصیلات، شاعر یا سمجھنا کے تعارف سے متعلق نکات کا مطالعہ اور اس سے متعلق مباحثہ طلبا سے کروائیں۔
- 'ہدایات برائے طلبا' کے تحت الفاظ کے معانی جاننے کا مشغلہ انفرادی طور پر کروائیں۔ اس کے لیے کمرہ جماعت میں بہر صورت ڈکشنری کی موجودگی کو یقینی بنائیں۔
- سبق کے متن کے تئیں طلبا کو آگہی فراہم کرنے کے لیے مباحثہ، سوال وجواب، کہانی، مظاہرہ، ڈرامہ جیسے طریقوں کو اسباق کی مناسبت سے استعمال کریں۔
- سبق کی تدریس کا مطلب صرف متن کی وضاحت کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے اقدار شاعر یا سمجھنا کے خیالات اور پوشیدہ مفہوم کو طلبا سمجھ سکیں اس بات کو یقینی بنائیں۔ اس کے لیے غور وفکر پر مبنی سوالات کریں۔ الفاظ، تراکیب، غور وفکر اور پیغام پر مبنی جملوں کے تئیں مباحثہ کے ذریعہ سوال وجواب کے ذریعہ طلبا فہم حاصل کر سکیں اس بات کی کوشش کریں۔ طلبا کو اپنے خیالات کا اظہار کرنے، ان کو عصر حاضر کے امور سے جوڑنے مختلف زاویوں سے تجزیہ کرنے کا موقع دیں۔
- 'یہ کیجیے' کے تحت دی گئی مشقیں بچوں کی لسانی استعداد کو فروغ دینے سے متعلق ہیں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ یہ مشقیں بچے خود سے حل کریں۔
- ہر ایک مشق کے تحت ایک پیریڈ مختص کیا گیا ہے۔ لہٰذا متعلقہ پیریڈ میں طلبا یہ مشقیں کس طرح انجام دیں انہیں آگہی فراہم کریں۔ طلبا کی جانب سے حل کردہ مشقوں کا جائزہ لیں اور ان کی تصحیح کریں۔
- سننا بولنا کے تحت دیے گئے سوالات کی مشق کا اہتمام کل جماعت مشغلہ کے طور پر کریں۔ پڑھنا، فہم حاصل کرنا کے تحت دی گئی مشقوں کا اہتمام انفرادی طور پر کریں۔ سبق پڑھ کر جواب لکھنے کی سرگرمی کو گھر کے کام کے طور پر دیں۔
- خود لکھنا، تخلیقی اظہار، توصیف جیسی استعدادوں سے متعلق سوالات کو سبق کی تدریس کے دوران ہی گھر کے کام کے طور پر تفویض کریں۔ طویل جوابی سوالوں کے جواب لکھنے کے لیے کل جماعت طور پر مباحثہ کا اہتمام کریں۔ اس کے بعد انفرادی طور پر لکھائیں اور لکھے ہوئے جواب پڑھائیں۔ بچوں کی جانب سے لکھے گئے جوابوں کی تصحیح تصور، جملے، الفاظ، املا کی غلطیوں کے طور پر کریں۔
- تخلیقی اظہار سے متعلق سوالوں کے جواب لکھنے کے لیے طلبا کو مناسب مثالوں کے ذریعہ آگہی فراہم کریں۔ اس کے بعد گروہی طور پر جواب لکھنے کے لیے کہیں۔ لکھے ہوئے جوابوں کو پیش کریں اور ان کی تصحیح مباحثہ کے ذریعہ کریں۔ اس کے بعد اس کام کو گھر کے کام کے طور پر تفویض کرکے انفرادی طور پر لکھنے کے لیے کہیں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

❖ منصوبہ کام کے تحت پہلے ہدایتیں دیں' اس کے لیے دو تین دن کا وقت دیں۔ اس کے بعد طلبا کی جانب سے لکھی ہوئی تحریر کی تصحیح کر کے مظاہرہ کروائیں۔

❖ 'سبق کی تکمیل سے مراد ذیل کی تصویر دیکھیے' عنوان سے شروع ہونے والے محرکہ سے لے کر سبق کے آخر تک یعنی قول تک تمام امور کا اہتمام منصوبہ بند طریقے سے کریں اور اس سے متعلق فہم پہنچائیں۔ اس طرح اساتذہ اپنی تیاری کریں۔

❖ اس کے لیے اساتذہ سالانہ منصوبہ اور منصوبہ سبق تیار کر لیں۔

❖ سالانہ منصوبہ میں حسب ذیل امور پائے جاتے ہیں۔

1) جماعت 2) مضمون 3) درکار پیریڈ

4) تعلیمی سال کے اختتام تک حصول طلب استعدادیں

5) ماہانہ اسباق کی تقسیم

مہینہ	سبق	درکار پیریڈ	درکار وسائل/اشیا	اہتمام کی جانے والی سرگرمیاں/سی سی ای

6) معلم کا ردعمل 7) صدر مدرس کے مشورے و ہدایات

❖ ایک سبق کو پیش نظر رکھ کر منصوبہ سبق حسب ذیل طریقے پر تیار کیا جا سکتا ہے۔

1) سبق کا نام 2) درکار پیریڈ 3) سبق کے ذریعہ حصول طلب استعدادیں

4) پیریڈ واری تقسیم

پیریڈ نمبر	تدریسی نکتہ	تدریسی حکمت عملہ	اشیا	جانچ

5) معلم کی تیاری، زائد معلومات کا حصول 6) معلم کا ردعمل

❖ ہر پیریڈ میں زبان کی تدریس حسب ذیل مدارج کے مطابق کریں۔

I۔ تمہید : مخاطبت، محرکہ، اعلان سبق، مقصد، شاعر یا سمجھنا کا تعارف یا مخاطبت، اعادہ

II۔ سبق کی تدریس مباحثہ۔ آ گہی : طلبا کی بلند خوانی، معلم کی مثالی بلند خوانی، خاموش خوانی، حل لغات، سبق سے متعلق مباحثہ۔ آ گہی، استعدادوں کا حصول

III۔ بچوں کا فہم۔ جائزہ IV۔ جانچ

❖ لسانی تدریس کو درسی کتابوں تک محدود نہ رکھیں۔ اسکول کی لائبریری، انٹرنیٹ، رسالے، اخبارات، بچوں کا ادب وغیرہ کے استعمال کو یقینی بنائیں۔

❖ کمرۂ جماعت میں بچوں کو ایسا موقع فراہم کریں کہ وہ آزادانہ طور پر گفتگو کریں اور سوال کریں۔

❖ کمرۂ جماعت میں لسانی ماحول فراہم کرنے کے لیے درکار ڈکشنری، شعرا اور مصنفین کی سوانح حیات، سمعی بصری آلات وغیرہ حاصل کر کے ان کا استعمال کریں۔

❖ اسکول میں لسانی فروغ میں معاون پروگرام جیسے لسانی میلے، لسانی تقاریب، بچوں کے مشاعرے، تحریری و تقریری مقابلے سالانہ جلسے وغیرہ کا اہتمام کریں۔

❖ طلبا کی جانب سے تحریر کردہ تخلیقی امور کا مجموعہ تیار کر کے کمرۂ جماعت میں پیش کریں۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

قومی ترانہ

– رابندرناتھ ٹیگور

جن گن من ادھی نایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
پنجاب، سندھ، گجرات، مراٹھا، دراوڑ، اتکل، ونگا
وندھیا، ہماچل، یمنا، گنگا، اُچ چھل جل دھی ترنگا
تواشبھ نامے جاگے، تواشبھ آشش ماگے
گاہے تو جیا گاتھا
جن گن منگل دایک جیا ہے
بھارت بھاگیہ ودھاتا
جیا ہے، جیا ہے، جیا ہے
جیا جیا جیا جیا ہے

عہد

– پئی ڈیمرّی وینکٹا سبّا راؤ

ہندوستان میرا وطن ہے۔تمام ہندوستانی میرے بھائی اور بہن ہیں۔مجھے اپنے وطن سے پیار ہے اور میں اس کے عظیم اور گوناگوں ورثے پر فخر کرتا ہوں/کرتی ہوں۔میں ہمیشہ اس ورثے کے قابل بننے کی کوشش کرتا رہوں گا/کرتی رہوں گی۔میں اپنے والدین، استادوں اور بزرگوں کی عزت کروں گا/کروں گی اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔میں جانوروں کے تئیں رحم دلی کا برتاؤ کروں گا/کروں گی۔میں اپنے وطن اور ہم وطنوں کی خدمت کے لیے اپنے آپ کو وقف کرنے کا عہد کرتا ہوں/کرتی ہوں۔

SCERT TELANGANA

دُعا

لب پہ آتی ہے دعا بن کے تمنّا میری
زندگی شمع کی صورت ہو خدایا میری

دور دنیا کا مرے دم سے اندھیرا ہوجائے
ہر جگہ میرے چمکنے سے اُجالا ہوجائے

ہو مرے دم سے یوں ہی میرے وطن کی زینت
جس طرح پھول سے ہوتی ہے چمن کی زینت

زندگی ہو مری پروانے کی صورت یارب
علم کی شمع سے ہو مجھ کو محبت یارب

ہو مرا کام غریبوں کی حمایت کرنا
دردمندوں سے ضعیفوں سے محبت کرنا

میرے اللہ برائی سے بچانا مجھ کو
نیک جو راہ ہو اُس رہ پہ چلانا مجھ کو

– علامہ اقبالؔ

ترانۂ ہندی

سارے جہاں سے اچھا ہندوستاں ہمارا
ہم بلبلیں ہیں اس کی یہ گلستاں ہمارا

پربت وہ سب سے اونچا ہمسایہ آسماں کا
وہ سنتری ہمارا وہ پاسباں ہمارا

گودی میں کھیلتی ہیں اس کی ہزاروں ندیاں
گلشن ہے جن کے دم سے رشک جناں ہمارا

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم ، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

– علامہ اقبال

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

اسمائے مرتبین

محمد افتخارالدین احمد شاؔد

اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہائی اسکول، ٹپہ چبوترہ، آصف نگر، حیدرآباد

محمد ظہیرالدین

اسکول اسسٹنٹ، ضلع پریشد ہائی اسکول (بوائز)، آرمور، نظام آباد

مظہراللہ خان

اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہائی اسکول، درگما گڈہ، کریم نگر

رضوانہ کبیر

اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ گرلز ہائی اسکول محبوبیہ، حیدرآباد

حافظ محمد ایوب احمد انصاری

اردو پنڈت، گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول، مغل پورہ، حیدرآباد

عبدالحفیظ رحمانی

اردو پنڈت، گورنمنٹ ہائی اسکول سوماجی گوڑہ، حیدرآباد

زاہدہ سلطانہ

اردو پنڈت، گورنمنٹ بوائز ہائی اسکول، ہمایوں نگر ا، حیدرآباد

محمود شریف

اردو پنڈت، گورنمنٹ ہائی اسکول، رین بازار، حیدرآباد

فضل احمد اشرفی

اسکول اسسٹنٹ، گورنمنٹ ہائی اسکول چسنیا شاہی، حیدرآباد

ڈی۔ٹی۔پی و لے آوٹ ڈیزائننگ

شیخ حاجی حسین

امپرنٹ کمپیوٹیک، اندرا گاندھی پورم، فتح نگر، میڈچل، حیدرآباد۔18

محمد ایوب احمد

ایس اے، ضلع پریشد ہائی اسکول، اردو میڈیم، آتماکور، ضلع ونپرتی

SCERT TELANGANA

اس کتاب کے ذریعہ بچوں میں حصول طلب استعداد

I۔ سمجھنا۔اظہار خیال کرنا

اس کے تحت سننا۔ بولنا: روانی سے پڑھنا، فہم حاصل کرنا، اظہار خیال کرنا جیسی استعدادیں شامل ہیں۔ان استعدادوں کے تحت بچے حسب ذیل امور کے قابل ہوں گے۔

- سنے اور پڑھے ہوے واقعات کو سمجھنے اوراپنی رائے کا اظہار کرنے کے قابل ہوں گے۔
- اپنا ردعمل ظاہر کرنے ،وجوہات بیان کرنے کے قابل ہوں گے۔
- نظموں اور اسباق کے خلاصے اپنے الفاظ میں کہنے کے قابل ہوں گے۔
- مفہوم کے اعتبار سے اشعار کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں گے۔
- پڑھے ہوے مواد سے کلیدی اموراورکلیدی الفاظ لکھنے کے قابل ہوں گے۔
- غیر مانوس نظم یا نثر پڑھ کر سوالوں کے جواب لکھنے اور سوالات تیار کرنے کے قابل ہوں گے۔

II۔ اظہار مافی الضمیر /تخلیقی اظہار

اس کے تحت خودلکھنا،تخلیقی اظہاراورتوصیف جیسی استعدادیں شامل ہیں۔ان استعدادوں کے تحت بچے حسب ذیل امور کے قابل ہوں گے۔

- نظموں کا خلاصہ لکھنے کے قابل ہوں گے۔
- اظہار خیال کرنے اوروجوہات بیان کرنے کے قابل ہوں گے۔
- سمجھنا کے خیال کو سمجھتے ہوے وضاحت کرنے کے قابل ہوں گے۔
- پوسٹر تیار کرنے ،نظم کو طول دینے،مضمون،کہانی،دعوت نامہ،خط،مکالمے وغیرہ لکھنے کے قابل ہوں گے۔

III۔ زبانی شناسی

یہ استعداد لفظیات اورقواعد سے متعلق ہے۔نچلی جماعتوں میں طلبا نے جو سیکھا ہے ان کے علاوہ حسب ذیل کے قابل ہوں گے۔

- الفاظ کے معانی اور مترادفات لکھنے کے قابل ہوں گے۔
- دیے گئے الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنے کے قابل ہوں گے۔
- واحد کی جمع، جمع کی واحد، سابقے لاحقے لکھنے کے قابل ہوں گے۔
- روزمرہ زندگی میں موقع ومحل کی مناسبت سے مناسب الفاظ استعمال کرنے کے قابل ہوں گے۔
- مستقل کلمہ کے اقسام، اسم اور ضمیر، اسم عام کے قسمیں، ذات، کیفیت، آلہ، جمع، ظرف، خافیہ، ردیف وغیرہ کی نشاندہی کرنے کے قابل ہوں گے۔

IV۔ منصوبہ کام

- یہ مختلف استعدادوں کا مجموعہ ہے۔مختلف استعدادوں کو موقع ومحل کی مناسبت سے استعمال کرنے کی صلاحیت بچوں میں پیدا کرتی ہے۔کہانیاں، نظمیں، رباعیاں، اہم شخصیتوں کی تفصیلات، واقعات، قابل دید مقامات کی تصاویر وغیرہ حاصل کرکے رپورٹ لکھ کر پیش کرنا۔درسی کتاب کے الفاظ کی بنیاد پر بچوں کی لغت تیار کرنا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

فہرست مضامین

جماعت نہم۔ Class 9

اسباق

شمار	سبق کا نام	شاعر/ مصنف	موضوع	صنف	قواعد	مہینہ	صفحہ نمبر
-1	حمد	امجد حیدرآبادی	حمد وثناء	حمد	حروف ربط، عطف، فجائیہ اور تخصیص	جولائی	1-12
۔2	نادان دوست	جھپٹو پریم چند	ہمدردی	افسانہ	فعل، فاعل، مفعول	اگست	13-26
۔3	پیام یکجہتی	ڈاکٹر محبوب راہی	قومی یکجہتی	نظم	فعل ماضی، حال، مستقبل	ستمبر	27-38
۔4	مجھے میرے بزرگوں سے بچاؤ	کنہیالال کپور	طنز ومزاح اخلاقی اقدار	مضمون	فعل امر، فعل نہی	اکتوبر	39-50
۔5	پانی کی فریاد	متین اچھل پوری	ماحولیات	نظم	تشبیہ	نومبر	51-62
۔6	علم ہے کچھ اور شئے	کلیم چغتائی	علم کی اہمیت	کہانی	مفرد لفظ، مرکب لفظ	ڈسمبر	63-74
۔7	نوع بشر سے محبت	نظم طباطبائی	انسانی محبت	نظم	مرکب اضافی	جنوری	75-86
۔8	خود دار لوگ	ماخوذ	جذبہ ایثار وقربانی	مختصر افسانہ	مترادفات، متضاد الفاظ سابقے، لاحقے	فروری	87-102
	اعادہ					مارچ	
	امتحانات کی تیاری					اپریل	

SCERT TELANGANA

1۔ حمد

امجد حیدرآبادی

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

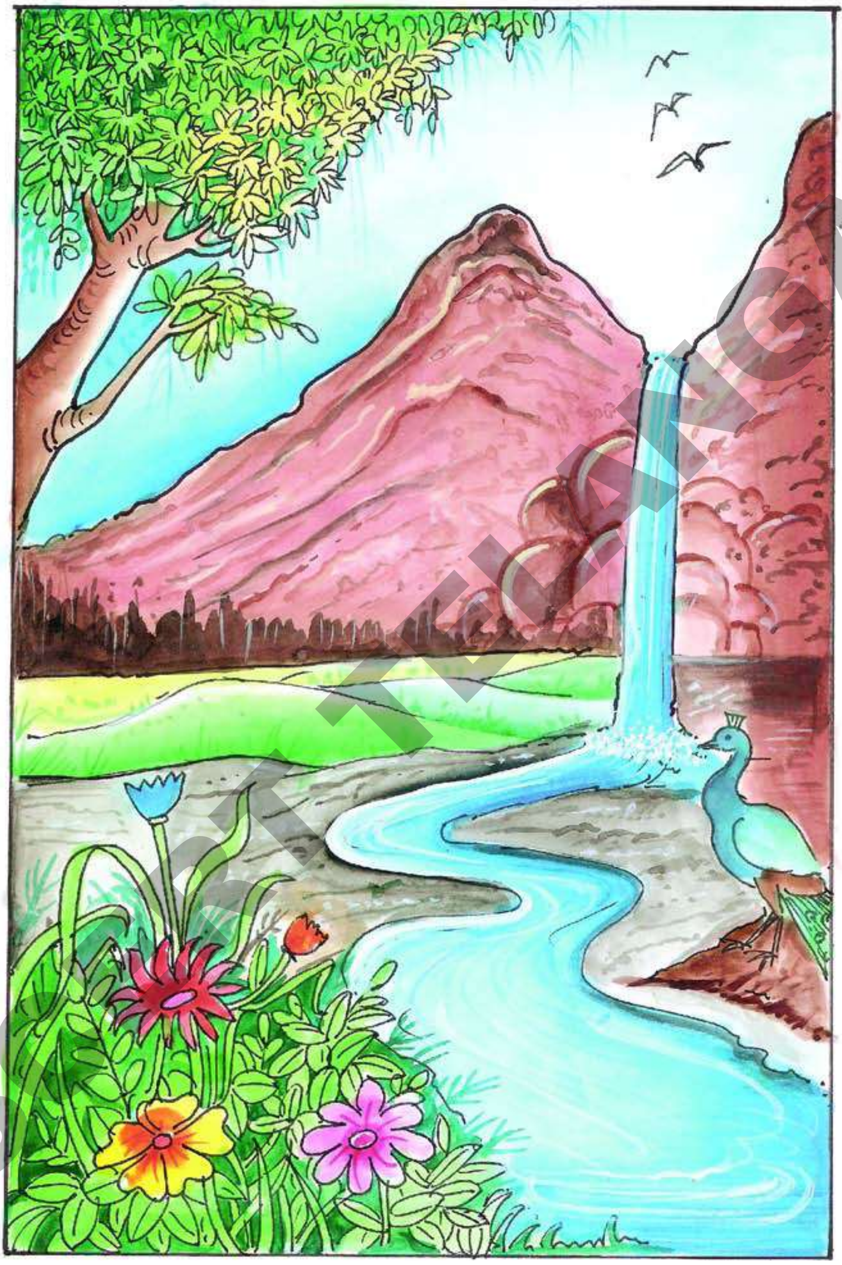

SCERT TELANGANA

سوالات:

1۔ تصویر میں کیا نظر آ رہا ہے؟

2۔ دنیا کو اللہ نے کس طرح خوبصورت بنایا؟

3۔ ہم سب کو اللہ کی کس طرح تعریف کرنی چاہیے؟

4۔ اللہ کی تعریف کو کیا کہتے ہیں؟

مقصد

اللہ سبحان وتعالی ساری کائنات کا خالق و مالک ہے۔اللہ سبحان وتعالی کی جتنی تعریف کی جائے کم ہے۔بچوں کو خدا کی بڑائی و بزرگی سے واقف کروانا اس حمد کا اہم مقصد ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق اصناف سخن کے حصہ نظم (حمد) سے ہے جس کے شاعر امجد حیدرآبادی ہیں۔اس حمد کا انتخاب ''کلیات امجدؔ'' سے کیا گیا ہے۔امجد نے اس حمد میں اللہ تعالی کی بہترین انداز میں ثناءخوانی کی ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق کی تصاویر کا مشاہدہ کیجیے اوران سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ پڑھائی گئی حمد کو توجہ سے سنیے اور تصاویر کے ذریعہ حاصل ہوئی معلومات کا نظم سے تقابل کیجیے۔
3۔ حمد پڑھیے اور بتائیے کہ آپ کو معلوم نکات سبق میں موجود ہیں یا نہیں۔
4۔ حمد پڑھیے، نامعلوم الفاظ کو خط کشیدہ کیجیے۔
5۔ خط کشیدہ الفاظ کے معانی فرہنگ/لغت میں دیکھیے یا اپنے استاد سے معلوم کیجیے۔

شاعر کا تعارف

سید احمد حسین نام امجدؔ تخلص 1888ء میں حیدرآباد میں پیدا ہوے۔ابتدائی تعلیم جامعہ نظامیہ حیدرآباد میں حاصل کی۔ان کی زندگی حادثات کا شکار رہی لیکن وہ اللہ کی رحمت سے کبھی مایوس نہیں ہوے۔یوں تو امجدؔ نے نظمیں، غزلیں اور رباعیات لکھیں لیکن رباعی گو شاعر کی حیثیت سے مشہور ہوے۔ان کا کلام سادہ، سلیس اور عام فہم ہے۔سلیمان ندوی نے انہیں حکیم الشعراء کہا ہے۔ان کی رباعیوں کے کئی مجموعے شائع ہوے ہیں۔ریاض امجدؔ، رباعیات امجدؔ، خرقۂ امجدؔ وغیرہ۔

SCERT TELANGANA

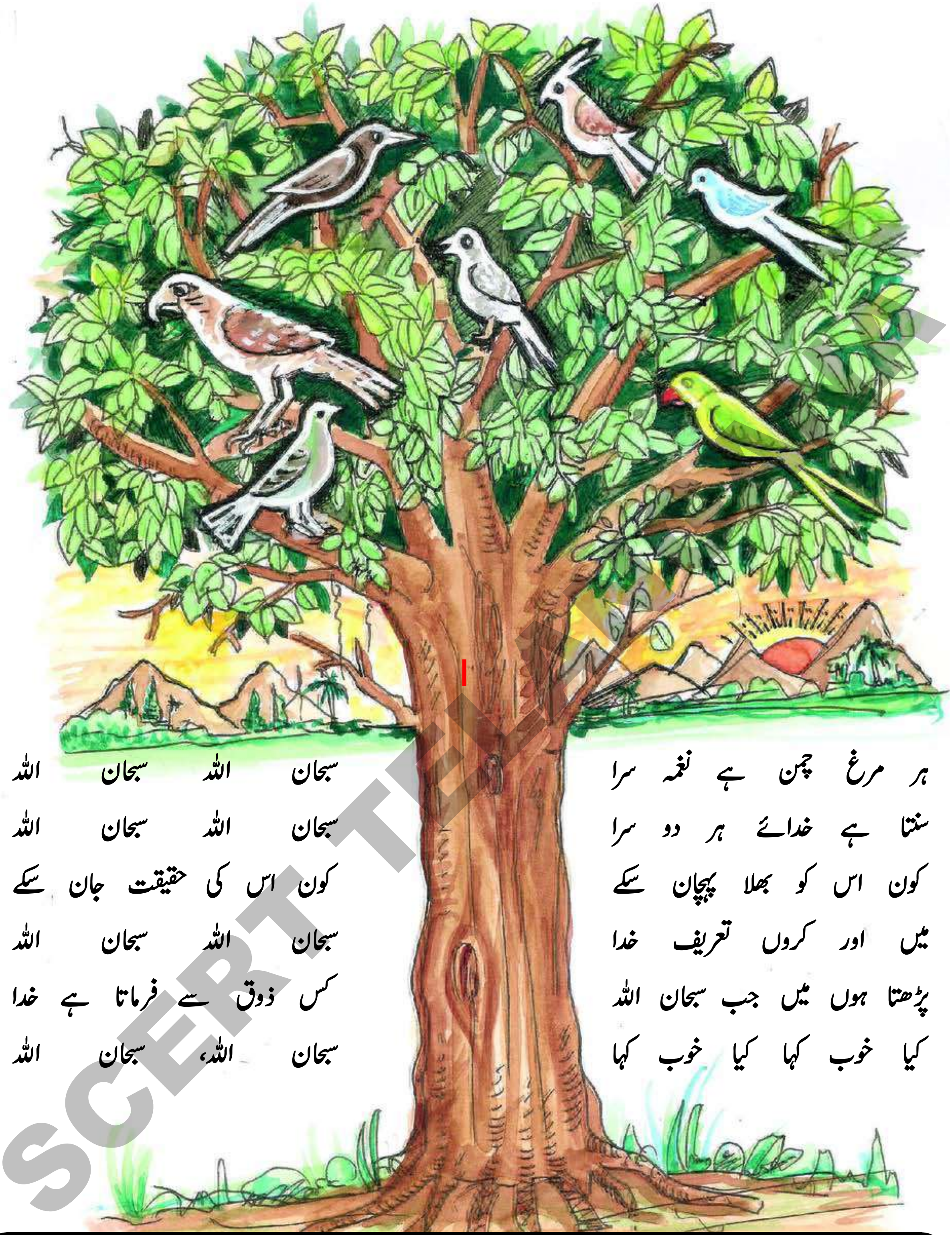

ہر مرغ چمن ہے نغمہ سرا — سبحان اللہ سبحان اللہ
سنتا ہے خدائے ہر دو سرا — سبحان اللہ سبحان اللہ
کون اس کو بھلا پہچان سکے — کون اس کی حقیقت جان سکے
میں اور کروں تعریف خدا — سبحان اللہ سبحان اللہ
پڑھتا ہوں میں جب سبحان اللہ — کس ذوق سے فرماتا ہے خدا
کیا خوب کہا کیا خوب کہا — سبحان اللہ، سبحان اللہ

SCERT TELANGANA

سوچیے۔بولیے :-

1۔ اللہ کی بڑائی کون بیان کررہے ہیں؟
2۔ کیا ہم اللہ کی حقیقت کو جان سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟
3۔ شاعر کی کیا خواہش ہے؟
4۔ جب بندہ سبحان اللہ کہتا ہے تو اللہ کیا کرتا ہے؟

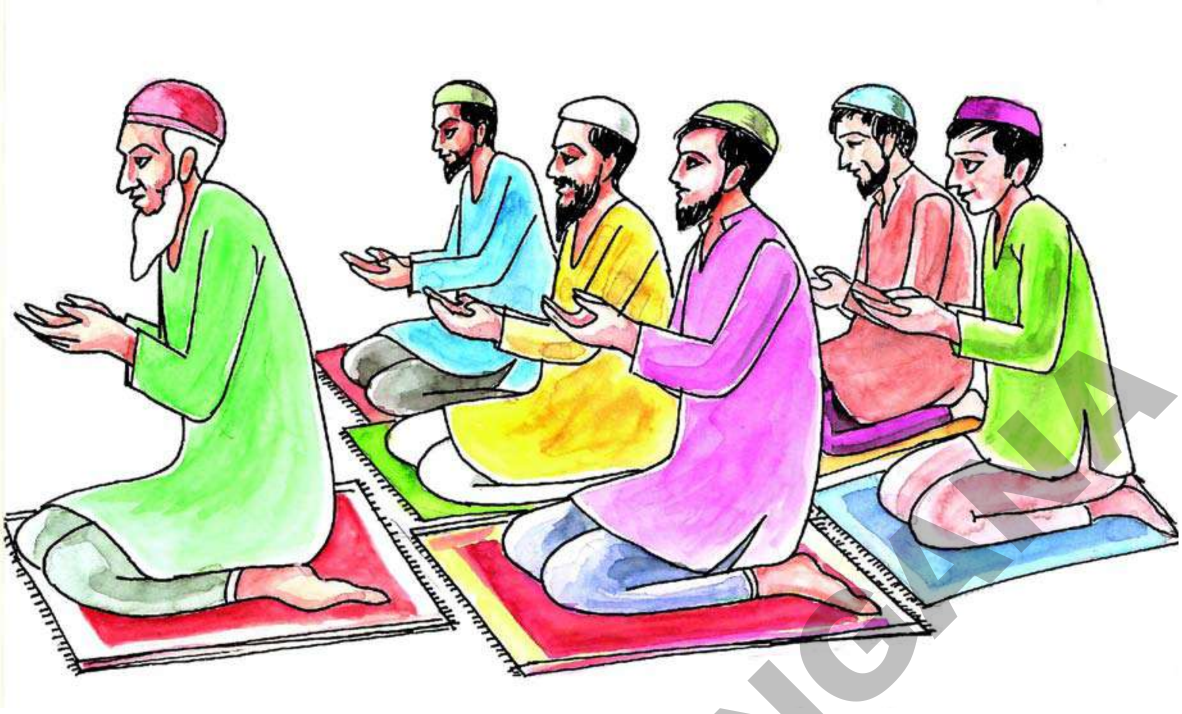

II

پہنچاتا ہے عرش اعلیٰ تک لے جاتا ہے عالم معنی تک
کیا لفظ ہے پیارا نام خدا سبحان اللہ، سبحان اللہ
یوں تو ہیں بہت اس کے احساں ان سب میں مگر جو شئے ہے گراں
کی شکر کی بھی توفیق عطا سبحان اللہ سبحان اللہ
آقا ہے مرا رحمت والا مالک ہے مرا سب سے اعلیٰ
اے صلِ علیٰ، اے صلِ علیٰ سبحان اللہ، سبحان اللہ

SCERT TELANGANA

سوچیے۔بولیے :-

1۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کس نبی کو عرش اعلیٰ تک پہنچایا ہے؟
2۔ اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں سب سے قیمتی احسان کیا ہے؟
3۔ شاعر نے اس نظم میں اللہ کی کن کن صفات کا ذکر کیا ہے؟

۔:خلاصہ:۔

اس کائنات کی ہر مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمد وثنا بیان کرتے ہوئے کہتی ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ کی حقیقت کو کوئی بھی نہیں جان سکتا اس لیے تمام مخلوق کا کام صرف اللہ کی حمد وثنا بیان کرنا ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ

جب ہم اپنی زبان سے خدا کی تعریف بیان کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ہماری اس حمد وثناء کو سن کر کہتا ہے۔

''کیا خوب کہا، کیا خوب کہا''

سبحان اللہ سبحان اللہ

جب ہم اپنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا نام لیتے ہیں تو ہماری سوچ وفکر میں تازگی و بلندی آتی ہے۔

سبحان اللہ سبحان اللہ

اللہ تعالیٰ کے ہم پر بے شمار احسانات ہیں ان میں سب سے بہترین احسان یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائی

سبحان اللہ سبحان اللہ

ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ رحمت والے ہیں آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سب سے اعلیٰ وارفع مقام ومرتبہ عطا کیا ہے۔اس لیے ہم سب مل کر کہتے ہیں صلّی علیٰ صلّی علیٰ (درود بھیجئے، درود بھیجئے)۔

اللھمہ صلی علیٰ سیدنا محمد وبارک وسلم

سبحان اللہ سبحان اللہ

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

الف) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے ۔

1۔ اللہ تعالیٰ کی چند صفات کا ذکر کیجیے؟

2۔ آپ اللہ تعالیٰ کی تعریف کس طرح بیان کریں گے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔
SCERT TELANGANA

روانی سے پڑھنا۔فہم حاصل کرنا

(الف) درج ذیل جملوں کو پڑھ کر حمد میں متعلقہ مصرعوں کی شناخت کیجیے۔

1۔ اس کی حقیقت کو کون جان سکتا ہے۔

2۔ عرش اعلیٰ تک پہنچا تا ہے۔

3۔ تو نے مجھے شکر کی توفیق دی ہے۔

4۔ نام خدا بہت پیارا لفظ ہے۔

(ب) ذیل کی رباعی پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب لکھیے۔

ہر چیز کا کھونا بھی بڑی دولت ہے
بے فکری سے سونا بھی بڑی دولت ہے
افلاس نے سخت موت آساں کر دی
دولت کا نہ ہونا بھی بڑی دولت ہے

1۔ شاعر نے بڑی دولت کس کو کہا ہے؟

2۔ کس نے سخت موت کو آسان کر دیا؟

3۔ افلاس کے معنی لکھیے؟

4۔ دولت کے نہ ہونے کو شاعر نے بڑی دولت کیوں کہا ہے؟

5۔ بے فکری سے کون سو سکتے ہیں؟

II۔ اظہار مافی الضمیر۔ تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) درج ذیل سوالوں کے جواب پانچ جملوں میں لکھیے۔

1۔ ہمیں اللہ کی حمد و ثناء کس طرح بیان کرنی چاہیے؟

2۔ اللہ تعالیٰ کے ہم پر کیا کیا احسانات ہیں؟

3۔ انسانوں کے علاوہ اللہ کی حمد و ثناء کون کون بیان کرتا ہے؟

4۔ شاعر کے مطابق اللہ کا ہم پر قیمتی احسان کیا ہے؟

SCERT TELANGANA

(ب) درج ذیل سوالوں کے جواب 10 جملوں میں لکھیے۔

1۔ حمد کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2۔ شاعر نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء کس طرح بیان کی ہے تفصیل سے لکھیے۔

تخلیقی اظہار / توصیف

1۔ اللہ تعالیٰ کے دس صفاتی نام لکھیے اور ان کی وضاحت کیجیے۔

یا

آپ کے اسکول میں منعقد ہونے والے حمد کے مقابلوں میں دیگر اسکول کے طلبا کو مدعو کرتے ہوئے ایک دعوت نامہ تیار کیجیے۔

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کے معنی جدول میں تلاش کیجیے۔

1۔ بازار میں اجناس کی قیمتیں گراں ہیں۔

2۔ اللہ کی کرسی عرش اعلیٰ پر ہے۔

3۔ ہر نیک کام اللہ کی توفیق ہی سے ہوتا ہے۔

4۔ ہم کو دوسروں پر احسان کرنا چاہیے۔

اچھا سلوک / بھلائی	خدا کی مہربانی
آٹھواں آسمان	مہنگا

(ب) ذیل کے جملوں میں اضداد کی نشان دہی کیجیے۔

1 خدا کی نظر میں اعلیٰ و ادنیٰ سب برابر ہیں۔

2 آقا کو اپنے غلام سے محبت تھی۔

3 عرش بریں سے فرش تک نور چھایا ہوا ہے۔

4 مالک کو ہمیشہ اپنے نوکر سے اچھا برتاؤ رکھنا چاہیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

قواعد

I ان جملوں پرغور کیجیے۔

☆ پروین گھر میں ہے۔ ☆ حامد نے تصویر بنائی۔ ☆ اسلم گھر سے آیا۔

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ ''میں'' ''نے'' ''سے'' ایسے الفاظ ہیں جو اپنے آپ میں کوئی معنی نہیں رکھتے بلکہ یہ دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر جملے میں معنی پیدا کرتے ہیں۔

ایسے الفاظ جو ایک لفظ کا تعلق دوسرے لفظ سے جوڑ کر معنی پیدا کرتے ہیں انہیں ''حروف ربط'' کہتے ہیں۔

مشق:

I۔ ذیل کے جملے پڑھ کر حروف ربط کی نشاندہی کرکے قوسین میں لکھیے۔

1۔ ماجد نے نظم پڑھی۔ (   ) 2۔ نجمہ کا قلم (   )

3۔ گھر میں رہو (   ) 4۔ ریشماں کی کتاب (   )

5۔ گاؤں کے لوگ (   ) 6۔ آسمان پر چاند نظر آرہا ہے۔ (   )

II۔ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

☆ اکبر اور اسلم پڑھ رہے ہیں۔

☆ شاداں مدرسہ سے آئی اور کھیلنے چلی گئی۔

☆ احمد ایک عقلمند و چالاک لڑکا ہے۔

- پہلے جملے میں دو اسموں کو ملانے کے لیے ''اور'' کا استعمال کیا گیا۔
- دوسرے جملے میں دو جملوں کو ملانے کے لیے ''اور'' کا استعمال کیا گیا۔
- تیسرے جملے میں دو اسموں کو ملانے کے لیے ''و'' کا استعمال کیا گیا۔

ایسے حروف جو دو اسموں یا دو صفات کو ملانے کے لیے استعمال ہوتے ہیں ''حروف عطف'' کہلاتے ہیں۔

مشق: ذیل کے جملوں میں حروف عطف کی نشاندہی کرکے قوسین میں لکھیے۔

1۔ سلمیٰ اور نجمہ دونوں اسکول گئے (   ) 2۔ محنت کرو تاکہ کامیابی ملے (   )

3۔ احمد آیا مگر محمود نہیں آیا (   ) 4۔ تحریری یا زبانی طور پر کہیے (   )

5۔ شاہد آیا البتہ کتاب نہیں لایا (   ) 6۔ وہاں امیر و غریب سب موجود تھے (   )

SCERT TELANGANA

III۔ ذیل کے جملوں کو غور سے پڑھیے۔

☆ سبحان اللہ! آپ نے کیا خوب کہا۔

اس جملے میں ''سبحان اللہ'' خوشی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

☆ افسوس! تم نے یہ کام نہیں کیا۔

اس جملے میں ''افسوس'' کا لفظ اظہار تاسف کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔

وہ کلمہ یا الفاظ جو خوشی، رنج، تحسین ونفرت کے اظہار کے لیے اچانک زبان سے نکل جاتے ہیں ''حروف فجائیہ'' کہلاتے ہیں۔

مشق: ذیل میں حروف فجائیہ کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ اوہ! بہت برا ہوا! (   )
2۔ ہائے اللہ! یہ کیا ہو گیا۔ (   )
3۔ شاباش! تم نے اچھا کام کیا (   )
4۔ ماشاءاللہ! بہت خوب نظر آرہے ہو۔ (   )

IV۔ ان جملوں کو غور سے پڑھیے۔

☆ محسن ہی نے سارا کام کیا

☆ شاذیہ بھی کھیل رہی ہے

ان دو جملوں میں ''ہی'' اور ''بھی'' خصوصیت کے معنی ظاہر کر رہے ہیں۔

ایسے حروف جو کسی اسم یا ضمیر یا فعل کے ساتھ آتے ہیں اور وہ خصوصیت کے معنی پیدا کرتے ہیں ''حروف تخصیص'' کہلاتے ہیں۔

مشق: ذیل میں حروف تخصیص کی نشاندہی کر کے قوسین میں لکھیے۔

1۔ متین بھی حیدرآباد پہنچا۔ (   )
2۔ ناصر نے بھی پھل توڑ ڈالے۔ (   )
3۔ جماعت میں عاقلہ ہی کو انعام ملا (   )
4۔ استاد جماعت میں جوں ہی داخل ہوئے بچے خاموش ہو گئے۔ (   )

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

اس طرح غیر مستقل کلمہ کی چار قسمیں ہیں۔ حرف ربط، حرف عطف، حرف تخصیص، حرف فجائیہ

مشق: ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ غیر مستقل کلمے کی کونسی قسم ہے قوسین میں لکھیے۔

1۔ کھیل کے میدان سے گھر جلدی آؤ۔ (   )

2۔ شاباش! بہت خوب (   )

3۔ طالب علموں کا کام ہی پڑھنا ہے۔ (   )

4۔ راشد آیا مگر پڑھا نہیں۔ (   )

5۔ شبانہ اور رضوانہ دونوں ہم جماعت ہیں۔ (   )

6۔ افسوس! تم ناکام ہو گئے۔ (   )

7۔ تم کو بھی امتحان تحریر کرنا ہے۔ (   )

8۔ محمود سبق پڑھا اور سو گیا۔ (   )

9۔ اکبر آیا لیکن ناصر نہیں آیا۔ (   )

10۔ وہ مجھ سے بڑے ہیں۔ (   )

لسانی سرگرمیاں / منصوبہ کام

☆ اپنی اسکول لائبریری یا دیگر رسائل سے حمد گو شعرا سے متعلق تفصیلات، ان کی کوئی ایک حمد اور اس کا خلاصہ حاصل کیجیے۔ کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔

زرین قول

لوگوں سے یاد نہ کرنے کا شکوہ مت کر
کیوں کہ جو انسان اپنے رب کو بھول سکتا ہے
وہ سب کو بھول سکتا ہے۔

حضرت علیؓ........................

SCERT TELANGANA

امیر خسرو

یمین الدین امیر خسرو پٹیالی میں 1253ء میں پیدا ہوئے۔امیر خسرو کے والد امیر سیف الدین محمود ایک بہادر فوجی

سپہ سالار تھے۔ دلی کے بادشاہ سلطان غیاث الدین بلبن نے انہیں اپنے وزیروں میں شامل کرلیا تھا۔ ان کی شادی سلطان بلبن کے وزیر عمادالملک کی بیٹی سے ہوئی تھی امیر خسرو بھی سات آٹھ برس کے تھے کہ ان کے والد ایک لڑائی میں مارے گئے۔ اپنے والد کی وفات کے بعد امیر خسرو اپنی والدہ دولت ناز کے ساتھ دلی چلے آئے اور اپنے نانا عمادالملک کے یہاں رہنے لگے۔ان کے نانا اپنے زمانے کے بڑے امیروں میں تھے۔ان کے یہاں ہندو، مسلم، امیر، غریب صوفی اور سادھو سبھی اکثر آتے رہتے تھے۔ یہاں ہندوؤں اور مسلمانوں میں میل ملاپ، بھائی چارہ اور محبت تھی۔گھر ہندوستان کی گنگا جمنی تہذیب کا مرکز تھا۔

امیر خسرو نے ایسے خوشگوار ماحول میں پرورش پائی۔ امیروں اور رؤسا سے درباداری کے طور طریقے سیکھے۔صوفیوں اور سنتھوں سے محبت، رواداری اور بھائی چارے کا درس لیا۔وہ اس زمانے کے مشہور صوفی حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کے مرید ہوگئے۔حضرت نظام الدین محبوب الٰہی کی خانقاہ پر ہمیشہ انسان دوستی اور آپسی محبت کا پرچار ہوتا تھا۔

امیر خسرو نے 72 برس کی عمر پائی۔اپنی زندگی میں سات بادشاہوں کو دلی کے تخت پر بیٹھتے دیکھا۔امیر خسرو ہر بادشاہ کے دربار سے وابستہ رہے۔ ہر بادشاہ اس فقیر دل امیر کی عزت کرتا تھا۔امیر خسرو ہمیشہ امیروں میں امیر اور فقیروں میں فقیر بن کر رہے۔

امیر خسرو نے ایک ہندوستانی ماں کی کوکھ سے جنم لیا تھا۔وہ ایک ہندوستانی گھرانے میں پروان چڑھے تھے۔ پوری زندگی ہندوستان میں بسر کی تھی۔ ان کے دل میں ہندوستان کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔ وہ ایک سچے ہندوستانی تھے اور ہندوستانی ہونے پر بہت فخر کرتے تھے۔ان کی شاعری، نثر اور سنگیت میں ہندوستانی زندگی اپنی پوری چمک دمک کے ساتھ

SCERT TELANGANA

رچی بسی ہے۔انہوں نے اپنی شاعری میں یہاں کی آب و ہوا کی خوبی،موسموں کی رنگارنگی،دریاؤں کی روانی، پھولوں کی خوشبو، پھلوں کی مٹھاس، ہندوستانی کھانوں کی لذت، لباسوں کی رنگینی، لوگوں کی خوش اخلاقی،صوفیوں سنتوں کی رواداری،اورعورتوں کی بہادری وجانثاری کی بہت تعریفیں کی ہیں۔

امیر خسرو کی ذات گوناگوں خوبیوں کا مجموعہ تھی وہ ایک بلند پایہ شاعر تھے۔ایک کامل صوفی تھے۔ایک باکمال موسیقار تھے۔انہوں نے ہندوستانی اورایرانی راگوں کے میل سے کئی راگ اورراگنیاں بنائیں۔وینا اورطنبورے کوملاکر ستارایجادکیا۔مردنگ سے طبلہ بنایا۔ان کی ایجادوں میں قوالی آج بھی خاص وعام میں مقبول ہے۔

امیرخسرو کے زمانے میں بھاشا اور فارسی کے میل جول سے ایک نئی زبان بن رہی تھی یہی زبان آگے چل کر ہندوی، ہندی اوراردو کے نام سے مشہور ہوئی۔انہوں نے بول چال کی اس زبان میں عام لوگوں کے لئے میٹھے اوررسیلے گیت لکھے۔شادی بیاہ میں آج بھی ان کے گیت گائے جاتے ہیں ان کی دو پہلیاں سنیے:

پالاتھا تب سب کو بھایا بڑا ہوا کچھ کام نہ آیا
خسرو کہدیا اس کا نانو، بوجھ نہیں تو چھوڑو گانو

امیرخسروکواپنے مرشد حضرت نظام الدین محبوب الٰہی سے بڑی الفت تھی۔حضرت نظام الدین کے انتقال کے وقت خسرو بادشاہ کے ساتھ میں تھے۔خبر ملی توان کے لئے وہاں ٹھہرنا مشکل ہوگیا۔بادشاہ سے اجازت لے کردلی آئے اور دن رات اپنے مرشد کے مزار کے گرد دیوانہ چکرلگاتے رہے۔چھ مہینے کے اندر اندر اکتوبر 1325 کوانتقال ہوااوردلی میں اپنے پیرومرشد کے مزار کے احاطہ میں دفن ہوئے۔

SCERT TELANGANA

2۔ نادان دوست

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

سوالات:

1۔ تصویر میں پرندے کہاں بیٹھے ہوئے ہیں؟

2۔ پرندے اپنے گھونسلے کس طرح تیار کرتے ہیں؟

3۔ ہم پرندوں کی کس طرح مدد کرسکتے ہیں؟

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو نادانی سے محفوظ رکھتے ہوئے باشعور بنانا اور مختلف جانداروں کی الگ الگ ضرورتوں سے واقف کروانا اور پرندوں اور جانوروں کے تئیں صلہ رحمی پیدا کرنا ہے۔

SCERT TELANGANA

صنف کا تعارف

وہ قصہ جسے ایک نشست میں پڑھ لیا جائے اس کو افسانہ کہا جاتا ہے۔ افسانہ لفظ فسوں سے نکلا ہے جس کے معنی جادو یا جھوٹ کے ہیں۔ اس کے باوجود سماجی اور معاشرتی واقعات کو افسانے میں پیش کیا جاتا ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق نثری صنف ''افسانہ'' سے ہے جس کے مصنف منشی پریم چند ہیں۔ یہ افسانہ ان کے افسانوں کے مجموعے ''سوزِ وطن'' سے لیا گیا ہے۔ منشی پریم چند اردو کے بلند پایہ افسانہ نگار گزرے ہیں۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق کی تصاویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ پڑھائے گئے سبق کو توجہ سے سنیے اور تصاویر کے ذریعہ حاصل کی ہوئی معلومات کا کہانی سے تقابل کیجیے۔
3۔ سبق پڑھیے اور بتائیے کہ اب تک آپ کو معلوم نکات سبق میں موجود ہیں یا نہیں۔
4۔ سبق پڑھیے اور نامعلوم الفاظ کو خط کشید کیجیے۔
5۔ فرہنگ/لغت دیکھ کر یا اپنے استاد کی مدد سے نئے الفاظ کے معنی معلوم کیجیے۔

مضمون نگار کا تعارف

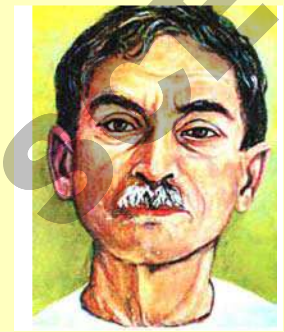

پریم چند کا اصلی نام دھنپت رائے ہے۔ وہ 13/جولائی 1880ء کو بنارس کے ایک گاؤں ملہی میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد عجائب لال ڈاک خانہ میں کلرک تھے۔ 1897ء میں جب والد کا انتقال ہوا تو گھر کی ذمہ داریوں میں گھر گئے، بعد میں سرکاری مدرسی کا پیشہ اختیار کیا۔

پریم چند ترقی پسند تحریک کے حامی تھے۔ وہ اردو کے بلند پایہ افسانہ نگار اور ناول نگار مانے جاتے ہیں۔ ان کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ''سوزِ وطن'' کے نام سے شائع ہوا۔ ان کے مشہور ناولوں میں ''گئودان'' اور افسانوں میں ''کفن'' کافی مشہور ہوئے۔ ان کا انتقال 18/اکتوبر 1936ء کو ہوا۔

SCERT TELANGANA

ا

کیشو کے گھر میں ایک کارنس کے اوپر ایک چڑیا نے انڈے دیئے تھے۔ کیشو اور اس کی بہن شیاما دونوں بڑے غور سے چڑیا کو وہاں آتے جاتے دیکھا کرتے۔ سویرے دونوں آنکھیں ملتے کارنس کے سامنے پہنچ جاتے چڑا اور چڑیا دونوں کو وہاں بیٹھا پاتے۔ ان کو دیکھنے میں دونوں بچوں کو نہ معلوم کیا مزہ ملتا تھا۔ دودھ اور جلیبی کی سدھ بھی نہ رہتی تھی۔ دونوں کے دل میں طرح طرح کے سوال اٹھتے۔ ان میں سے بچے کس طرح نکل آئیں گے؟ بچوں کے پر کیسے نکلیں گے؟ گھونسلہ کیسا ہے؟ لیکن ان باتوں کا جواب دینے والا کوئی نہ تھا۔ نہ اماں کو گھر کے کام دھندوں سے فرصت تھی اور نہ بابو جی کو پڑھنے لکھنے سے، دونوں بچے آپس ہی میں سوال جواب کر کے اپنے دل کو تسلی دے لیا کرتے تھے۔ شیاما کہتی ''کیوں بھیّا بچے نکل کر پھر سے اڑ جائیں گے نا؟''

کیشو عالمانہ غرور سے کہتا: ''نہیں ری پگلی پہلے پر نکلیں گے بغیر پروں کے بچارے کیسے اڑیں گے؟''

شیاما: بچوں کو کیا کھلائے گی بچاری؟

کشیو اس پیچیدہ سوال کا جواب کچھ نہ دے سکتا تھا۔

اس طرح تین چار دن گزر گئے انہوں نے سوچا:۔

''اب ضرور بچے نکل آئے ہوں گے؟'' لیکن چڑیا بچاری دانہ کہاں پائے گی کہ بچوں کا پیٹ بھرے۔ غریب بچے بھوک کے مارے چوں چوں کر کے مر جائیں گے۔''

اس مصیبت کا اندازہ کر کے دونوں گھبرا اٹھے۔ دونوں نے فیصلہ کیا کہ کارنس پر تھوڑا سا دانہ رکھ دیا جائے۔ شیاما خوش ہو کر بولی ''تب تو چڑیوں کو چارے کے لئے کہیں اڑ کر نہیں جانا پڑے گا۔ ہے نا؟''

SCERT TELANGANA

کیشو نے کہا ''ہاں ہاں تب کیوں جائیں گے؟''

دونوں بچے بڑے شوق سے اپنے اپنے کاموں میں جٹ گئے۔ شیاما ماں کی آنکھ بچا کر مٹکے سے چاول نکال لائی۔ کیشو نے پتھر کی پیالی سے تیل چپکے سے زمین پر گرادیا اور اسے خوب صاف کر کے اس میں پانی بھرا۔

سوچیے۔ بولیے :۔

1۔ چڑیا نے انڈے کہاں دیئے تھے؟

2۔ کیشو اور شیاما روزانہ کیا کرتے تھے؟

3۔ شیاما اپنے بھائی سے کیا سوالات کرتی تھی؟

4۔ دونوں بچے چڑیا کی کس مصیبت کے بارے میں سوچ رہے تھے؟

II

''گرمی کے دن تھے۔ بابو جی دفتر گئے ہوئے تھے۔ ماں دونوں بچوں کو کمرے میں سلا کر خود سو گئی تھی۔ لیکن بچوں کی آنکھوں میں آج نیند کہاں؟ ماں کو بہلانے کے لئے دونوں دم روکے آنکھیں بند کیے موقع کا انتظار کر رہے تھے۔ جوں ہی معلوم ہوا کہ ماں اچھی طرح سو گئی' دونوں چپکے سے اٹھے اور بہت آہستہ سے دروازے کی چٹخنی کھول کر باہر نکل آئے۔

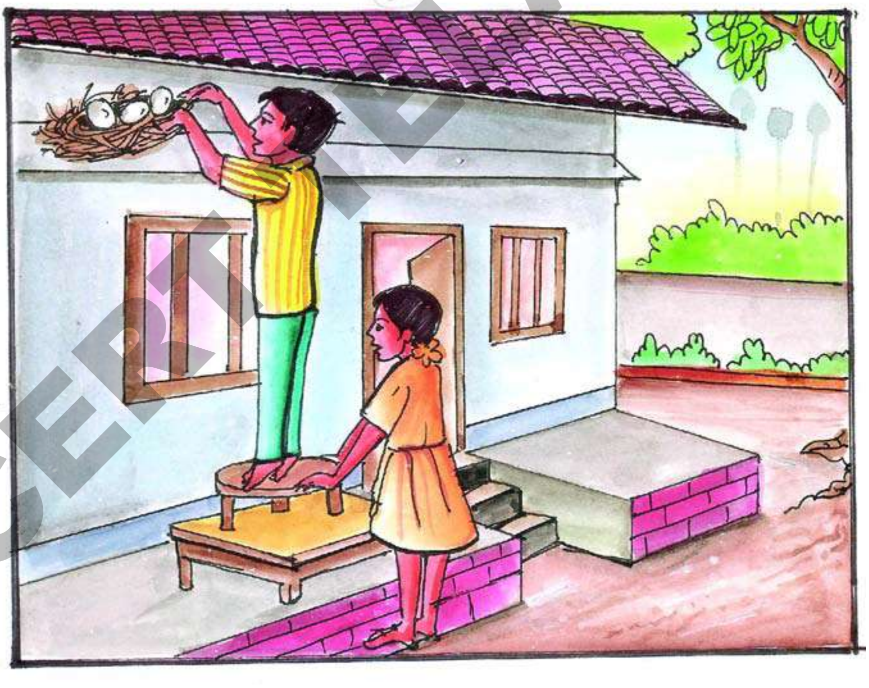

کیشو کمرے سے ایک اسٹول اٹھا لایا لیکن جب اس سے کام نہ چلا تو نہانے کی چوکی لا کر اسٹول کے نیچے رکھی اور ڈرتے ڈرتے اسٹول پر چڑھا۔

شیاما دونوں ہاتھوں سے اسٹول پکڑے ہوے تھی۔ اسٹول، چاروں ٹانگیں برابر نہ ہونے کے باعث جس طرف زیادہ دباؤ پاتا تھا۔ ذرا سا ہل جاتا تھا۔ اس وقت کیشو کو کس قدر تکلیف برداشت کرنی پڑتی تھی۔ یہ اس کا دل جانتا تھا۔ دونوں ہاتھوں سے

کارنس پکڑ لیتا اور شیاما کو دبی آواز سے ڈانٹتا۔ ''اچھی طرح پکڑ ورنہ اتر کر بہت ماروں گا''۔ مگر بچاری شیاما کا دل تو اوپر کارنس پر تھا۔ بار بار اس کا دھیان ادھر چلا جاتا اور ہاتھ ڈھیلے پڑ جاتے۔ کیشو نے جونہی کارنس پر ہاتھ رکھا دونوں چڑیاں اڑ گئیں۔ کیشو نے دیکھا کارنس پر تھوڑے سے تنکے بچھے ہوئے ہیں اور اس پر تین انڈے پڑے ہیں۔ جیسے گھونسلے اس نے درختوں پر دیکھے تھے۔

ایسا کوئی گھونسلہ نہیں ہے۔

شیاما نے نیچے سے پوچھا ''کئے بچے ہیں بھیّا؟''

کیشو: تین انڈے ہیں ابھی بچے نہیں نکلے'

شیاما: ذرا ہمیں دکھا دو بھیّا کتنے بڑے ہیں؟

کیشو: دکھا دوں گا پہلے ذرا چیتھڑے لے آ۔ نیچے بچھا دوں۔ بچارے انڈے تنکوں پر پڑے ہیں۔

شیاما دوڑ کر اپنی پرانی دھوتی پھاڑ کر ایک ٹکڑا لائی۔ کیشو نے جھک کر کپڑا لے لیا۔ اس کے کئی تہہ کر کے اس نے ایک گدّی بنائی اور اسے تنکوں پر بچھا کر تینوں انڈے آہستہ سے اس پر رکھ دیئے۔

شیاما نے پھر کہا ''ہم کو بھی دکھا دو۔ بھیّا''

کیشو: دکھا دوں گا۔ پہلے ذرا دانہ اور پانی کی پیالی لے آ۔

میں اتر آؤں تو تجھے دکھا دوں گا۔

شیاما پیالی اور چاول لائی۔

کیشو نے دونوں چیزیں گدی پر رکھ دیں اور آہستہ سے اتر آیا۔

شیاما نے گڑگڑا کر کہا۔ ''اب ہم کو بھی چڑھا دو۔ بھیّا''

کیشو: تو گر پڑے گی

شیاما: نہ گروں گی بھیّا۔ تم نیچے سے پکڑے رہنا''

کیشو: نہ بھیّا کہاں تو گر پڑی تو اماں میری چٹنی بنا ڈالیں۔ کہیں گی کہ تو نے ہی چڑھایا تھا۔ کیا کرے گی دیکھ کر؟ اب انڈے بڑے آرام سے ہیں۔ جب بچے نکلیں گے تو ان کو پالیں گے''۔

سوچیے۔ بولیے:۔

1۔ گرما کے دنوں میں عام طور پر دوپہر میں لوگ کیا کرتے ہیں؟
2۔ کیشو اور شیاما کی ماں کی مصروفیت کیا تھی؟
3۔ ماں کے سونے کے بعد بچوں نے کیا کیا؟
4۔ کیشو نے انڈوں کے لئے کس طرح کا انتظام کیا؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

III

دونوں پرندے بار بار کارنس پر آتے تھے اور بغیر بیٹھے ہی اڑ جاتے تھے۔کیشو نے سوچا ہم لوگوں کے ڈر سے یہ نہیں بیٹھتے۔ اسٹول اٹھا کر کمرے میں رکھ آیا۔چوکی جہاں کی تھی وہاں رکھ دی۔

شیاما نے آنکھوں میں آنسو بھر کر کہا''تم نے مجھے نہیں دکھایا۔میں اماں سے کہہ دوں گی''۔

کیشو: اماں سے کہے گی تو بہت ماروں گا۔ کہے دیتا ہوں''

شیاما: تو تم نے مجھے دکھایا کیوں نہیں۔

کیشو: اور گر پڑتی تو چار سر نہ ہو جاتے؟

شیاما: ہو جاتے ہو جاتے۔دیکھ لینا۔میں کہہ دوں گی''

اتنے میں کوٹھری کا دروازہ کھلا اور ماں نے دھوپ سے آنکھوں کو بچاتے ہوئے کہا''تم دونوں باہر کب نکل آئے؟ میں نے کہا نہ تھا کہ دوپہر کو نہ نکلنا؟ کس نے کِواڑ کھولا؟ ماں نے دونوں کو ڈانٹ ڈپٹ کر پھر کمرے میں بند کر دیا۔اور آپ آہستہ آہستہ انہیں پنکھا جھلنے لگی۔ابھی صرف دو بجے تھے۔ باہر تیز لو چل رہی تھی۔دونوں بچوں کو نیند آ گئی۔

چار بجے یکا یک شیاما کی نیند کھلی۔کواڑ کھلے ہوئے تھے۔وہ دوڑی ہوئی کارنس کے پاس آئی اور اوپر کی طرف تاکنے لگی۔اتفاقاً اس کی نگاہ نیچے گئی اور وہ الٹے پاؤں دوڑتی ہوئی کمرے میں جا کر زور سے بولی۔

''بھیاّ!انڈے تو نیچے پڑے ہیں۔بچے اڑ گئے!''

کیشو گھبرا کر اٹھا اور دوڑا ہوا باہر آیا۔کیا دیکھتا ہے کہ تینوں انڈے نیچے ٹوٹے پڑے ہیں اور ان سے کوئی چونے کی سی چیز باہر نکل آئی ہے! پانی کی پیالی بھی ایک طرف ٹوٹی پڑی ہے!اس کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔سہمی ہوئی آنکھوں سے زمین کی طرف دیکھنے لگا۔

سوچیے۔بولیے۔:

1۔ چڑا اور چڑیا کیا کر رہے تھے؟

2۔ ماں نے بچوں کو کیا نصیحت کی تھی؟

3۔ شیاما نے نیند سے بیدار ہونے پر کیا دیکھا؟

4۔ شیاما کے چہرے کا رنگ کیوں اڑ گیا؟

SCERT TELANGANA

شیامانے پوچھا'' بچے کہاں اڑ گئے بھیا؟''

کیشو نے افسوسناک لہجے میں کہا۔'' انڈے تو پھوٹ گئے'' ''اور بچے کہاں گئے''

کیشو: تیرے سر میں۔ دیکھتی نہیں ہے۔ انڈوں میں سے اجلا اجلا پانی پانی نکل آیا ہے۔ وہی تو دو چار دن میں بچے بن جاتے!''

ماں نے چھری ہاتھ میں لئے پوچھا'' تم دونوں وہاں دھوپ میں کیا کر رہے ہو؟''

شیامانے کہا'' اماں چڑیا کے انڈے ٹوٹے پڑے ہیں''

ماں نے آکر ٹوٹے ہوئے انڈوں کو دیکھا اور غصہ سے بولی۔'' تم لوگوں نے انڈوں کو چھوا ہوگا''

اب تو شیاما کو بھیّا پر ذرا بھی ترس نہ آیا۔ اسی نے شاید انڈوں کو اس طرح رکھ دیا کہ وہ نیچے گر پڑے۔ اس کی اسے سزا ملنی چاہیے۔

بولی:

''انہوں نے انڈوں کو چھیڑا تھا ماں''

ماں نے کیشو سے پوچھا'' کیوں رے؟'' کیشو بھیگی بلی بنا کھڑا رہا۔

ماں: ''تو وہاں پہنچا کیسے؟''

شیاما: چوکی پر اسٹول رکھ کر چڑھے تھے ماں

کیشو: تو اسٹول تھامے نہیں کھڑی تھی؟''

شیاما: تم ہی نے تو کہا تھا

ماں: تو اتنا بڑا ہوا۔ تجھے اتنا بھی نہیں معلوم کہ چھونے سے چڑیوں کے انڈے گندے ہو جاتے ہیں۔ چڑیا پھر انہیں نہیں سیتی۔

شیامانے ڈرتے ڈرتے پوچھا'' تو کیا چڑیا نے انڈے گرا دیئے ہیں ماں!''

ماں: اور کیا کرتی۔ کیشو کے سر اس کا پاپ پڑے گا۔ ہا۔ ہا!ہا!

تین جانیں لے لیں۔ کیشو روتی صورت بنا کر بولا۔

''میں نے تو صرف انڈوں کو گدی پر رکھ دیا تھا ماں!''

ماں کو ہنسی آ گئی۔

مگر کیشو کو کئی دنوں تک اپنی غلطی پر افسوس ہوتا رہا۔ انڈوں کی حفاظت کرنے کی خواہش میں اس نے ان کا ستیاناس کر ڈالا۔

اپنی اس غلطی کو یاد کر کے وہ کبھی کبھی رو پڑتا تھا۔ دونوں چڑیاں وہاں پھر دکھائی نہ دیں۔

سوچیے۔ بولیے :-

1۔ شیاما نے بھائی سے کیا پوچھا؟

2۔ ماں سے شیاما نے کس کی شکایت کی؟

3۔ ماں نے دونوں بچوں کو کیا سمجھایا؟

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

(الف) ذیل میں دیے گئے جملوں پر گفتگو کیجیے۔

1۔ سبق میں آپ کو کونسا کردار پسند آیا اور کیوں؟

2۔ ''نادان دوست سے دانا دشمن بہتر ہے'' اس کہاوت پر اظہار خیال کیجیے۔

SCERT TELANGANA

روانی سے پڑھنا۔فہم حاصل کرنا

(الف) سبق کی بنیاد پر ذیل کا جملہ کس پیراگراف میں آیا ہے جدول میں لکھیے ۔

جملے	پیراگراف کا نمبر
1) شیاما کہتی: ''کیوں بھیّا! بچے نکل کر پھر سے اڑ جائیں گے نا؟''	
2) '' پکڑو ورنہ اتر کر بہت ماروں گا''	
3) دونوں پرندے بار بار کارنس پر آتے تھے۔	
4) کیشو: تیرے سر میں۔دیکھتی نہیں ہے۔	

(ب) ذیل میں دیا گیا منظر پڑھ کر آپس میں تبصرہ کیجیے/گفتگو لکھیے ۔

کیشو گھبرا کر اٹھا اور دوڑتا ہوا باہر آیا۔کیا دیکھتا ہے کہ تینوں انڈے نیچے ٹوٹے پڑے ہیں۔ان سے کوئی چونے کی سی چیز باہر نکل آئی ہے اور پانی کی پیالی بھی ایک طرف ٹوٹی پڑی ہے۔

(ج) ذیل کی نظم پڑھ کر نیچے دیئے ہوئے سوالات کے جوابات دیجیے۔

طائر کا یہ سن کلام صیاد — بن داموں ہوا غلام صیاد
بازو کے بند جو کھول ڈالے — طائر نے تڑپ کے پر نکالے
ایک شاخ پہ جاچہک کے بولا — کیوں پر مرا کیا سمجھ کے کھولا
ہمت نے میری مجھے اڑایا — غفلت نے تیری مجھے چھڑایا

1۔ طائر کے معنی لکھیے ؟
2۔ پرندہ بند کھولتے ہی کیسے اڑا؟
3۔ پرندہ اڑ کر کہاں جا بیٹھا؟
4۔ ہمت سے کس نے کام لیا،غفلت سے کس نے کام لیا؟

SCERT TELANGANA

II۔ اظہار مافی الضمیر ۔ تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) درج ذیل سوالوں کے جواب پانچ جملوں میں لکھیے ۔

1۔ کیشو اور شیاما نے اپنے گھر کے کارنس پر کیا دیکھا اور کیا گفتگو کی؟

2۔ کیشو اور شیاما کی چڑیا سے ہمدردی کا کیا نتیجہ نکلا؟

3۔ شیاما کو کس بات پر غصہ آرہا تھا؟

(ب) ذیل کے سوال کا جواب تفصیل سے لکھیے ۔

1۔ چڑیا کے لیے کیشو اور شیاما نے کیا کیا انتظامات کیے اور کس طرح ؟ تفصیل سے لکھیے ۔

تخلیقی اظہار / توصیف

(الف) ذیل کے کسی ایک عنوان پر مضمون لکھیے ۔

(1) ہندوستان کی عظمت (2) کثرت میں وحدت (3) قومی یکجہتی

یا

کیشو اور شیاما نے چڑیا کے ساتھ ہمدردی کی ۔ ان کی تعریف کرتے ہوئے چند جملے لکھیے ۔

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف) کتابی جملے کے خط کشیدہ لفظ کے معنی ساتھ دیے گئے جملے میں پڑھ کر تلاش کیجیے۔

1۔ دودھ اور جلیبی کی سدھ نہ تھی	بچے کھیل میں مصروف ہیں انہیں کھانے پینے کی فکر نہیں ہے
2۔ اپنے اپنے کاموں میں جٹ گئے	کارخانے میں ہر شخص اپنے اپنے کاموں میں لگ گیا
3۔ اتنے میں کوٹھری کا دروازہ کھلا	وہ کمرے کے اندر سے باہر آئی۔
4۔ باہر تیز لو چل رہی تھی	گرم ہواؤں سے ڈر کر میں نے دروازہ بند کرلیا۔

SCERT TELANGANA

(ب) ان محاوروں کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1۔ میں تیری چٹنی بنادوں گا۔ چٹنی بنانا ....

2۔ کیشو بھیگی بلی بنا کھڑا رہا۔ بھیگی بلی بننا ....

3۔ کیشو کے سر پاپ پڑے گا۔ سر پاپ پڑنا ....

4۔ دودھ جلیبی کی سدھ نہ ہونا۔ سدھ بدھ نہ رہنا ....

5۔ کام دھندوں سے فرصت نہ ہونا۔ فرصت نہ ہونا ....

(ج) ذیل کے الفاظ واحد ہوں تو جمع، جمع ہوں تو واحد بنائیے۔

پیالی ٹکڑا تنکے چوکی غلطی خواہش

قواعد

I ان جملوں کو پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

☆ حامد دوڑا ☆ اکبر لکھ رہا ہے ☆ شاہین کھا رہی ہے

ان جملوں میں خط کشیدہ الفاظ ''دوڑا، لکھ رہا ہے، کھا رہی ہے'' کسی کام کے ہونے کو ظاہر کر رہے ہیں۔

وہ کلمہ جو کسی کام کے کرنے یا ہونے کو ظاہر کرے ''فعل'' کہلاتا ہے۔

مشق: ذیل کے جملوں میں فعل کی نشاندہی کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

سعدیہ ہنس رہی ہے (   ) راشد لکھتا ہے (   )

شریف نے دوڑ لگائی (   ) حامد دیکھتا ہے (   )

II۔ ان جملوں کے خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

1۔ جنید نے خط لکھا 2۔ حامد اسکول جائے گا 3۔ لڑکے کھیل رہے ہیں

مندرجہ بالا جملوں میں خط کشیدہ الفاظ یعنی جنید، حامد، لڑکے کے ذریعہ کام انجام پا رہا ہے۔ اس طرح کام کے انجام دینے والے کو فاعل کہتے ہیں۔

جس سے کوئی فعل انجام پائے اس کو ''فاعل'' کہتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

مشق : ان جملوں میں فاعل کی نشاندہی کیجیے اور قوسین میں لکھیے۔

نور لکھ رہا ہے	( )	انور بھاگ رہا ہے	( )
سمیع سو رہا ہے	( )	مالی پھول توڑ رہا ہے۔	( )

III۔ ان جملوں کو پڑھیے اور خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

1۔ ثریا خط لکھ رہی ہے۔ 2۔ احمد نے حامد کو مارا 3۔ سلمٰی سبزی کاٹ رہی ہے

ان جملوں میں خط، حامد اور سبزی کے اوپر فاعل (ثریا، احمد، سلمٰی) کے فعل کا اثر پڑ رہا ہے۔

وہ اسم جس پر فاعل کے فعل کا اثر ہو ''مفعول'' کہلاتا ہے۔

مشق: ان جملوں میں فعل فاعل اور مفعول کی نشاندہی کیجیے۔

حمیدہ کپڑے دھو رہی ہے۔ انور روٹی کھا رہا ہے۔

ہاتھی گنا کھا رہا ہے۔ عمران سبق پڑھ رہا ہے۔

صفیہ کھانا پکا رہی ہے۔ اکرم گانا گا رہا ہے۔

لسانی سرگرمیاں / منصوبہ کام

آپ کے مدرسے کی لائبریری سے کہانی کی کتابوں سے کسی ایک پرندے سے متعلق کہانی تلاش کر کے لکھیے اور کمرۂ جماعت میں پڑھ کر سنائیے۔

زریں قول

جو تمہیں دوست رکھتا ہے وہ تمہیں برائی سے روکے گا اور جو تمہیں دشمن رکھے گا وہ تمہیں برائی پر ابھارے گا۔

SCERT TELANGANA

پڑھیے لطف اٹھائیے۔

بھولو

بھولو دن بھر کھیلتا رہتا تھا۔ وہ پڑھتا لکھتا تھا اور نہ کچھ کام ہی کرتا تھا۔ ایک دن اس کی ماں نے کہا ''دیکھو بیٹا! آج گھر میں کھانے کو کچھ بھی نہیں' اس لیے کام کر کے کچھ پیسے لاؤ''۔

بھولو بولا ''اچھا اماں! آج میں کام کر کے ضرور کچھ پیسے لاؤں گا۔''

وہ گھر سے باہر چلا گیا راستے میں اسے ایک کسان ملا۔ بھولو نے کسان سے پوچھا بھائی! مجھے کچھ کام دو گے؟ کسان نے کہا ''ہاں' ہاں! چلو میرے ساتھ'' بھولو نے دن بھر کسان کے ساتھ کھیت میں کام کیا۔ شام میں کسان نے اسے کچھ پیسے دیے وہ خوشی خوشی پیسے ہاتھ میں دبائے گھر لوٹا۔ لیکن راستے میں اچھل کود کی وجہ سے پیسے کہیں گر گئے۔ جب وہ گھر پہنچا تو ماں نے پوچھا'' بیٹا! پیسے لائے'' بولو بولا ہاں میں نے دن بھر ایک کسان کے کھیت میں کام کیا شام کو کسان نے مجھے پیسے دیے انہیں میں نے ہاتھ میں پکڑ لیا تھا' مگر وہ سب راستے ہی میں گر گئے۔'' ماں نے کہا ''اب تم جو کچھ بھی لانا جیب میں رکھ کر لانا''۔

اگلے دن پھر وہ کسان کے پاس کام کرنے پہنچا۔ اس دن کسان نے بھولو کو دودھ دیا' اس نے دودھ جیب میں ڈال لیا۔ شام میں جب وہ گھر لوٹا تو اس کی ماں نے پوچھا بیٹا! آج کیا لائے اس نے کہا آج مجھے دودھ ملا میں نے تمہارے کہنے پر اسے جیب میں ڈال لیا'' ماں نے اگلے دن اسے ایک بالٹی دی اور کہا آج تم جو کچھ بھی لاؤ اس بالٹی میں رکھ کر لاؤ'' کسان نے اس دن بھولو کو ایک مرغی دی بھولو نے مرغی بالٹی میں رکھ لی۔ کھیلتے کھیلتے وہ شام کو گھر پہنچا۔ گھر آ کر دیکھا تو مرغی بالٹی میں نہیں تھی۔ تنگ آ کر ماں نے کہا ''دیکھو بیٹا! تم جو کچھ بھی لاؤ'' اس کے پاؤں باندھ کر لایا کرو'' اس مرتبہ جب وہ کسان کے پاس پہنچا تو اس نے کہا اب تمہیں میرے کھیت میں ایک ہفتے تک کام کرنا پڑے گا۔ اگر تم راضی ہو تو تمہیں کافی اجرت دوں گا۔

بھولو جب اپنی ماں سے اس بات کا ذکر کیا تو وہ خوشی سے راضی ہو گئی۔

بھولو ایک ہفتے تک کسان کے کھیت میں کام کرتا رہا۔ کسان نے ایک ہفتے کو بعد بھولو کو ایک بکری دی۔ بھولو نے اس کے پیر باندھے اور گھر کو لے چلا۔ راستے میں بکری اچھلنے کودنے لگی۔ اس کے پیر کی رسی کھل گئی۔ وہ بھولو کی گود میں سے نکل کر بھاگنے ہی کو تھی بھولو نے اسے زور سے پکڑ لیا۔ اب اسے سمجھ آ گئی تھی۔ بکری کو دیکھ کر ماں بہت خوش ہوئی۔

SCERT TELANGANA

پڑھیے لطف اٹھائیے۔

صرف ایک داؤ

ایک شخص کشتی لڑنے کے فن میں مشہور تھا۔ وہ تین سو ساٹھ داؤ پیچ جانتا تھا اور ہر روز ان میں سے ایک داؤ کے ساتھ کشتی لڑتا تھا۔ ایک شاگرد پر وہ بہت مہربان تھا۔ اس کو تین سو انسٹھ داؤ سکھا دیے صرف ایک داؤ اپنے پاس رکھا۔ وہ نوجوان کچھ عرصہ میں زبردست پہلوان بن گیا اور دور دور تک اس کی شہرت پھیل گئی ملک بھر میں کسی پہلوان کو اس کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ ایک دفعہ اس نوجوان نے اپنی طاقت کے زعم میں بادشاہ وقت سے کہا کہ استاد کو مجھ پر جو فوقیت حاصل ہے وہ اس کی بزرگی اور تربیت کے حق کی وجہ سے ہے ورنہ قوت اور فن میں، میں اس سے کم نہیں ہوں۔ بادشاہ کو اس کی تعلّی پسند نہ آئی اور اس نے استاد اور شاگرد میں کشتی کرانے کا حکم دے دیا۔ مقررہ دن کو اس کشتی کے مقابلہ کے لیے شاہانہ انتظامات کیے گئے اور اسے دیکھنے کے لیے خود بادشاہ، حکومت کے عہدیدار، دربار کے افسر اور ملک بھر کے پہلوان جمع ہوئے۔ نوجوان مست ہاتھی کی طرح دنگل میں آیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہاڑ کو بھی اکھاڑ سکتا ہے۔ بوڑھا استاد سمجھ گیا کہ نوجوان شاگرد قوت میں اس سے بڑھ چکا ہے۔ تاہم وہ اس داؤ کا توڑ نہیں جانتا تھا۔ استاد نے اس کو دونوں ہاتھوں سے سر پر اٹھا لیا اور پھر زمین پر پٹخ دیا۔ ہر طرف واہ واہ کا شور مچ گیا۔ بادشاہ نے استاد کو بیش بہا دولت اور انعام سے سرفراز کیا اور نوجوان کو ملامت کی کہ تو نے اپنے محسن استاد سے مقابلہ کیا اور ذلیل ہوا۔ اس نے کہا کہ جہاں پناہ استاد اپنی طاقت کی وجہ سے مجھ پر غالب نہیں آیا' بلکہ

نے اس مجھ سے کشتی کا ایک پیچ چھپا رکھا تھا اور اسی پیچ کی وجہ سے جیت گیا۔

SCERT TELANGANA

3۔ پیام یکجہتی

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

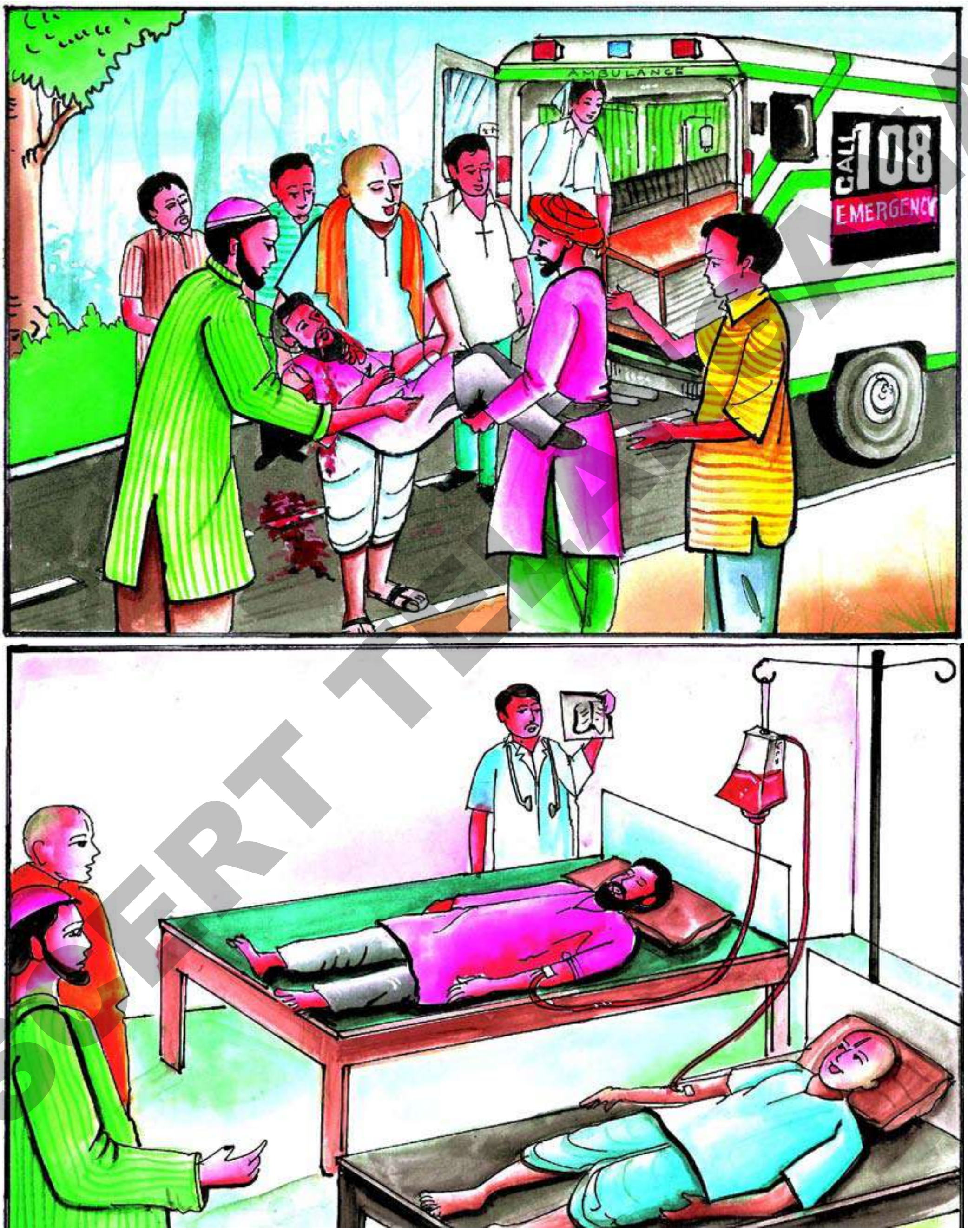

SCERT TELANGANA

سوالات:

1۔ پہلی تصویر میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟

2۔ حادثہ کس کے ساتھ پیش آیا؟ اور اسے ایمبولنس میں کون سوار کر رہے ہیں؟

3۔ دوسری تصویر میں لوگ کیا کر رہے ہیں؟

4۔ ہم کو اس ملک میں کس طرح رہنا چاہیے؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

مقصد

ایک اچھا اور کامل انسان وہی ہے جو دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھے اور دوسروں کی مصیبت و پریشانی میں کام آئے۔ ہمارے ملک میں مختلف مذاہب اور زبانوں کے بولنے والے بستے ہیں اور ملک کی ترقی میں ہر ایک کا حصہ ہے۔ اس نظم کے ذریعہ طلبا میں قومی یکجہتی کو فروغ دینا مقصود ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق صنف سخن نظم سے ہے جس کے شاعر ڈاکٹر محبوب راہیؔ ہیں۔ شاعر نے آسان زبان میں پیام یکجہتی کے عنوان پر بہترین نظم لکھی ہے۔ اس نظم کا انتخاب ڈاکٹر محبوب راہی کے مجموعہ کلام ''مہکتی پھلواری'' (بچوں کی نظمیں) سے کیا گیا ہے۔

SCERT TELANGANA

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق کی تصاویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ استاد کے پڑھائے ہوئے سبق کو توجہ سے سنیے اور تصاویر کے ذریعہ حاصل کی ہوئی معلومات کا نظم سے تقابل کیجیے۔
3۔ نظم پڑھیے اور بتائیے کہ اب تک آپ کی معلومات نظم میں موجود ہیں یا نہیں۔
4۔ سبق پڑھیے اور نامعلوم الفاظ کو خط کشیدہ کیجیے۔
5۔ فرہنگ/لغت دیکھ کر یا اپنے استاد سے پوچھ کر نئے الفاظ کے معنی معلوم کیجیے۔

شاعر کا تعارف

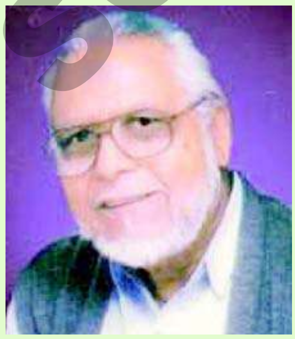

شاعر ڈاکٹر محبوب راہیؔ کا اصلی نام محبوب خان ہے۔ 20/جون 1939ء کو مہاراشٹر کے ضلع بلڈھانہ کے گاؤں ماٹرگاؤں میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے ایم اے، پی ایچ ڈی تک تعلیم حاصل کی اور اپنی ملازمت پرائمری ٹیچر کی حیثیت سے شروع کی اور ترقی کرتے ہوئے شعبہ اردو، فارسی، جی این اے کالج آف آرٹس اینڈ کامرس وابستہ رہے پھر اسی کالج کے پرنسپل بھی رہے۔

آپ کے کئی مجموعہ کلام شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں قابل ذکر ثبت، تردید، بازیافت، رنگارنگ، گل بوٹے اور نعتوں کے مجموعے بھی قابل ذکر ہیں۔ آسان زبان، تسلسل اور معنی آفرینی ان کے کلام کی خصوصیات ہیں۔

گلشن گلشن پھول کھلائیں　　ساری دنیا کو مہکائیں
نفرت کی دیواریں ڈھائیں　　پیار کی دھن پر ناچیں گائیں
آؤ ہم سب ایک ہوجائیں
پیار سبھی کا کام نہیں ہے　　یہ جذبہ کچھ عام نہیں ہے
کون یہاں ناکام نہیں ہے　　ناکامی سے کیوں گھبرائیں
آؤ ہم سب ایک ہوجائیں

سوچیے۔بولیے:۔

1۔ ساری دنیا کو مہکانے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
2۔ شاعر ہم سے کیا گذارش کر رہا ہے؟
3۔ ناکامی سے کیوں گھبرانا نہیں چاہیے؟
4۔ ''پیار سبھی کا کام نہیں ہے'' شاعر نے ایسا کیوں کہا ہے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

II

رنج و الم میں جینا سیکھیں　　　ہنس کر آنسو پینا سیکھیں
چاک گریباں سینا سیکھیں　　　راہ وفا میں خود کو مٹائیں
آؤ ہم سب ایک ہوجائیں
رنج وغم سے ڈرنا کیسا　　　ٹھنڈی آہیں بھرنا کیسا
موت سے پہلے مرنا کیسا　　　دنیا کو جینا سکھلائیں
آؤ ہم سب ایک ہوجائیں
چندا جھوٹا تارے جھوٹے　　　مانجھی اور کنارے جھوٹے
ایسے سبھی سہارے جھوٹے　　　اپنی قسمت آپ بنائیں
آؤ ہم سب ایک ہوجائیں

سوچیے ۔بولیے :۔

1۔ ”رنج والم میں جینا سیکھیں“ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
2۔ شاعر خود کو کہاں مٹانے کا مشورہ دے رہا ہے؟
3۔ انسان کو غم اور مصیبتوں کا کس طرح مقابلہ کرنا چاہئے؟

SCERT TELANGANA

خلاصہ

اس نظم میں شاعر یکجہتی کا پیام دیتے ہوئے کہتا ہے کہ آؤ ہم سب مل کر محبت کے پھول کھلائیں، نفرت کی دیواروں کو گرائیں، محبت کے نغمے عام کریں۔ پیار بانٹنا سب کے بس کی بات نہیں اسی لیے ہمیں پیار کے جذبے کو عام کرنا چاہیے۔ دنیا میں قدم قدم پر ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اسی لیے ناکامیوں سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ کیونکہ ہر ناکامی کے بعد ہی کامیابی ہے۔

شاعر کے مطابق ہمیں نہ صرف اپنے بڑے سے بڑے رنج و مسائل کا حوصلہ و ہمت سے مقابلہ کرنا ہے بلکہ دوسروں کے مسائل کو بھی حل کرتے ہوئے ہنسی وخوشی کے ساتھ جینا سیکھنا ہے۔ اسی لیے شاعر کہتا ہے کہ آؤ ہم سب ایک ہوجائیں۔ کسی بھی بڑی پریشانی کو دیکھ کر خوف زدہ ہونے کا کیا فائدہ؟ جب تک زندگی ہے تب تک حوصلہ و ہمت سے کام لینا چاہیے۔ شاعر کہتا ہے کہ چاند، ستارے، مانجھی، کنارے یہ کسی کی قسمت نہیں بدل سکتے۔ اس لیے ہمیں بلند حوصلہ اور ہمت کے ذریعہ اپنی قسمت خود بنانا چاہیے۔

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے بتا تیری رضا کیا ہے

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

1۔ نظم پیام یکجہتی میں شاعر نے کیا درس دیا ہے؟

2۔ ''آؤ ہم سب ایک ہوجائیں'' اس مصرعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

SCERT TELANGANA

روانی سے پڑھنا۔فہم حاصل کرنا

الف) نظم پڑھیےاور ذیل کے سوالوں کے جواب لکھیے۔

ا۔ ذیل کے مصرعوں کو ترتیب سے لکھیے۔

1۔	چندا جھوٹا تارے جھوٹے	ہنس کر آنسو پینا سیکھیں
2۔	رنج و الم میں جینا سیکھیں	مانجھی اور کنارے جھوٹے
3۔	پیار سبھی کا کام نہیں	پیار کی دھن پر ناچیں گائیں
4۔	نفرت کی دیواریں ڈھائیں	یہ جذبہ کچھ عام نہیں

ب) نظم پڑھیےاور ہم وزن الفاظ کی نشاندہی کیجیے۔

ج) نظم کے وہ اشعار پڑھیے جن میں ذیل کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

1۔ مہکائیں 2۔ دھن 3۔ چاک

4۔ وفا 5۔ قسمت

د) ذیل میں دی گئی نظم کے اشعار روانی سے پڑھیے اور سوالوں کے جواب دیجیے۔

نہیں کام کرنے سے ہم تھکنے والے
جہاں جانتا ہے کہ ہم ہیں جیالے
اندھیرے کی دنیا میں ہم ہیں اجالے
نشاں بھوک کا ہم مٹاتے چلیں گے
زمانے کی بگڑی بناتے چلیں گے

1۔ جیالے سے مراد کون ہیں؟

2۔ مزدور کام کرنے سے کیوں نہیں تھکتے ہیں؟

3۔ مزدوروں سے دنیا میں کیا تبدیلی آتی ہے؟

4۔ بگڑی بنانے کا کیا مطلب ہے؟

SCERT TELANGANA

II۔ اظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) درج ذیل سوالوں کے جواب چار تا پانچ جملوں میں لکھیے ۔

1۔ پڑھی ہوئی نظم سے کوئی دو شعر کا مطلب لکھیے ؟

2۔ ''راہ وفا میں خود کو مٹائیں'' اس مصرعہ کی وضاحت کیجیے؟

3۔ اپنی قسمت آپ بنانے پر شاعر کیوں زور دے رہا ہے؟

(ب) درج ذیل سوالوں کے جواب 10 تا 12 جملوں میں لکھیے ۔

1۔ نظم پیام یکجہتی سے شاعر کیا پیغام دینا چاہتا ہے؟

2۔ اس نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے ۔

تخلیقی اظہار / توصیف

☆ قومی یکجہتی سے متعلق کسی ایک واقعہ کو مکالموں کی شکل میں لکھیے ۔

یا

☆ قومی یکجہتی پر نوٹ لکھیے ۔

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے الفاظ کے معنی جملوں میں دیے گیے ہیں انہیں خط کشید کیجیے۔

	الفاظ	جملے
1۔	راہ	انسان کو سیدھے راستہ پر چلنا چاہیے
2۔	وفا	جب وعدہ کریں تو اسے نبھانا چاہیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

3۔ رنج — مصیبت کے وقت صبر کرنا چاہئے۔

4۔ گلشن — شام کے وقت چمن خوبصورت نظر آتے ہیں۔

5۔ مانجھی — ملاح کشتی طوفان سے نکال لایا

ب) ذیل کے خط کشیدہ الفاظ کی ضد کے لیے تین متبادل دیے گئے ہیں صحیح کا انتخاب کر کے قوسین میں لکھیے ۔

1۔ نفرت	عداوت	محبت	لگان	( )
2۔ ناکامی	کامیابی	کام	محنت	( )
3۔ پھول	جھاڑ	کانٹا	پیڑ	( )
4۔ رنج	مصیبت	غم	خوشی	( )
5۔ جھوٹا	ہمیشہ	وعدہ	سچا	( )

ج) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ الفاظ کی جمع لکھ کر جملہ بنائیے۔

1۔ جو محنت سے جی چرائے اسکی زندگی ناکام ہوتی ہے۔

.... : ....

2۔ ہمیں نفرت کی دیوار کو گرا دینا چاہیے۔

.... : ....

3۔ اولاد ماں باپ کی ضعیفی کا سہارا ہوتے ہیں۔

.... : ....

4۔ ہر مصیبت کے بعد راحت ہے۔

.... : ....

SCERT TELANGANA

5۔ ہر ایک کی زندگی کی راہ الگ الگ ہوتی ہے۔

.... : ....

قواعد

I۔ درج ذیل جملہ پڑھیے۔

☆ زید نے سبق پڑھا۔

زید کا کام یعنی پڑھنا گزرے ہوئے زمانہ میں پایا جارہا ہے۔

وہ کام جو گزرے ہوئے زمانے میں واقع ہوا ہو ''فعل ماضی'' کہلاتا ہے۔

II۔ ذیل کے جملوں پر غور کیجیے۔

☆ حامد لکھتا ہے۔

☆ پرندہ اڑتا ہے۔

ان جملوں میں 'لکھنے' اور 'اڑنے' کا کام موجودہ زمانے میں پایا جارہا ہے۔

وہ کام جو موجودہ زمانے میں انجام پائے ''فعل حال'' کہلاتا ہے۔

III۔ ذیل کے جملے پڑھیے۔

☆ راشد کل جائیگا۔

☆ حامد سبق پڑھے گا۔

ان جملوں میں 'جانے' اور 'پڑھنے' کا کام آئندہ زمانے میں واقع ہونے والا ہے۔

وہ کام جو آئندہ زمانے میں واقع ہو ''فعل مستقبل'' کہلاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

مشق: ذیل کے جملوں میں فعل کے اقسام کی نشاندہی کیجیے۔

	جملے	فعل کی قسم
1	زید دوڑا	
2	ساجدہ پڑھ رہی ہے	
3	اسٹیشن پر ریل آئے گی	
4	حامد نے خط لکھا	
5	راشد کھانا کھا رہا ہے۔	
6	یونس حیدرآباد آئے گا۔	

لسانی سرگرمیاں/منصوبہ کام

قومی یکجہتی سے متعلق واقعات کو اخبار یا رسالوں سے حاصل کر کے ایک کتابی شکل دیجیے اور کمرۂ جماعت کی لائبریری میں رکھیے۔

زرین قول

☆ رشتوں کی خوبصورتی ایک دوسرے کی بات برداشت کرنے میں ہے۔

☆ بے عیب انسان تلاش کرو گے تو اکیلے رہ جاؤ گے۔

☆ مشکلات سے نہ گھبراؤ کیوں کہ مشکلات ہی دراصل انسان کو انسان بناتی ہیں۔

SCERT TELANGANA

پڑھیے جانیے۔

مولانا ابوالکلام آزاد

مولانا ابوالکلام آزاد کے والد محترم مولانا خیر الدین نے مکہ معظّمہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ وہیں مولانا آزاد ذی الحجہ

1305ھ م 11 نومبر 1888ء میں پیدا ہوئے۔ مولانا آزاد کا نام احمد محی الدین، لقب ابوالکلام، فیروز بخت کنیت اور آزاد تخلص تھا۔

ابھی مولانا دو سال ہی کے تھے کہ مولانا کے والد مکہ مکرمہ سے خاندان کے ساتھ ہندوستان تشریف لائے اور کلکتہ میں مقیم ہو گئے۔ مولانا کے والد ایک مرشد کامل صوفی آدمی تھے، جن کے ہزاروں مرید ہندوستان میں تھے۔ مولانا کی والدہ محترمہ زینت کا تعلق عرب سے تھا۔ اس طرح مولانا کی زبان عربی تھی وطن مکہ مکرمہ اور گھر کا سارا ماحول عربی تھا مگر آپ کے والد نے آپ کو اردو زبان ایک ثانوی زبان کی حیثیت سے سکھائی تھی۔

مولانا کو مطالعہ کا بے حد شوق تھا۔ بمبئی کے قیام کے زمانہ میں ایک کتب فروش کی دوکان پر بیٹھا کرتے تھے۔ ہر نئی کتاب کو خریدتے اور پڑھ لیتے تھے۔

مولانا آزاد صرف 14 سال کی عمر میں ہی فارغ التحصیل ہو چکے تھے۔ مولانا نے غیر معمولی ذہانت کے ساتھ بلا کا حافظہ پایا تھا۔ ان ہی صلاحیتوں کی وجہ سے ان میں پیچیدہ مسائل کو آسانی سے حل کرنے کا ملکہ پیدا ہو گیا تھا۔

مولانا نظم اور نثر دونوں میں اپنا ایک مقام رکھتے تھے۔ 16 سال کی عمر میں انہوں نے ایک رسالہ نیرنگ عالم اردو نثر کا گلدستہ نکالا اور شاعری میں بھی ایک اپنا مقام پیدا کر لیا تھا۔ 1905ء میں مولانا اعلیٰ تعلیم کے لیے جامعہ ازہر (مصر) گئے۔

کم عمری ہی سے انہوں نے قوم کو بیدار کرنے کا ارادہ کر لیا تھا۔ چنانچہ اس کے لیے مولانا نے اپنی تقریری و تحریری صلاحیتوں سے اس کا عملی ثبوت بھی دیا ہے۔ لسان الصدق اور مخزن رسالوں کے ذریعہ آپ نے اپنی علمی صلاحیتوں اور خداداد نعمتوں کا ثبوت دیا ہے۔ مولانا شبلی سے جب ملاقات ہوئی تو مولانا شبلی کو یہ جان کر بے حد حیرت ہوئی کہ لسان الصدق اور مخزن کی جن تحریروں نے ان کو متاثر کیا ہے اس کا سہرا مولانا آزاد کے سر تھا۔ وہ سمجھتے تھے کہ ایسی صلاحیت کا مالک کوئی عمر رسیدہ اور

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

تجربہ کار شخص ہوگا، لیکن 17 سالہ نوجوان کی ان بے پناہ صلاحیتوں کو جان کر مولانا شبلی حیران رہ گئے۔ 1912ء تک مولانا آزاد نے کئی پرچے نکالے۔ 1912ء میں جب ''الہلال'' چمکا تو ہر طرف ایک جوش جذبہ اور ولولہ سا پیدا ہوگیا تھا۔

مولانا ایک محبّ وطن اور قومی یکجہتی کی جیتی جاگتی عملی تصویر تھے۔ اس کا اندازہ ایک مقدمہ کے دوران مولانا کے ایک بیان سے لگایا جاسکتا ہے۔ وہ عدالت کو مخاطب کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

''مجھ پر جو الزامات لگائے گئے ہیں ان سے مجھے انکار نہیں ہے: اپنی تحریروں اور تقریروں کے ایک ایک جملے پر مجھے فخر ہے'' مجسٹریٹ صاحب میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ اپنی کرسی چھوڑ کر ہماری صفوں میں شامل ہوجائیے۔ ورنہ آنے والا مورخ تمہیں غداروں کی فہرست میں شامل کرے گا۔ قومی یکجہتی کی بہترین مثال مولانا کی اس بات سے ظاہر ہوتی ہے وہ کہتے ہیں ''اگر ایک فرشتہ آسمان کی بلندیوں سے اتر آئے اور دہلی کے قطب مینار پر کھڑے ہوکر کہے کہ 24 گھنٹوں کے اندر سوا راج مل سکتا ہے بشرطیکہ ہندوستان ہندو مسلم اتحاد سے دست بردار ہوجائے۔ تو میں سوا راج سے دست بردار ہوجاؤں گا لیکن اتحاد سے دست بردار نہیں ہوں گا۔ کیوں کہ سوا راج ملنے میں اگر دیر ہو تو اس میں ہندوستان کا نقصان ہوسکتا ہے لیکن اتحاد اگر جاتا رہا تو یہ عالم انسانیت کا نقصان ہوگا''۔

ایک دفعہ مولانا جیل میں تھے ان کی بیوی سخت بیمار تھیں، جیل سپرنٹنڈنٹ نے آپ کو درخواست دے کر حکومت سے پیرول پر جانے کی اجازت مانگنے کہا تو آپ نے جیل سپرنٹنڈنٹ سے کہا ''جس حکومت کو میں نہیں مانتا اس کو میں درخواست کیسے دے سکتا ہوں۔ چنانچہ آپ کی بیوی کا انتقال ہوگیا لیکن آپ نے پیرول کی درخواست نہیں دی۔

1920ء میں جیل سے رہائی کے بعد مولانا آزاد کی ملاقات مہاتما گاندھی سے ہوئی۔ مولانا آزاد کانگریس میں شریک ہوگئے۔ مولانا آزاد نے مہاتما گاندھی، لوکمانیہ تلک، پنڈت جواہر لال نہرو اور دیگر کئی قومی رہنماؤں کے ساتھ مل کر ہندوستان کی جنگ آزادی میں حصہ لیا اور کئی بار جیل گئے کئی طرح کی مصیبتیں برداشت کیں۔ ملک کی آزادی کے بعد مرکزی حکومت میں مولانا آزاد ہندوستان کے پہلے وزیر تعلیم بنائے گئے اور تعلیم کے لیے آپ نے بے شمار نمایاں کارنامے انجام دیئے۔ اپنی تحریروں و تقریروں دونوں سے آپ نے مسلمانوں کو بیدار کیا۔ ہندو مسلم اتحاد کے لئے کام کیا اور اردو زبان کو ہندوستان میں اس کا جائز مقام دلانے کے لئے زندگی بھر انتھک کوشش کی۔

بالآخر 22 فروری 1958 کو مولانا اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ مولانا کی موت ایک شخص واحد کی موت نہیں بلکہ ملک کے لئے اور ہندوستانی قوم و مسلمانوں کے لئے ایک عظیم نقصان ثابت ہوئی اور ہمارا ملک ہندوستان ایک عظیم رہنما اور ہمدرد قوم و ملک سے ہمیشہ کے لئے محروم ہوگیا۔ ایسی عظیم شخصیت کا دوبارہ پیدا ہونا مشکل ہے۔

//☆☆//

SCERT TELANGANA

4۔ مجھے میرے بزرگوں سے بچاؤ

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

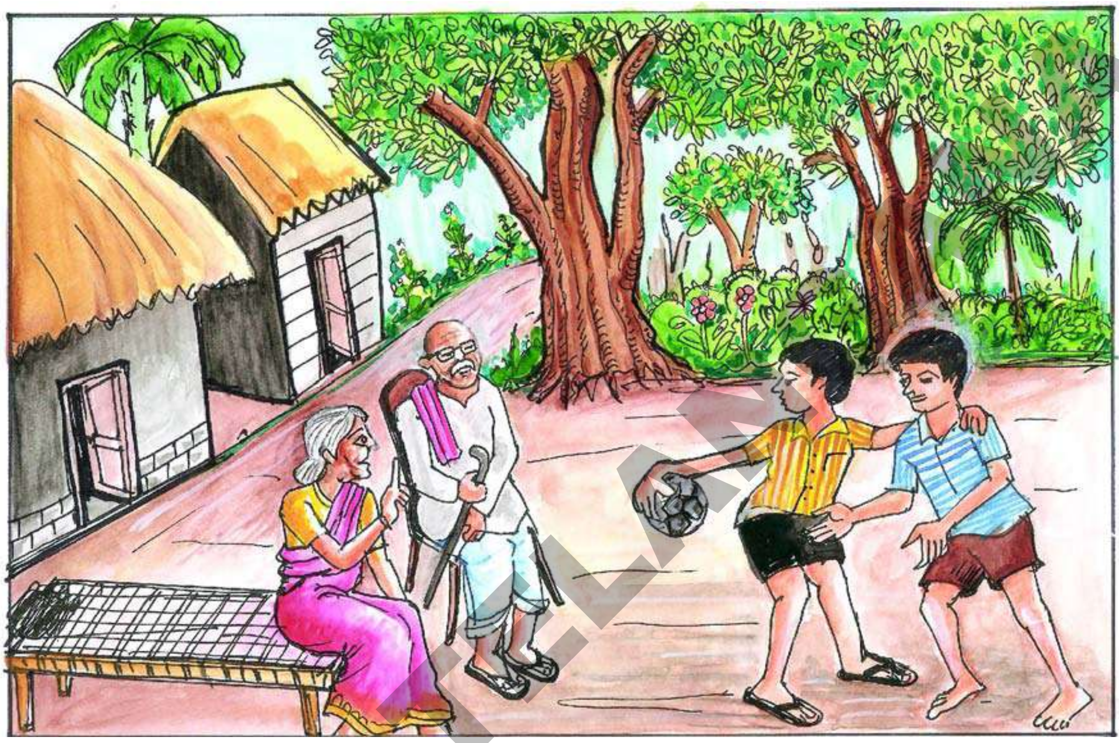

SCERT TELANGANA

سوالات:

1۔ درخت کے نیچے کا منظر بیان کیجیے؟

2۔ کیا بچوں کا گھر کے باہر کھیلنا اچھی بات ہے؟

3۔ دادی جی بچوں سے کیا کہہ رہی ہوں گی؟

4۔ بچوں کو نصیحت کیوں کی جاتی ہے؟

مقصد

بزرگ جو نصیحت کرتے ہیں یا کسی کام سے روکتے ہیں تو بچوں کی بھلائی کے لئے ہوتا ہے۔ لیکن بچے اس بات کو سمجھ نہیں پاتے۔ چونکہ انکی اپنی بھی خواہشات ہوتی ہیں، اس لئے بچوں پر دباؤ سے پاک دوستانہ ماحول فراہم کرنا چاہیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق نثری صنف مضمون سے ہے، جس کا اسلوب طنز و مزاح ہے۔ جس کے مصنف کنہیا لال کپور ہیں۔ اس سبق کا انتخاب کنہیا کپور کے مضامین کے مجموعہ سے کیا گیا۔ اس سبق میں مصنف نے معاشرتی خرابیوں کو نہایت ہی مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق سے متعلق تصاویر دیکھیے اور ان سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ زائد پڑھائے جانے والے سبق کو غور سے سنیے۔
3۔ تصویروں کے ذریعہ حاصل کردہ معلومات کا تقابل سبق سے کیجیے۔
4۔ سبق پڑھیے اب تک حاصل کردہ معلومات سبق میں پائی جاتی ہیں یا نہیں بتائیے۔
5۔ سبق پڑھیے ان الفاظ کے نیچے خط کشید کیجیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
6۔ خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ یا لغت سے یا اپنے معلم کی مدد سے معلوم کیجیے۔

مصنف کا تعارف

کنہیا لال کپور 1910ء میں ضلع لائل پور کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ان کی ابتدائی تعلیم گاؤں کے پرائمری اسکول میں ہوئی۔ 1928ء میں کمالیہ سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ انٹرمیڈیٹ ڈی۔اے۔وی کالج موگا سے بی۔اے اور ایم۔اے کا امتحان گورنمنٹ کالج لاہور سے پاس کیا۔ تقسیم ہند کے بعد فیروز پور میں قیام پذیر ہوئے۔ 1947ء میں ڈی۔ایم کالج میں نوکری کرلی وہیں سے پرنسپل کے عہدے پر ریٹائرڈ ہوئے ان کا انتقال 1981ء میں ہوا۔

کنہیا لال کپور اردو کے مشہور طنز نگار ہیں۔ انہوں نے اپنے مضامین اور افسانوں میں سیاسی، معاشرتی، علمی اور ادبی خرابیوں کو نہایت مزاحیہ انداز میں پیش کیا ہے۔ ان کے اسلوب میں شوخی اور بے باکی ہوتی ہے جس کی وجہ سے پڑھنے والا زیرلب مسکرانے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ وہ معمولی باتوں میں بھی اہم نکات پیدا کردیتے ہیں۔ تحریر میں شگفتگی اور سادگی ہے۔ مزاح کے ساتھ طنز کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنے مضامین اور افسانوں میں روزمرہ کی باتیں اپنے انداز میں پیش کی ہیں۔ جو ہم کو اصلاح پر متوجہ کرتی ہیں۔ ان کے افسانوں اور مضامین کے کئی مجموعے شائع ہو چکے ہیں۔ جن میں ''سنگ وخشت، چنگ ورباب، شیشہ وتیشہ، بال وپر، اور نرم وگرم'' قابل ذکر ہیں۔

SCERT TELANGANA

میں ایک چھوٹا سے لڑکا ہوں ایک بہت بڑے گھر میں رہتا ہوں زندگی کے دن کاٹتا ہوں چونکہ سب سے چھوٹا ہوں اس لئے گھر میں سب میرے بزرگ کہلاتے ہیں۔ یہ سب مجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔ انہیں چاہے اپنی صحت کا خیال رہے نہ رہے میری صحت کا خیال ضرور ستاتا ہے۔ دادا جی کو ہی لیجے یہ مجھے گھر سے باہر نہیں نکلنے دیتے کیوں کہ باہر گرمی یا برف پڑ رہی ہے۔ بارش ہو رہی ہے۔ یا درختوں کے پتے جھڑ رہے ہیں کیا معلوم کوئی پتہ میرے سر پر تڑاخ سے لگے اور میری کھوپڑی پھوٹ جائے۔ ان کے خیال میں گھر اچھا خاصا قید خانہ ہونا چاہئے۔ ان کا بس چلے تو ایک گھر کو جس میں بچے رہتے ہیں سنٹرل جیل میں تبدیل کر کے رکھ دیں۔ وہ فرماتے ہیں بچوں کو بزرگوں کی خدمت کرنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر وقت مجھ سے چلم بھرواتے یا پاؤں دبواتے رہتے ہیں۔

دادی جی بہت اچھی ہیں۔ پوپلا منہ، چہرے پر بے شمار جھریاں اور خیالات بے حد پرانے۔ ہر وقت مجھے بھوتوں، جنوں اور چڑیلوں کی باتیں سنا سنا کر ڈراتی رہتی ہیں۔ دیکھ بیٹا مندر کے پاس جو پیپل کا درخت ہے اس کے نیچے مت کھیلنا۔ اسکے اوپر ایک بھوت رہتا ہے۔ آج سے پچاس سال پہلے جب میری شادی نہیں ہوئی تھی میں اپنی ایک سہیلی کے ساتھ اس پیپل کے نیچے کھیل رہی تھی کہ یک لخت میری سہیلی بے ہوش ہوگئی۔ اس طرح وہ سات دفعہ ہوش میں آئی اور سات دفعہ بے ہوش ہوگئی۔ جب اسے ہوش آیا تو اس نے چیخ کر کہا ''بھوت'' اور وہاں پرانی سرائے کے پاس جو کنواں ہے اس کے نزدیک مت پھٹکنا۔ اس میں ایک چڑیل رہتی ہے وہ بچوں کا کلیجہ نکال کر کھا جاتی ہے۔ اس چڑیل کی یہی خوراک ہے۔

سوچیے۔ بولیے :۔

1۔ دادا جی چھوٹے لڑکے کو باہر نکلنے کیوں نہیں دیتے؟

2۔ لڑکے کو دادی جی کیسی لگتی ہیں؟

3۔ دادی جی کیسے کیسے قصے سنایا کرتی ہیں؟

SCERT TELANGANA

پتا جی کا تکیہ کلام ہے ''نالائق'' ایک اور تکیہ کلام ہے ''جب میں طالب علم تھا'' جب بھی مجھ سے گفتگو کرتے ہیں ان دونوں میں ایک تکیہ کلام ضرور استعمال کرتے ہیں۔آج کتنے سوال نکالے؟

''جی دس''

آج تاریخ کے کتنے صفحے پڑھے؟

''جی بیس''

''نالائق جب میں طالب علم تھا، پچاس صفحے روز پڑھا کرتا تھا''

''اکبر کون تھا''

جی ایک بادشاہ تھا؟

''نالائق۔کہو ایک بہت اچھا بادشاہ تھا''

امتحان کیسے رہے؟

''جی جماعت میں تیسرا رہا ہوں''۔

نالائق جب میں طالب علم تھا ہمیشہ اول آیا کرتا تھا۔

''آج کتنی روٹیاں کھائیں''

جی تین

نالائق جب میں طالب علم تھا دس روٹیاں کھایا کرتا تھا؟

ماتا جی کو ہر وقت یہ خدشہ لگا رہتا ہے کہ پرماتما نہ کرے اگر مجھے کچھ ہو گیا تو کیا ہوگا؟ وہ مجھے تالاب میں تیرنے کے لئے اس لیے نہیں جانے دیتیں کہ اگر میں ڈوب گیا تو؟ آتش بازی کے اناروں، پٹاخوں اور پھلجھڑیوں سے اس لئے نہیں کھیلنے دیتیں کہ اگر میرے کپڑوں میں آگ لگ گئی تو خالی پستول ہاتھ میں نہیں لینے دیتیں کہ اگر وہ چل گیا تو؟ پچھلے دنوں میں کرکٹ کھیلنا چاہتا تھا۔ماتا جی کو پتہ لگ گیا کہنے لگیں کرکٹ مت کھیلنا، بڑا خطرناک کھیل ہے پرماتما نہ کرے اگر گیند آنکھ پر لگ گئی تو۔؟

سوچیے۔بولیے:۔

1۔ تکیہ کلام سے کیا مراد ہے؟

2۔ پتا جی جب بھی گفتگو کرتے ہیں تو ان کا تکیہ کلام کیا ہوتا ہے؟

3۔ ماتا جی کو ہر وقت کس بات کا خدشہ لگا رہتا تھا؟

SCERT TELANGANA

بڑے بھائی صاحب کا خیال ہے جو چیز بڑوں کے لئے بے ضرر ہے وہ چھوٹوں کے لئے سخت مضر ہے۔ خود چوبیس گھنٹے پان کھاتے ہیں، لیکن اگر مجھے پان کھاتا دیکھ لیں تو فوراً ناک بھوں چڑھائیں گے پان نہیں کھانا چاہئے بہت گندی عادت ہے۔ سینما دیکھنے کے بہت شوقین ہیں، لیکن اگر میں اصرار کروں تو کہیں گے چھوٹوں کو فلمیں نہیں دیکھنا چاہیئے۔ اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے۔ اسی طرح چھوٹوں کو عطر نہیں لگانا چاہئے تاکہ ان کے کپڑوں سے خوش بو نہ آئے۔ نظمیں نہیں لکھنا چاہئے تاکہ وہ بڑے ہو کر شاعر نہ بن جائیں۔ ہنسنا نہیں چاہئے تاکہ وہ ہمیشہ اداس رہیں۔

اب رہیں بھابی انہیں افسانہ لکھنے اور جاسوسی ناول پڑھنے کا شوق ہے۔ ان کا تکیہ کلام ہے ''لپک کے جائیو'' جب بھی میں کمر سیدھی کرنے کے لئے لیٹتا ہوں وہ کہتی ہیں لپک کے جائیو اگر سورج مکھی نہ ملے تو چندر مکھی لے آنا اگر وہ بھی نہ آیا تو تارا مکھی اور ہاں پوچھتے آنا ''چالاک چور'' کا دوسرا حصہ چھپ گیا کہ نہیں اور پھر ''گریلا ڈاکو'' کب تک چھپ رہا ہے؟ سارا دن ایک بک اسٹال سے دوسرے بک اسٹال تک مارا مارا پھرتا ہوں کبھی نقاب پوش حصہ اول کی تلاش میں کبھی پراسرار قلعہ حصہ دوم کی کھوج میں۔

سوچیے۔ بولیے:

1۔ بڑے بھائی کن چیزوں کے شوقین ہیں؟

2۔ بھابی کا تکیہ کلام کیا ہے؟

3۔ بھابی لڑکے سے اپنے کام کیسے کرواتی ہیں؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

بڑی بہن کو گانے بجانے کا شوق ہے ان کی فرمائش اس قسم کی ہوتی ہے۔ ہارمونیم پھر خراب ہوگیا ہے، اس کو ٹھیک کرالاؤ۔ ستار کے دو تار ٹوٹ گئے ہیں اسے میوزیکل ہاؤس لے جاؤ۔ طبلہ بڑی خوفناک آوازیں نکالنے لگا ہے اسے فلاں دکان پر چھوڑ آؤ۔ جب انہیں کوئی کام لینا ہو تو بڑی میٹھی بن جاتی ہیں۔ کام نہ ہو تو کاٹنے کو دوڑتی ہیں۔ خاص کر جب ان کی سہیلیاں آتی ہیں اور وہ طرح طرح کی فضول باتیں بناتی ہیں۔ اس وقت میں انہیں زہر لگنے لگتا ہوں۔

لے دے کے سارے گھر میں ایک غم گسار ہے اور وہ ہے میرا کتا ''موتی'' بڑا شریف جانور ہے۔ وہ نہ تو بھوتوں اور چڑیلوں کے قصے سنا کر مجھے خوف زدہ کرنے کی کوشش کرتا نہ مجھے نالائق کہہ کر میری حوصلہ شکنی کرتا ہے اور نہ اسے جاسوسی ناول پڑھنے کا شوق ہے اور نہ ستار بجانے کا' موتی ذرا موج میں آجائے تو تھوڑا سا بھونک لیتا ہے۔ جب میں اپنے بزرگوں سے تنگ آجاتا ہوں تو اسے لے کر جنگل میں نکل جاتا ہوں۔ وہاں ہم دونوں تیتروں کے پیچھے بھاگتے ہیں اور دادا جی اور دادی جی سے دور، پتا جی اور ماتا جی سے دور' بھابھی اور بہن کی دست رس سے دور اور کبھی کبھی کسی درخت کی چھاؤں میں موتی کے ساتھ ستاتے ہوئے میں سوچنے لگتا ہوں کاش میرے بزرگ سمجھ سکتے کہ میں بھی انسان ہوں یا کاش وہ اتنی جلدی نہ بھول جاتے کہ وہ کبھی میری طرح ایک چھوٹا سا لڑکا ہوا کرتے تھے۔

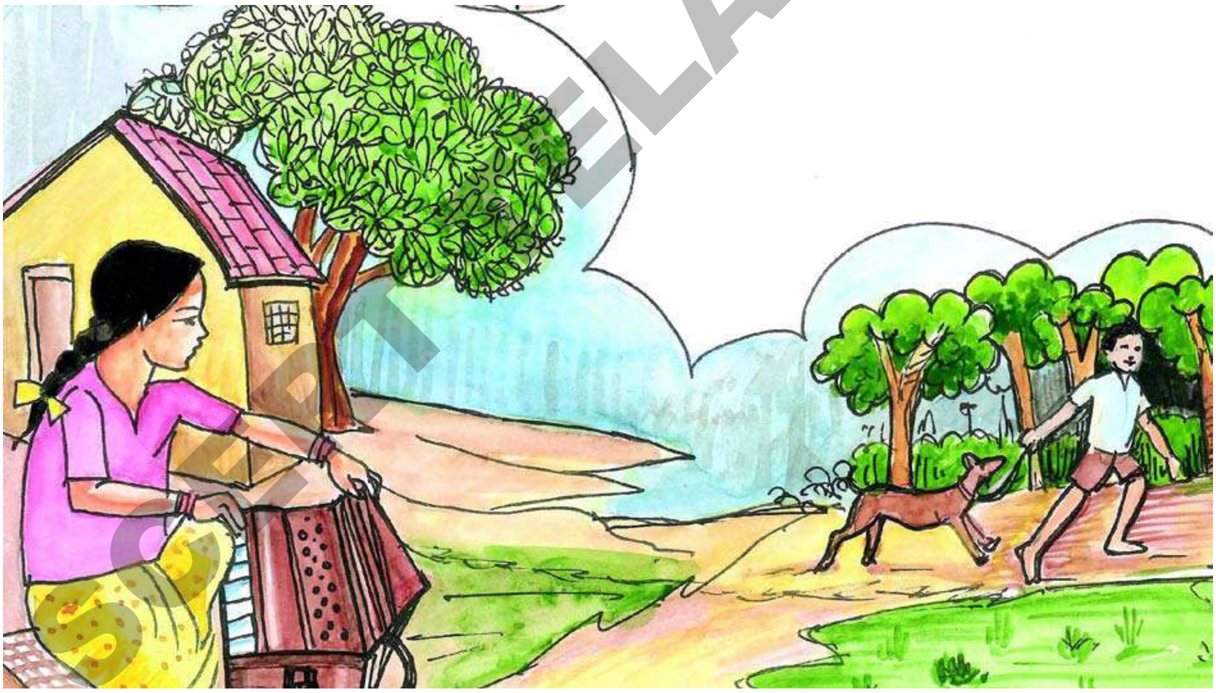

SCERT TELANGANA

سوچیے۔ بولیے:۔

1۔ بڑی بہن بچے سے کیا کیا کام کرواتی تھی؟

2۔ کتا کیسا جانور ہے اور بچے کا غم وہ کس طرح بانٹتا ہے؟

3۔ بزرگوں سے تنگ آنے پر لڑکا کیا کرتا تھا؟

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے، سمجھ کر بولیے

الف) ذیل میں دیے گئے سوال کے جواب کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

1۔ آپ نے اپنے بزرگوں کی خدمت کس طرح کی ہے؟ بیان کیجیے؟

روانی سے پڑھنا۔ فہم حاصل کرنا

(الف)۔ لڑکے سے یہ جملے کس نے کہے؟

☆ چھوٹوں کو عطر نہیں لگانا چاہیے تاکہ ان کے کپڑوں سے خوش بو نہ آئے۔

☆ نظمیں نہیں لکھنا چاہیے تاکہ وہ بڑے ہو کر شاعر نہ بن جائیں۔

☆ ہنسنا نہیں چاہیے تاکہ وہ ہمیشہ اداس رہیں۔

☆ پان نہیں کھانا چاہیے، بہت گندی عادت ہے۔

☆ طبلہ بڑی خوفناک آوازیں نکالنے لگا ہے۔ اسے فلاں دوکان پر چھوڑ آؤ۔

☆ لپک کے جائیو! اگر سورج مکھی نہ ملے تو چندر مکھی لے آنا۔

(ب) پیراگراف پڑھیے اور دیے گئے سوالات کے جواب لکھیے۔

شہنشاہ جہانگیر کا نام تو تم نے سنا ہوگا۔ یہ مغلیہ خاندان میں چوتھا شہنشاہ تھا۔ جو عدل وانصاف میں نوشیرواں سے بھی بازی لے گیا اور اس کی یہی وہ اعلیٰ صفت ہے جو اس کے نام کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے اونچا رکھے گی۔

شہنشاہ جہانگیر نے گدی پر بیٹھتے ہی یہ احکام جاری کروائے تھے کہ ہر مقدمے پر عدالت جانچ پڑتال کے بعد دیانت داری سے بے لاگ فیصلہ کرے۔ ذرا بھی انصاف میں کوتاہی ہوگی تو وہ منصفوں کو سخت سے سخت سزا دے گا۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ منصف ناانصافی تو نہیں کرتے اس نے جاسوس رکھ چھوڑے تھے۔ اور اگر اس کے بعد بھی فریادیوں کو شکایت باقی رہتی یا وہ راست اپنے عادل شہنشاہ سے انصاف چاہتے تو خود جہاں گیر دادرسی کرتا تھا۔

SCERT TELANGANA

سوالات:

1۔ شہنشاہ جہانگیر کی اعلیٰ صفت کونسی ہے؟

2۔ شہنشاہ جہانگیر نے کیا احکام جاری کروائے تھے؟

3۔ شہنشاہ جہانگیر نے جاسوس کیوں رکھے تھے؟

4۔ فریادی کس کو کہتے ہیں؟

II۔ اظہار مافی الضمیر۔تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے چار تا پانچ جملوں میں جواب دیجیے۔

1۔ بچہ بزرگوں سے کیوں پریشان ہے؟

2۔ پتا جی کا تکیہ کلام کیا تھا اور وہ کیسے سوالات پوچھتے تھے؟

3۔ بڑے بھائی صاحب کا مضر اور بے ضرر چیزوں کے بارے میں کیا خیال تھا؟

4۔ ماتا جی بچے کو آتش بازی سے دور رہنے کو کیوں کہتی تھیں؟

5۔ بچے کا غم گسار کون ہے اور وہ اس کو کیوں اچھا لگتا ہے؟

(ب) ذیل میں دیے گئے سوالات کے جواب دس تا بارہ جملوں میں لکھیے۔

1۔ بڑی بہن کو کس بات کا شوق تھا اور وہ لڑکے سے کیا کیا کام لیتی تھی؟

2۔ لڑکے نے بھابھی کے بارے میں کن خیالات کا اظہار کیا ہے؟ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

تخلیقی اظہار / توصیف

1۔ طنز و مزاح سے تعلق رکھنے والا کوئی ایک واقعہ یا کہانی لکھیے۔

یا

2۔ آپ کے خاندان کے کسی پسندیدہ بزرگ کی شخصیت کو سراہتے ہوئے چند جملے لکھیے۔

SCERT TELANGANA

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف)۔ حسب ذیل جملوں میں خط کشیدہ لفظ کے صحیح معنی پر نشان لگایئے اور قوسین میں لکھیے۔

1۔ گھر کے سبھی افراد مجھ سے بے انتہا محبت کرتے ہیں۔ ( )

a) بہت زیادہ b) بہت کم c) کبھی کبھی d) بالکل نہیں

2۔ ماتاجی کو ہر وقت یہ خدشہ لگا رہتا ہے کہ پرماتما نہ کرے اگر مجھے کچھ ہو گیا تو کیا ہوگا۔ ( )

a) خطرہ b) وہم c) ڈر d) سوچ

3۔ موتی موج میں آجائے تو تھوڑا سا بھونک لیتا ہے۔ ( )

a) جوش b) مستی c) غصہ d) خوشی

4۔ جب انہیں کوئی کام نہیں ہوتا تو کاٹنے کو دوڑتی ہیں۔ ( )

a) پیار کرنا b) غصہ کرنا c) خاموش ہونا d) ہنسنا

5۔ آج یک لخت بارش شروع ہوگئی۔ ( )

a) اچانک b) بے وقت c) شدید d) طوفانی

(ب)۔ حسب ذیل جملوں میں خط کشیدہ لفظ کی ضد پر نشان لگایئے۔

1۔ جنگل میں جانوروں کی خوفناک آوازیں آتی ہیں۔ (سریلی/خطرناک)

2۔ گرمیوں میں دوپہر کو گھر سے نکلنا صحت کے لیے مضر ہے۔ (فائدہ مند/نقصاندہ)

3۔ نالائق جب میں طالب علم تھا روز پڑھا کرتا تھا۔ (بے کار/لائق)

4۔ مجھے دادی جی چڑیل اور بھوت کے قصے سنا کر خوف زدہ کرتی ہیں۔ (ڈرانا/ہمت دلانا)

5۔ بچے جب کوئی کام کرتے ہیں تو ان کی حوصلہ شکنی نہیں کرنا چاہیے۔ (ہمت افزائی/ہمت توڑنا)

SCERT TELANGANA

قواعد

ذیل کے جملوں کو سمجھ کر پڑھیے۔

کالم (الف)	کالم (ب)
جلدی کھاؤ	فکر مت کرو
تیز پڑھو	غیبت مت کرو
استاد کا ادب کرو	پانی ضائع مت کرو
بزرگوں کی عزت کرو	جھوٹ مت بولو
ضعیفوں کی خدمت کرو	چغلی نہ کھاؤ

☆ کالم (الف) کے جملوں میں مخاطب کو حکم دیا جا رہا ہے اس حکم کو "امر" کہتے ہیں۔

وہ فعل جس میں کسی کو کوئی کام کرنے کا حکم دیا جائے "فعل امر" کہلاتا ہے۔

☆ کالم (ب) کے جملوں میں مخاطب کو کسی کام سے روکا جا رہا ہے۔ اس کو "نہی" کہتے ہیں۔

وہ فعل جس کے کرنے سے کسی کو روکا جائے "فعل نہی" کہلاتا ہے۔

☆ اس طرح فعل کی دو قسمیں ہیں۔

فعل امر	فعل نہی

مشق: ان جملوں کو فعل امر اور فعل نہی میں تبدیل کیجیے۔

جملے	فعل امر	فعل نہی
نعمان پڑھتا ہے	....	....
ہاشم لکھتا ہے	....	....
فردین کام کرتا ہے	....	....
شائستہ کھیلتی ہے	....	....

SCERT TELANGANA

پڑھیے لطف اٹھائیے۔

جیسے کو تیسا

کسی گاؤں میں ایک آدمی رہتا تھا۔اس کا نام وارث تھا۔ایک بار اسے کسی کام سے پردیس جانا پڑا' اس لئے اس نے سونے سے بھری ایک تھیلی اپنے دوست حارث کے پاس رکھ دی اور کہا ''بھائی! میں پردیس جا رہا ہوں' معلوم نہیں مجھ پر کیا گزرے' میں اپنی ساری پونجی تمہارے پاس چھوڑے جاتا ہوں، زندہ لوٹا تو اسے واپس لے لوں گا''۔

کئی برس کے بعد وارث اپنے گاؤں کو واپس آیا۔وہ سیدھا اپنے دوست حارث کے پاس گیا اور اپنی تھیلی واپس مانگی۔حارث بہت چالاک تھا۔وارث کو دیکھتے ہی اس نے کہا ''بھائی! تمہارے واپس آنے کی مجھے بڑی خوشی ہے' مگر مجھے بڑا دکھ ہے کہ تمہارا سارا سونا ریت بن گیا'' یہ کہہ کر اس نے وارث کی تھیلی اس کو واپس کر دی جس میں صرف ریت ہی ریت تھی۔

وارث نے جب یہ دیکھا کہ اس کی تھیلی سونے کی جگہ ریت سے بھری ہے تو اسے بہت دکھ ہوا۔لیکن وہ چپ چاپ اپنے گھر چلا گیا۔

کچھ دنوں کے بعد اس کا دوست حارث اس کے پاس آیا۔اس کے ساتھ اس کا لڑکا بھی تھا۔اس نے وارث سے کہا ''میں کسی کام سے پردیس جا رہا ہوں' تم میرے لڑکے کو میرے آنے تک اپنے ساتھ رکھو تو بڑی مہربانی ہوگی''۔

وارث نے اس سے کہا ''میں آپ کے بیٹے کو اپنے بیٹے کی طرح رکھوں گا' آپ فکر نہ کیجیے''

لیکن حارث کے جاتے ہی وارث نے اس کے لڑکے کو دوسرے گاؤں بھیج دیا اور بازار سے ایک طوطا خرید کر اسے یہ بولنا سکھایا ''ابا میں طوطا بن گیا ہوں''

بہت دنوں کے بعد حارث سفر سے لوٹا اور وارث کے گھر گیا۔وارث نے اسے یہ خبر سنائی کہ اس کا لڑکا طوطا بن گیا ہے۔اتنے میں طوطا بول اٹھا ''ابا میں طوطا بن گیا ہوں'' حارث کو بہت غصہ آیا۔اس نے وارث سے کہا ''تم مجھے بے وقوف نہ بناؤ'' بچے طوطے نہیں بن سکتے۔بتاؤ میرا بیٹا کہاں ہے؟''

وارث نے جواب دیا'' اگر تمہاری بات سچ ہے تو سونا بھی کبھی ریت نہیں بن سکتا۔بتاؤ میرا سونا کہاں ہے''؟

حارث نے یہ سن کر شرم سے سر جھکا لیا۔وہ اپنے گھر گیا اور وارث کا سونا لا کر اسے دے دیا۔وارث بھی حارث کو اس کے بیٹے کے پاس لے گیا جہاں وہ خوش خوش کھیل رہا تھا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

پڑھیے لطف اٹھایئے۔

انصاف کی چھڑی

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی امیر آدمی کے دیوان خانے سے کچھ قیمتی سامان چوری ہوگیا۔ بہت تلاش کرنے کے باوجود بھی نہ ملاتو اس نے یہ شکایت قاضی شہر کے سامنے پیش کی۔قاضی جی گھر کے اندر گئے اور کئی چھڑیاں برابر تراش کر کے باہر لے آئے اور بولے:

''ان میں سے ایک ایک چھڑی ہر خادم،نوکر اور صاحب خانہ اپنے اپنے گھر لے جائے اور صبح تڑکے میرے پاس اپنی اپنی چھڑی واپس لے آئے۔ان میں سے ہر ایک چھڑی کی یہ خاصیت ہے کہ چور کے پاس ایک انگلی کے برابر خود بخود بڑھ جاتی ہے۔ جو چور نہیں ہوتا اس کی چھڑی اتنی کی اتنی رہتی ہے' ذرا بھی نہیں بڑھتی اسی طریقے سے میں چور اور بے گناہ کو پہچان لیتا ہوں۔اس عمل سے میں نے کئی دفعہ چوروں کو پکڑا ہے''۔

قاضی جی کی یہ بات سن کر سب لوگوں نے ایک ایک چھڑی اٹھالی اور اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ان میں سے وہ شخص جو سچ مچ چور تھا' اپنے گھر پہنچا تو اس نے دل میں سوچا:

''اگر میری چھڑی ایک انگلی کے برابر زیادہ نکلے گی تو بڑا غضب ہوجائے گا۔لوگوں پر میری چوری ظاہر ہوجائے گی وہ مجھے نظروں سے گرادیں گے۔اس لئے اس کم بخت چوری فاش کردینے والی چھڑی کو ایک انگلی برابر تراش دوں تو اچھا رہے گا''۔

اپنی اس چالاکی پر خوش ہوکر میاں چور نے جھٹ چھڑی کو چھری سے ایک انگلی کے برابر کاٹ ڈالا' اور نہایت اطمینان سے خوشی خوشی لمبی تان کر سوگئے۔ جب صبح ہوئی تو وہ اپنی چھڑی لے کر بڑے اطمینان سے بے خوف وخطر قاضی کے گھر گیا۔ سارے لوگ جمع ہوچکے تھے۔قاضی جی نے باری باری تمام چھڑیاں ناپیں۔اس شخص کی چھڑی ایک انگلی کے برابر چھوٹی نکلی۔ اس ترکیب سے قاضی نے چور کو پکڑ لیا اور سب کے سامنے خوب رسوا کیا۔اور اتنے کوڑے لگائے کہ وہ قائل ہوگیا اور آنکھ چرا کر بولا:

''بس حضور! اب آپ دوستوں میں مجھے اور رسوا نہ کریں' میں صاحب کا سارا مال واسباب بے چوں وچرا لاکر حاضر کرتا ہوں''۔

SCERT TELANGANA

5۔ پانی کی فریاد

متین اچل پوری

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

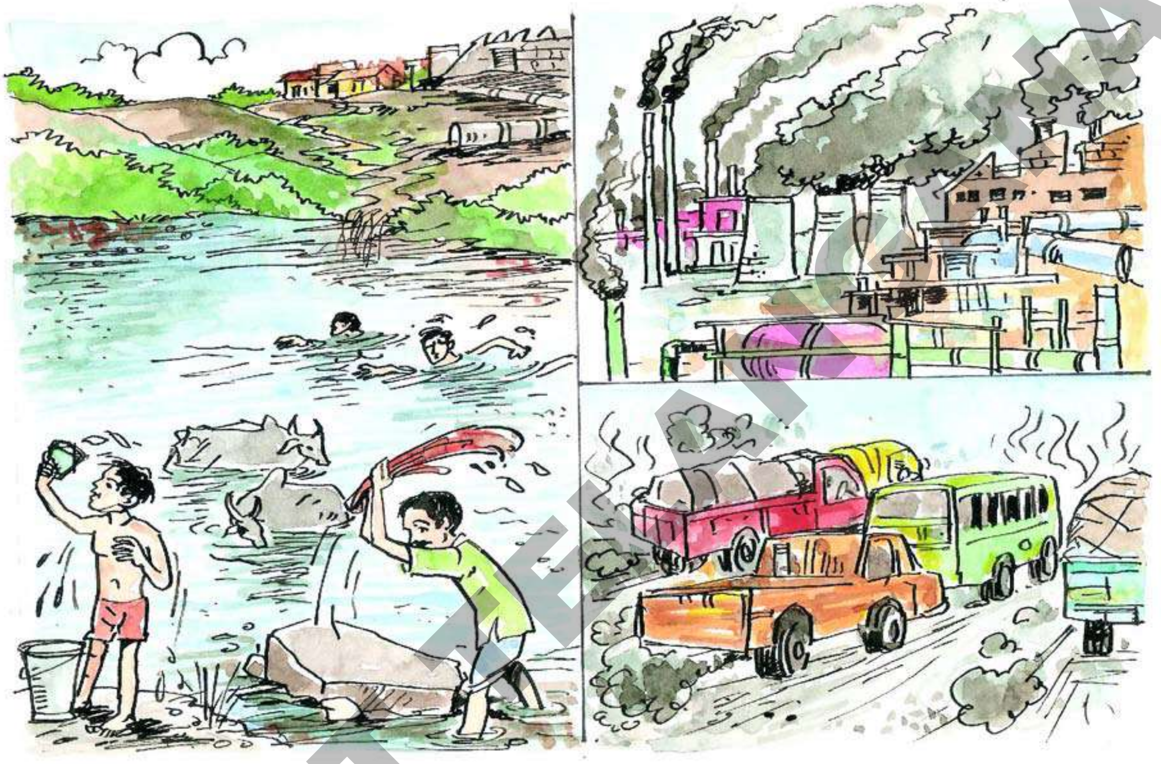

SCERT TELANGANA

سوالات:

1۔ بچو! اس تصویر میں آپ کو کیا کیا دکھائی دے رہا ہے؟

2۔ گاڑیوں اور چمنیوں سے نکلنے والا دھواں ہمارے لئے فائدہ مند ہے یا نقصان دہ؟ کیسے؟

3۔ پانی میں اگر گندگی شامل ہو جائے تو کیا ہوگا؟

مقصد

اس سبق کا مقصد بچوں کو ماحولیاتی آلودگی اور پانی کو آلودہ ہونے سے بچانے سے متعلق باشعور بنانا ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق اصناف سخن کے حصہ نظم سے ہے جس کے شاعر متین اچل پوری ہیں۔شاعر اپنی اس نظم میں موجودہ دور کے اہم مسئلہ آلودگی کو عنوان بنایا ہے۔اور عوام الناس کو اس سلگتے مسئلہ سے ہونے والے نقصانات سے واقف کروایا ہے۔

صنف کا تعارف

نظم کے لغوی معنی دھاگے میں موتی پرونا ہے۔شاعری کی اصطلاح میں کسی ایک موضوع پر اشعار کو منظّم کرنے کا نام نظم ہے۔نظم کے تمام اشعار ایک دوسرے سے دھاگے میں پروے ہوئے موتیوں کی طرح منظّم ومربوط ہوتے ہیں اسی لئے اسکو''نظم'' کہتے ہیں۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ نظم میں موجود تصاویر دیکھیے اور اس سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ پڑھائی جانے والی نظم توجہ سے سنیے تصاویر کے ذریعہ حاصل کی ہوئی معلومات کا نظم سے تقابل کیجیے۔
3۔ نظم پڑھ کر بتائیے کہ اب تک آپ کو معلوم نکات نظم میں موجود ہیں یا نہیں۔
4۔ نظم پڑھ کر ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہیں جانتے۔
5۔ خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ یا لغت سے اور اپنے استاد کی مدد سے معلوم کیجیے۔

شاعر کا تعارف

شاعر کا نام محمد متین ابن شیخ محمد ہے اور قلمی نام متین اچل پوری۔ان کی پیدائش ریاست مہاراشٹر کے اچل پور ضلع امراؤتی میں 18 جنوری 1950 کو ہوئی۔یہ ایک غریب گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جن کے والد مل میں مزدور تھے اور ان کے بچپن میں ہی والدین کا انتقال ہوگیا۔انہوں نے اردو سے ایم اے کیا اور یونیورسٹی ٹاپر رہے اس کے بعد بی ایڈ کیا اور پیشہ تدریس سے وابستہ ہوگئے۔صدر جمہوریہ ہند کے ہاتھوں انہیں نیشنل ایوارڈ بحیثیت مثالی مدرس 1990 میں حاصل ہوا۔ان کی کتابیں''قلم کے موتی'' اور''حرفوں کا پیغام'' کو مہاراشٹر اور اتر پردیش اردو اکیڈیمی کی جانب سے انعامات حاصل ہوئے۔ان کی تصانیف میں ننھے منے گیت،قلم کے موتی،قصیدہ رحمت اللعالمینؐ،حرفوں کا پیغام،الفاظ کے شگوفے،پرندوں کی دنیا،تجلّی زار (غزلوں اور نظموں کا مجموعہ) وغیرہ شامل ہیں۔

SCERT TELANGANA

۱

اب اپنے ماحول کو بچانے قدم اٹھاؤ قدم اٹھاؤ
یہ ہم سے گھبرا کے بولا پانی مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ
دھواں اگلتے یہ کارخانے
کثافتوں کی یہ حکمرانی
میں دق زدہ ایک مریض جیسا
ہوئی ہے دشوار زندگانی

سوچیے ۔بولیے :۔

☆ ماحول سے کیا مراد ہے؟
☆ ماحول کن کن چیزوں سے آلودہ ہوتا ہے؟
☆ شاعر یہاں کس سے کس کو بچانے کی بات کر رہا ہے؟
☆ دق زدہ مریض سے کیا مراد ہے؟
☆ زندگی کیوں دشوار ہوگئی ہے؟

SCERT TELANGANA

II

یہ بلبلے پھوڑے پھنسیوں سے یہ موج گویا ہے میرا گھاؤ

یہ ہم سے گھبرا کے بولا پانی مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ

یہ میرے دریا یہ میری ندیاں

تمام آلودہ ہوگئے ہیں

عذاب ٹوٹا ہے بستی بستی

قدم قدم پر ستم نئے ہیں

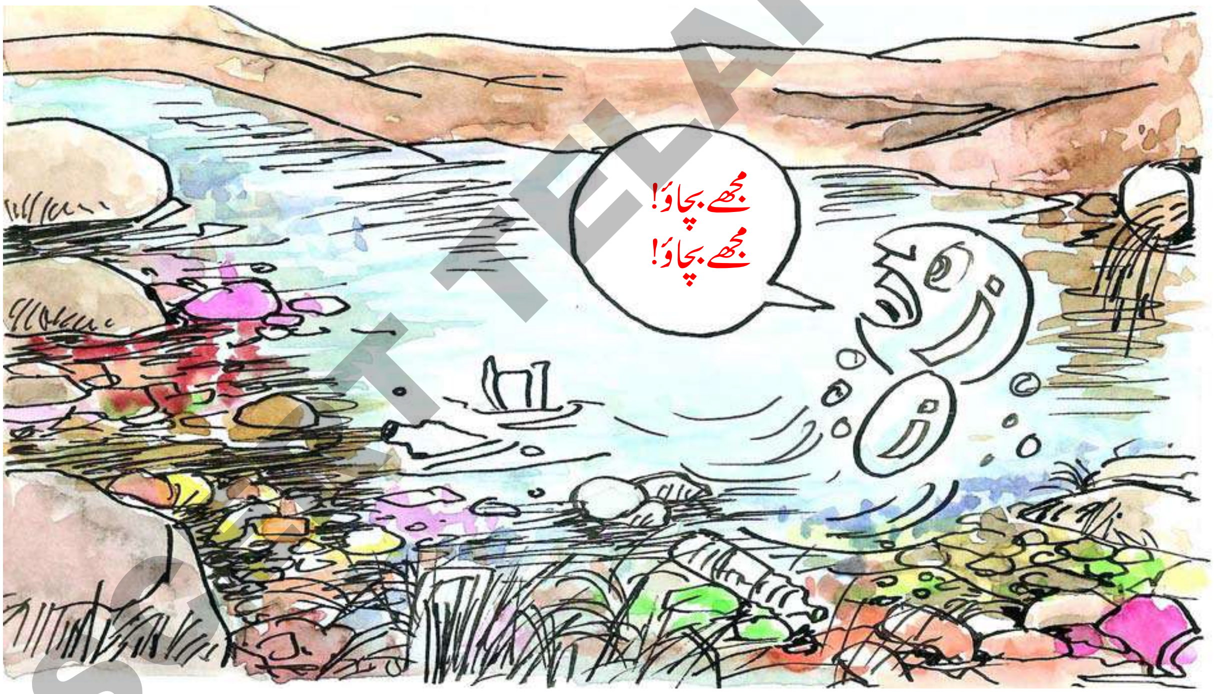

سوچیے۔بولیے :۔

- ☆ پہلے مصرعے میں شاعر کیا کہہ رہا ہے؟
- ☆ دریا اور ندیاں کس طرح آلودہ ہو رہے ہیں؟
- ☆ بستیوں پر کس قسم کا عذاب ٹوٹ پڑا ہے؟
- ☆ پانی پر کون کس طرح ستم ڈھا رہے ہیں؟
- ☆ پانی کس سے کیا فریاد کر رہا ہے؟

SCERT TELANGANA

III

خود اپنے ہاتھوں ڈبو رہے ہو، تم آج یہ زندگی کی ناؤ
یہ ہم سے گھبرا کے بولا پانی مجھے بچاؤ مجھے بچاؤ
وہ ہیرے موتی سی میری بوندیں
مجھے زمانہ وہ یاد آئے
وہ سطح شفاف آئینہ سی
خدا مجھے دن وہ پھر دکھائے

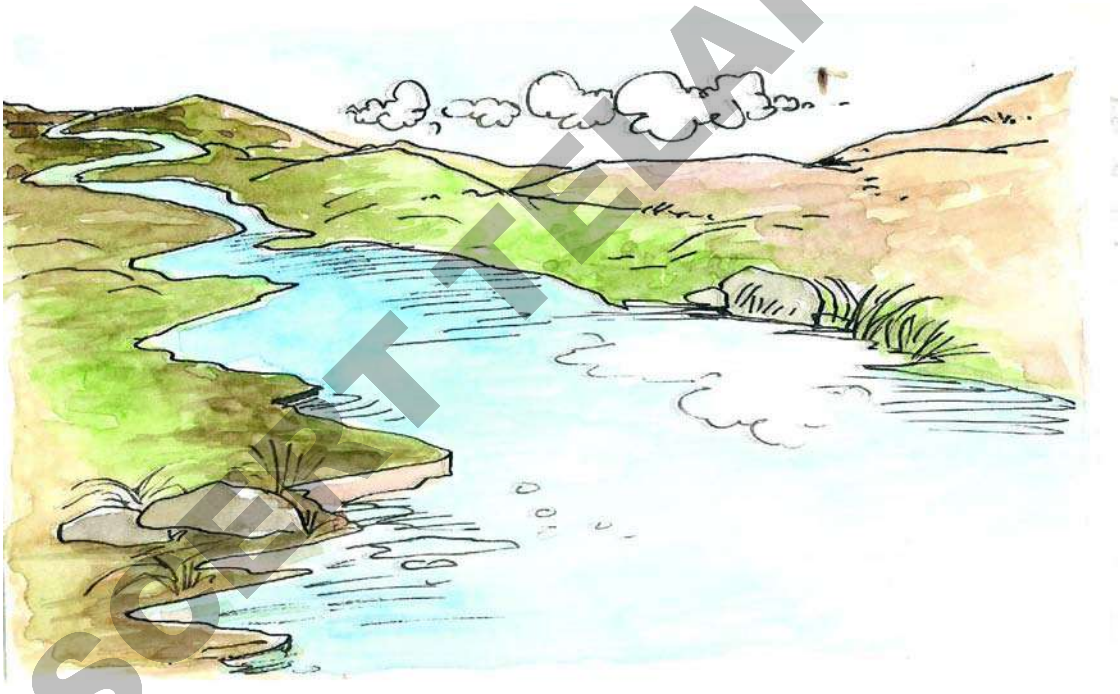

SCERT TELANGANA

سوچیے۔ بولیے :۔

☆ زندگی کی ناؤ سے کیا مراد ہے؟

☆ پانی کی بوندوں کو کس سے تشبیہ دی گئی ہے؟

☆ پانی گذرا ہوا زمانہ کیوں یاد کر رہا ہے؟

☆ پانی کی کیا خواہش ہے؟

2020-21
یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

......خلاصہ......

اس نظم میں شاعر پانی کے زبانی اسکی فریاد بیان کررہا ہے کہ وہ کس طرح اپنی اصلیت کھو چکا ہے۔ ماحول میں پھیلنے والی گندگی سے وہ اپنی شفافیت کھوکر اتنا خراب ہو چکا ہیکہ اس کے استعمال سے انسان مختلف بیماریوں کا شکار ہورہا ہے۔

اس قدر آلودہ ہوجانے پر پانی ہم سب سے فریاد کررہا ہے کہ اپنے ماحول کو صاف ستھرا رکھ کر مجھے بچاؤ۔ وہ مزید خرابیوں کا شکار ہونا نہیں چاہتا اپنا گذارا ہوا زمانہ یاد کررہا ہے جب وہ گندگی سے پاک صاف ہوا کرتا تھا۔

پانی فریاد کررہا ہے کہ میری ندیوں اور دریاؤں پر عذاب ہورہا ہے انسان اپنے ہی ہاتھوں زندگی کی اہم ترین ضرورت کا نقصان کررہا ہے۔ اسی لئے پانی کہتا ہے کہ اب بھی وقت ہے مجھے آلودگی اور گندگی سے بچاؤ پانی کو بچانے کی تدابیر کرنا چاہیے۔

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

(الف) درج ذیل سوالوں کے جواب لکھیے۔

1۔ ہمارے ماحول کو متاثر کرنے والی چیزیں کون کونسی ہیں؟

2۔ ماحول کے آلودہ ہونے سے کیا نقصانات ہیں؟

روانی سے پڑھنا۔ فہم حاصل کرنا

(الف) نظم کے پہلے بند میں شاعر کیا کہہ رہا ہے۔

SCERT TELANGANA

(ب) نظم کے بے ترتیب مصرعوں کو ترتیب سے لکھیے۔

عذاب ٹوٹا ہے بستی بستی

یہ میرے دریا یہ میری ندیاں

قدم قدم پر ستم نئے ہیں

تمام آلودہ ہوگئے ہیں

(ج) دی گئی نظم پڑھ کر سوالات کے جواب لکھیے۔

خبر دن کے آنے کی میں لا رہی ہوں

اجالے زمانے میں پھیلا رہی ہوں

بہار اپنی مشرق سے دکھلا رہی ہوں

پکارے گلے صاف چلا رہی ہوں

اٹھو سونے والو کہ میں آ رہی ہوں

اذاں پر اذاں مرغ دینے لگا ہے

خوشی سے ہر اک جانور بولتا ہے

درختوں کے اوپر عجب چہچہا ہے

سہانا ہے وقت اور ٹھنڈی ہوا ہے

اٹھو سونے والو کہ میں آ رہی ہوں

سوالات:

1۔ اس نظم میں ''میں'' سے مراد کون ہے؟

2۔ اس نظم میں شاعر کس سے مخاطب ہے؟

3۔ صبح کے وقت پرندوں کی کیا کیفیت ہوتی ہے؟

4۔ صبح کا منظر کیسا ہوتا ہے؟

SCERT TELANGANA

II۔ اظہار ما فی الضمیر ۔ تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) مندرجہ ذیل سوالات کے جواب 4 تا 5 جملوں میں دیجیے۔

1۔ پانی ہم سب سے کیا کہہ رہا ہے اور کیوں؟

2۔ کیا پانی کے بغیر زندگی ممکن ہے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

3۔ ہم خود پانی کو کس طرح ضائع کر رہے ہیں؟

4۔ نظم کے تیسرے بند میں شاعر نے کتنی تشبیہات استعمال کی ہیں بتایے؟

5۔ آلودگی کی مختلف قسمیں کونسی ہیں؟

(ب) مندرجہ ذیل سوال کا جواب دس تا بارہ جملوں میں لکھیے ۔

1۔ نظم ''پانی کی فریاد'' کا خلاصہ اپنے الفاظ میں لکھیے۔

تخلیقی اظہار / توصیف

(الف) ماحول کی آلودگی پر ایک پوسٹر تیار کیجیے جس میں آلودگی کو ختم کرنے کی تجاویز پیش کی جائیں۔

(ب) آبی آلودگی سے متعلق شعور بیداری کے لیے 5 نعرے تحریر کیجیے۔

III زبان شناسی

لفظیات

(الف) حسب ذیل جملوں کے خط کشیدہ الفاظ کے معنی قوسین میں لکھ کر ان کو جملوں میں استعمال کیجیے۔

1۔ کام کرنے کی لگن ہو تو دشوار کام بھی آسان ہو جاتا ہے۔ (   )

جملہ: ....

2۔ ماحول میں کثافت بڑھ گئی ہے۔ (   )

جملہ: ....

SCERT TELANGANA

3۔ اکبر کو حادثے میں بہت گھاؤ لگے ہیں۔ (   )

جملہ: ....

4۔ شفاف پانی پینا صحت کے لیے اچھا ہوتا ہے۔ (   )

جملہ: ....

5۔ وہ دق کی بیماری میں مبتلا ہے۔ (   )

جملہ: ....

ب) ذیل کے جملوں کو پڑھ کر ایک لفظ میں ظاہر کیجیے۔

1۔ مویشی چرانے والا (   )

2۔ تعلیم حاصل کرنے والا (   )

3۔ بیماریوں کا علاج کرنے والا (   )

4۔ زیور بنانے والا (   )

ج) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ لفظ کے صحیح معنی کا انتخاب کر کے صحیح (✓) کا نشان لگائیے۔

1۔ بستی بستی عذاب ٹوٹا ہے۔ (سزا/ جزا)

2۔ آلودگی کے معنی ہے۔ (پاکی/ گندگی)

3۔ دشوار کی ضد ہے۔ (آسان/ مشکل)

قواعد

ذیل کے جملے غور سے پڑھیے۔

1۔ چاند جیسا چہرہ   2۔ پتھر جیسا دل   3۔ موتی جیسے دانت

مذکورہ بالا جملوں میں چہرہ، دل، دانت کو چاند، پتھر اور موتی سے تشبیہ دی گئی ہے۔

SCERT TELANGANA

ایک چیز کو کسی دوسری چیز سے مشابہ قرار دینا ''تشبیہ'' کہلاتا ہے۔

مشق: اس مصرعے میں تشبیہ کی نشاندہی کیجیے۔

☆ احمد شیر جیسا ہے۔

☆ جھیل جیسی آنکھیں ہیں۔

☆ آواز میں بجلی جیسی کڑک ہے۔

☆ مخمل جیسا سبزا ہے۔

☆ اس کا قد سرو جیسا ہے۔

لسانی سرگرمیاں / منصوبہ کام

مختلف قسم کی آلودگیوں کے بارے میں تصاویر جمع کیجیے اور ہر تصویر سے متعلق کم از کم پانچ جملے لکھیے۔

زرین قول

''پاکی آدھا ایمان ہے'' (حدیثِ نبوی)

مفہوم: خود کو پاک و صاف رکھنا اور ہمارے اردگرد کے ماحول کو صاف رکھنا ہر ایک کا فرض ہے چونکہ ایمان کا نصف حصہ پاکی و صفائی پر مبنی ہے۔

SCERT TELANGANA

پڑھیے جانیے۔

خان عبدالغفار خان

خان عبدالغفار خان جنہیں ''سرحدی گاندھی'' اور ''بادشاہ خاں'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ 1890ء میں پشاور کے ایک دیہات ''اتمان زئی'' میں پیدا ہوئے ان کا تعلق محمد زئی نامی ایک پٹھان خاندان سے تھا۔ زئی کے معنی قبیلے کے ہیں۔ خان عبدالغفار کے والد بہرام خاں ایک خوشحال زمیندار اور اپنے گاؤں کے سردار تھے۔ وہ نہایت سنجیدہ اور مذہبی انسان تھے۔ اور ہمیشہ خدا کے ذکر میں مشغول رہتے تھے۔ ان کی سچائی اور دیانت داری کے سبب لوگ ان پر بڑا اعتماد کرتے تھے۔ خان عبدالغفار خان کی والدہ بھی نیک اور خداترس خاتون تھیں۔ وہ غریب لوگوں کی دستگیری کے لئے ہمیشہ تیار رہتی تھیں۔ خان عبدالغفار خاں کہا کرتے تھے کہ انہیں مذہب کا شعور اپنی ماں سے اور عدم تشدد کا سبق اپنے والد سے ملا۔

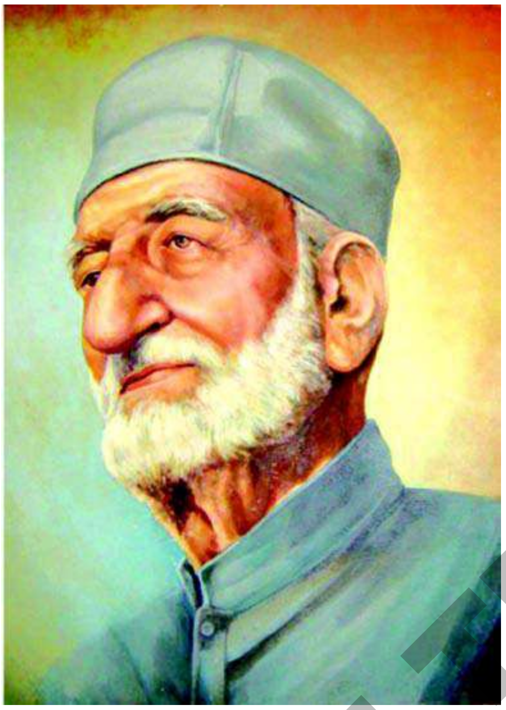

خاں عبدالغفار خاں بچپن ہی سے نہایت سادہ مزاج اور کم سخن تھے ان کے گاؤں میں ایک مسجد اور ایک مدرسہ تھا جہاں قرآن شریف کی تعلیم دی جاتی تھی۔ خان عبدالغفار نے پانچ چھ برس کی عمر میں وہاں قرآن شریف پڑھنا شروع کیا۔ آٹھ سال کی عمر میں وہ پشاور میونسپل بورڈ کے اسکول میں داخل ہوئے۔ وہاں کی تعلیم ختم کر کے مشن اسکول میں شریک ہوگئے۔ لیکن ان کا دل مدرسہ سے اچاٹ ہوگیا اور انہوں نے فوجی اسکول میں داخلہ لے لیا۔ وہاں ایک انگریز فوجی آفیسر کے مغرورانہ رویہ سے انہیں فوجی ملازمت سے نفرت ہوگئی۔ کچھ عرصہ بعد وہ علی گڑھ آئے۔ یہاں انہوں نے اردو سیکھی اور پابندی کے ساتھ مولانا ظفر علی خاں کے اخبار ''زمیندار'' اور مولانا ابوالکلام آزاد کے اخبار ''الہلال'' کا مطالعہ کرنے لگے جس سے ان میں انگریز حکومت کے خلاف سیاسی شعور پیدا ہوا۔

علی گڑھ سے لوٹنے کے بعد انہوں نے پٹھانوں میں عام تعلیم کی اشاعت کے لئے تحریک شروع کی۔ ان کی کوشش سے اتمان زئی اور آس پاس کے علاقوں میں کئی قومی مدرسے قائم ہوگئے۔ انگریز حکومت کی مخالفت کے سبب خان عبدالغفار خاں

SCERT TELANGANA

2020-21
یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

پہلی مرتبہ 1919ء میں جیل گئے۔ 1920 میں انہوں نے کانگریس کے ناگپور اجلاس شرکت کی۔ 1929 میں خلافت تحریک میں سرگرم حصہ لیا اور حکومت نے انہیں تین سال کے لئے جیل میں بند کردیا۔ 1929ء میں انہوں نے پٹھانوں کی ایک تنظیم خدائی زار کے نام سے قائم کی۔ اس تنظیم کے سپاہیوں نے گاندھی جی کے عدم تشدد کے اصول کو اپنا ہتھیار بنایا۔ تھوڑے سے ہی عرصہ میں یہ تنظیم سرحد کے تمام علاقوں میں پھیل گئی۔ بادشاہ خاں کا کمال یہ تھا کہ انہوں نے پٹھان جیسی جنگجو قوم کو عدم تشدد کا پابند بنادیا۔ ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں خان عبدالغفار خاں نے گاندھی جی کے شانہ بہ شانہ حصہ لیا۔

گاندھی جی، پنڈت نہرو اور مولانا آزاد کے ساتھ ملک کی آزادی کے فیصلوں میں خان عبدالغفار خاں بھی شریک تھے۔ 1947ء میں ہندوستان کو آزادی ملی لیکن ملک تقسیم ہوگیا۔ پاکستان کے نام سے ایک نیا ملک بنا۔ صوبہ سرحد خان عبدالغفار خاں کا وطن پاکستان میں شامل تھا۔ پاکستان میں اپنے قیام کے دوران انہوں نے سولہ سال جیل میں بسر کئے۔ اس کے بعد انہوں نے اپنے طور پر جلا وطنی اختیار کی۔ اور افغانستان کے شہر جلال آباد میں دس سال گزارے۔ 1969ء میں حکومت ہند نے انہیں نہرو ایوارڈ سے سرفراز کیا۔ 1987ء میں ان پر فالج کا شدید حملہ ہوا اور وہ علاج کے لئے ہندوستان لائے گئے اسی سال انہیں ہندوستان کا سب سے بڑا اعزاز ''بھارت رتن'' عطا کرکے ان کی خدمات کا اعتراف کیا گیا۔ 20 رجنوری 1988 کی صبح پشاور میں ان کا انتقال ہوگیا۔ وصیت کے مطابق انہیں افغانستان کے شہر جلال آباد میں دفن کیا گیا۔

خان عبدالغفار خان، مہاتما گاندھی کے ساتھ ایک مہم میں جاتے ہوئے۔ یادگار تصویر

SCERT TELANGANA

6۔ علم ہے کچھ اور شئے

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

سوالات:

1۔ اوپر کی تصویر میں کہاں کا منظر نظر آ رہا ہے؟

2۔ تصویر میں طلبا کیا کر رہے ہیں؟

3۔ طلبا یا دیگر افراد لائبریری کیوں جاتے ہیں؟

مقصد

اس سبق کے ذریعہ طلبہ کو اس بات کا احساس دلانا ہے کہ وہ اپنی ذہنی صلاحیتوں کا بھرپور استعمال کریں۔ علم کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کو ذہن نشین کرنے کی کوشش کریں۔ ملک اور سماج کیلئے بہترین فرد بنیں۔ علم کے خزانہ کو اپنی آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا ذریعہ بنیں۔ عظیم اسلامی شخصیات سے واقفیت حاصل کریں۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق نثری صنف ''خاکہ نویسی'' سے ہے جس کے مصنف کلیم چغتائی ہیں۔ اس سبق کا انتخاب کلیم چغتائی کی تصنیف ''عظیم مسلمان شخصیات'' سے کیا گیا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق کی تصاویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ پڑھائے جانے والے سبق کو توجہ سے سنیے اور تصاویر کے ذریعہ حاصل ہوئی معلومات کا کہانی سے تقابل کیجیے۔
3۔ سبق پڑھیے اور بتائیے کہ آپ کو معلوم نکات سبق میں موجود ہیں یا نہیں۔
4۔ سبق پڑھیے۔ نامعلوم الفاظ کو خط کشید کیجیے۔
5۔ فرہنگ/لغت یا اپنے استاد کی مدد سے نئے الفاظ کے معنی معلوم کیجیے۔

SCERT TELANGANA

مضمون نگار کا تعارف

کلیم چغتائی 1954ء میں کراچی میں پیدا ہوئے اور یہیں سے ایم ایس سی اور ایم اے صحافت کیا۔ روزنامہ ''جسارت'' اور ہفت روزہ ''وقت'' کراچی سے وابستہ رہے۔ 1990 سے 2004 تک رابطہ میگزین کراچی سے منسلک رہے۔ اسی دوران انھوں نے رابطہ میگزین میں عظیم اسلامی شخصیات کے نام سے ایک سلسلہ شروع کیا۔ جس میں مشاہیر اسلام کے حالات زندگی اور انکی علم و دانش کے بکھرے موتیوں کو یکجا کیا گیا۔ انہی مضامین کو اکٹھا کرکے کتابی شکل میں شائع کیا گیا۔

I

امام غزالیؒ تعارف

آپ کا نام محمدؒ کنیت، ابوحامد اور لقب حجت الاسلام ہے۔ آپ کے والد کا نام بھی محمد ہے۔ امام غزالیؒ خراساں کے ضلع طوس کے ایک مقام طاہران میں 1057ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سوت کاتنے کا کام کرتے تھے۔ عربی زبان میں ''غزل'' کے معنی کاتنے کے ہیں۔ اسی مناسبت سے آپ کا خاندان غزالی کہلاتا ہے۔ امام غزالی پندرہ برس کے تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہوگیا۔ انہوں نے اپنی بے پناہ فراست، حافظہ اور علم حاصل کرنے کے شوق کے سبب اپنے اساتذہ کرام کے دلوں میں ایک جگہ حاصل کرلی۔ چنانچہ آپ کے استاد آپ سے خوش ہو کر فرمایا کرتے ''غزالی علم کا دریا'' ہیں۔

آپ نے سینکڑوں کی تعداد میں کتابیں لکھیں ان میں ''احیاء علوم الدین'' بہت مشہور ہے۔ اس کے علاوہ کیمیائے سعادت، مکاشفتہ القلوب کو بھی ایک خاص مقام حاصل ہے۔

آپ کا انتقال 1111ء کو بعمر 53 سال ہوا۔ طوس میں شاعر ایران فردوسی کے مزار کے قریب آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

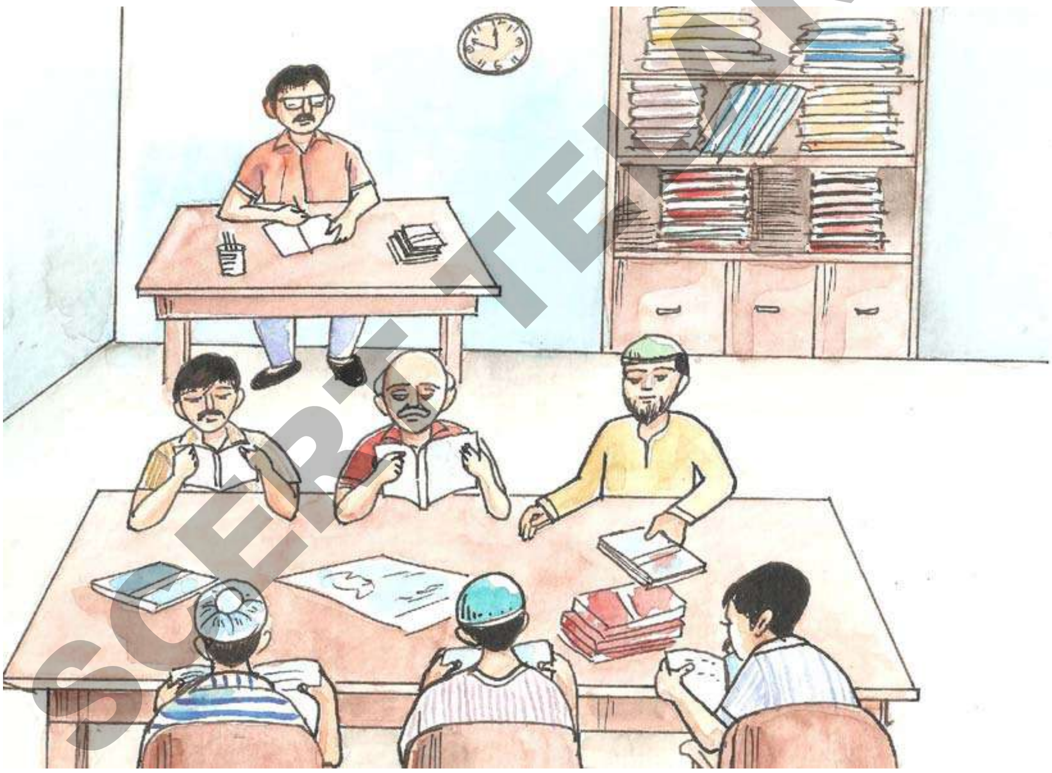

سوچیے۔بولیے :-

1۔ امام غزالیؒ کے خاندان کا نام غزالی کس طرح پڑا؟

2۔ امام غزالیؒ نے کس طرح اپنے اساتذہ کے دلوں میں جگہ بنائی؟

3۔ اساتذہ آپ کی قابلیت سے خوش ہو کر کیا کہا کرتے تھے؟

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

II

قافلہ آہستہ قدموں کے ساتھ اپنی منزل کی جانب جارہا تھا۔قدیم فارس کے شہر جرجان سے طوس جانے والا یہ قافلہ اس وقت ایک ویران مقام سے گزر رہا تھا۔دور دور تک آبادی دکھائی نہ دیتی تھی۔فضاء میں سکوت چھایا ہوا تھا صرف اونٹوں کے چلنے اور ان کی گردنوں میں بجنے والی گھنٹیوں کی آوازیں اس سناٹے کو ایک تسلسل کے ساتھ توڑ رہی تھیں۔

اچانک قافلے میں ہلچل مچ گئی۔تیز دوڑنے والے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آوازیں کچھ اشارہ دے رہی تھیں کہ دیکھتے ہی دیکھتے قافلے کو چاروں طرف سے گھڑ سواروں نے گھیر لیا۔قافلے والے حیران و پریشان ہوگئے۔کسی کو مہلت نہ ملی کہ حملہ آوروں سے بچ کر بھاگ سکے۔

گھڑ سواروں نے قافلے والوں کو حکم دیا کہ وہ اپنا تمام سامان اور دیگر قیمتی اشیاء ایک طرف ڈھیر لگا دیں۔حکم کی تعمیل کئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ذرا سی دیر میں تمام قافلے والے اپنے کل مال و دولت سے محروم ہو چکے تھے۔اب ڈاکو لوٹا ہوا سامان باندھنے میں مصروف تھے۔

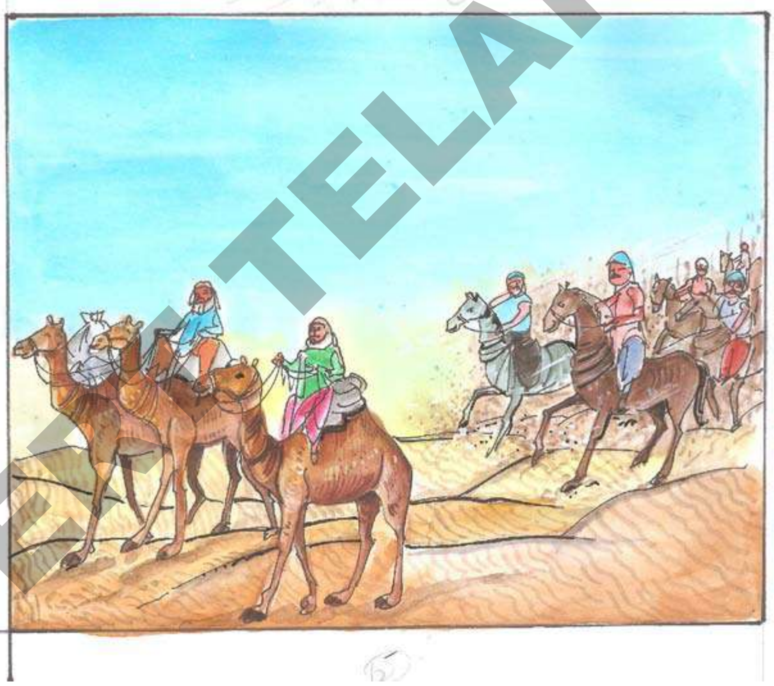

سوچیے۔بولیے:۔

1۔ قافلہ کے گزرنے کے مقام کی منظر کشی کیجیے؟

2۔ قافلہ میں اچانک ہلچل ہونے کی وجہ کیا تھی؟

3۔ قافلہ والے گھڑ سواروں کے حکم کی تعمیل پر کیوں مجبور تھے؟

SCERT TELANGANA

III

قافلے کے مسافروں میں ایک نوجوان بھی شامل تھا۔ وہ اپنی جگہ کھڑا شدید بےچینی کے عالم میں تھا۔ بےچینی کے آثار اس کے چہرے اور آنکھوں سے صاف نظر آرہے تھے۔ آخر میں اس نوجوان سے برداشت نہ ہوسکا اور وہ ڈاکوؤں کے سردار کے پاس پہنچ گیا۔ ڈاکوؤں کے سردار نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

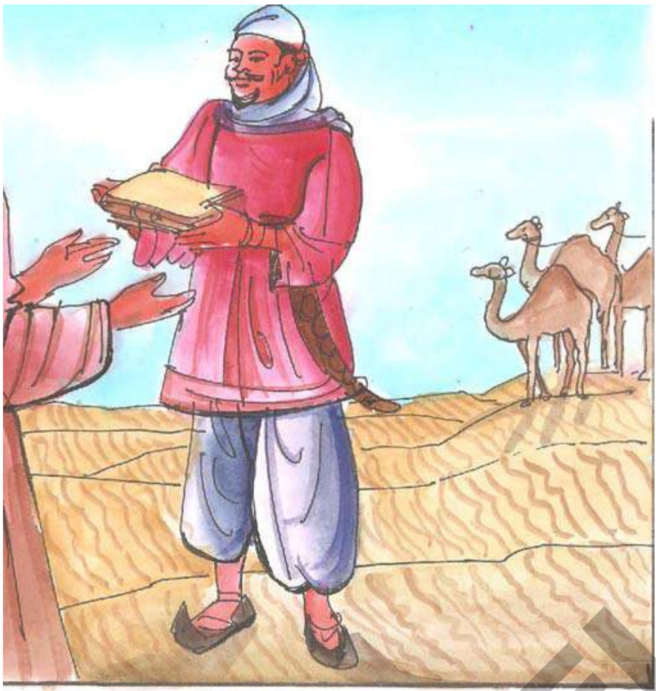

''میں نے علم حاصل کرنے کی غرض سے طوس سے جرجان تک سفر کیا تھا'' نوجوان نے کہنا شروع کیا ''وہاں میں نے جو کچھ حاصل کیا اسے میں نے کاغذات پر لکھ لیا تھا۔ آپ کے آدمیوں نے دوسرا سامان تو چھینا ہی ہے' وہ کاغذات بھی مجھ سے چھین لئے ہیں۔ میں صرف وہ کاغذات واپس مانگ رہا ہوں' کیوں کہ میں نے اسی علم کو حاصل کرنے کے لئے سفر کیا تھا۔''

''ہاہاہا......'' سردار بڑے زور سے ہنسا۔ ''بھئی! میں نے تو سنا تھا کہ علم وہ شئے ہے جسے کوئی نہیں چرا سکتا۔ تم نے جرجان جا کر کیا سیکھا، جبکہ تمہارا حال یہ ہےکہ چند کاغذات تمہارے پاس نہیں تو علم تمہارے پاس نہیں''۔ یہ کہہ کر سردار نے اپنے کسی آدمی کو حکم دیا کہ نوجوان کے کاغذات واپس کردیئے جائیں۔ ڈاکوؤں کے سردار کی اس بات کا نوجوان کے دل پر اس قدر گہرا اثر ہوا کہ اس نے کاغذات پر موجود تمام علمی مواد کو بہت تھوڑے عرصے میں ذہن نشین کرلیا۔

اب اس نوجوان کو ان کاغذات کی ضرورت نہ تھی۔ علم اس کے سینے میں محفوظ ہو چکا تھا۔ وہ کاغذ جسے یہ نوجوان علم سمجھ رہا تھا وہ علم نہ تھا بلکہ وہ علم کا ذریعہ اور حصہ تھا۔

یہ نوجوان تھے امام غزالیؒ۔ آپ نے اپنے علمی کام کے ذریعہ رہتی دنیا کے لوگوں کو اصلاح و ترقی کی راہ دکھائی۔

SCERT TELANGANA

سوچیے۔ بولیے:۔

1۔ نوجوان کی بےچینی کا اظہار کس سے ہو رہا تھا؟
2۔ نوجوان نے ڈاکوؤں کے سردار سے کیا کہا؟
3۔ سردار نے اپنے آدمی کو کیا حکم دیا؟
4۔ سردار کی باتوں کا نوجوان کے دل پر کیا اثر ہوا؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہار خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

1۔ اس سبق میں کس بزرگ ہستی کا ذکر کیا گیا ہے؟ ان کا تعارف پیش کیجیے۔

2۔ قافلے والوں کی پریشانی بڑھنے کی وجہ کیا تھی؟

روانی سے پڑھنا۔ فہم حاصل کرنا

(الف) ذیل کی عبارت پڑھ کر مناسب جوڑ لگائیے۔

آپ کا نام محمدؐ کنیت ابوحامد اور لقب حجت الاسلام ہے آپ کے والد کا نام بھی محمد ہے۔ امام غزالی خراساں کے ضلع طوس کے ایک مقام طاہران میں 1057ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد سوت کاتنے کا کام کرتے تھے۔ عربی زبان میں ''غزل'' کے معنی کاتنے کے ہیں۔ اس مناسبت سے آپ کا خاندان غزالی کہلاتا ہے۔

جوڑ ملائیے:

آپ کا نام	ابوحامد
کنیت	محمد
ضلع طوس کا ایک مقام	محمد
لقب	طاہران
والد کا نام	حجت الاسلام

(ب) ذیل کی عبارت پڑھیے۔ صحیح اور غلط جملے کی نشاندہی کیجیے۔

یزید بن ہارون کا قول ہے کہ میں نے کسی کو امام ابوحنیفہؒ سے زیادہ پرہیز گار نہ پایا۔ میں نے ایک دن ان کو ایک شخص کے دروازہ کے سامنے دھوپ میں بیٹھے ہوئے دیکھا'' میں نے کہا'' ''اگر حضور اس سایہ میں تشریف لیجاتے تو اچھا ہوتا'' فرمایا' مالک مکان پر میرا قرض ہے اور میں نہیں چاہتا کہ اس سے نفع حاصل کروں اور اس کے مکان کے سایہ میں بیٹھوں''

یزید بن ہارون فرماتے ہیں اس سے بڑھ کر پرہیز گاری اور کیا ہوگی'' پوچھنے پر بتایا کہ اس کی دیوار کے سایہ میں بھی بیٹھوں تو یہ بھی فائدہ حاصل کرنے کے برابر ہے۔

SCERT TELANGANA

1۔ درج بالا قول امام غزالیؒ کا ہے۔ (صحیح/غلط)

2۔ امام ابوحنیفہؒ پرہیزگار بزرگ تھے۔ (صحیح/غلط)

3۔ امام صاحب کسی شخص کے دروازہ کے سامنے بیٹھے تھے۔ (صحیح/غلط)

4۔ امام ابوحنیفہ مقروض کی دیوار کے سایہ میں بیٹھنا بھی گوارہ نہیں کیا۔ (صحیح/غلط)

II۔ اظہار مافی الضمیر۔تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) درج ذیل سوالوں کے جواب پانچ جملوں میں لکھیے۔

1۔ قافلہ کو کس طرح کے حالات کا سامنا کرنا پڑا لکھیے۔

2۔ نوجوان کی بے چینی کی وجہ کیا تھی؟

3۔ نوجوان نے ڈاکوؤں کے سردار سے کیا مطالبہ کیا؟

4۔ ڈاکوؤں کے سردار نے قہقہہ کیوں لگایا؟

(ب) طویل جوابی سوال

1۔ ڈاکوؤں کے سردار کی باتوں کا امام غزالیؒ کے دل پر کیا اثر ہوا۔

تخلیقی اظہار/توصیف

1۔ ''قرآن شریف'' حفظ کرنے والوں کی توصیف بیان کرتے ہوئے چند جملے لکھیے۔

یا

2۔ اپنے امتحانات کی تیاری کا تذکرہ کرتے ہوئے دوست کو خط لکھیے۔

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے جملوں میں خط کشیدہ لفظ کے صحیح جواب کو توسین میں لکھیے۔

1۔ گاندھی جی چرخے پر روئی کاتتے تھے۔ (   )

a) روئی توڑنا   b) روئی جمع کرنا   c) روئی چننا   d) چرخے پر روئی سے سوت بنانا

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

2۔ امام ابوحنیفہ کی فراست بہت مشہور تھی۔ (   )

a) تیز فہمی، دانائی، ہوشیاری b) ڈر، خوف، بزدلی

c) اچھا، برا، بھلا d) غلط فہمی، غلط معنی، غلط مفہوم

3۔ ویران مقامات پر جانے سے لوگ گھبراتے ہیں۔ (   )

a) خوبصورت b) غیر آباد c) مشہور d) اچھی

4۔ انسان ہمیشہ نت نئی چیزوں کی دریافت کی ٹوہ میں لگا رہتا ہے (   )

a) تلاش b) گمراہ c) اچھا d) برا

ب) ذیل کے پیراگراف میں خط کشیدہ الفاظ کے واحد کی جمع اور جمع کی واحد تلاش کر کے لکھیے۔

گھڑسواروں نے قافلے والوں کو حکم دیا کہ وہ اپنا تمام سامان اور دیگر قیمتی اشیا ایک طرف، ڈھیر لگا دیں۔ حکم کی تعمیل کئے بغیر کوئی چارہ نہ تھا۔ ذرا سی دیر میں تمام قافلے والے اپنے کل مال و دولت سے محروم ہو چکے تھے۔ اب ڈاکو لوٹا ہوا سامان باندھنے میں مصروف تھے۔

1۔ شئے 2۔ قافلہ 3۔ اموال 4۔ احکام

قواعد

ا۔ حروف یا حروف تہجی

''ا'' سے ''ی'' تک ہوتے ہیں۔ جن کو سادہ آواز والے حروف کہتے ہیں۔ جن کی تعداد 36 ہے۔

ا ، ب ، پ ، ت ، ٹ ، ث

ج ، چ ، ح ، خ

د، ڈ، ذ، ر، ڑ، ز، ژ

س، ش، ص، ض، ط، ظ

ع، غ، ف، ق، ک، گ

ل، م، ن، و، ہ، ی، ے

SCERT TELANGANA

II۔ ذیل کے الفاظ پڑھیئے۔

کتاب　　قلم　　اسکول　　موسم　　محمود

مندرجہ بالا تمام الفاظ حروف کے بامعنی مجموعے ہیں۔

III۔ بامعنی الفاظ لکھئے۔

....　　..................　　..................　　..................　　..................

IV۔ ذیل کے الفاظ و معنی پڑھیئے۔

الف

لفظ	معنی
شب	رات
اجل	موت
بندگی	عبادت
احمق	بے وقوف

ب

لفظ	معنی
شبِ معراج	معراج کی رات
ہم سفر	سفر کا ساتھی
دین دار	دین کا پابند
بدنصیب	بدقسمت

☆ حصہ ''الف'' کے الفاظ مفرد ہیں۔ جو مکمل معنی دے رہے ہیں

☆ حصہ ''ب'' کے الفاظ دو لفظوں سے مل کر بنتے ہیں۔ دونوں لفظ ملکر معنی دے رہے ہیں۔

مفرد لفظ: واحد (ایک) بامعنی لفظ کو ''مفرد لفظ'' کہتے ہیں۔

مرکب لفظ: دو بامعنی لفظوں کا ایک ساتھ ادا ہونا ''مرکب لفظ'' کہلاتا ہے۔

SCERT TELANGANA

7۔ ذیل کے الفاظ میں مفرد اور مرکب الفاظ کی نشاندہی کیجیے۔

مفرد الفاظ لکھیے ۔

....

مرکب الفاظ لکھیے ۔

....

لسانی سرگرمیاں /منصوبہ کام

اسی طرح کا ایک واقعہ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی زندگی میں بھی پیش آیا اپنے استاد یا اپنے بزرگوں سے پوچھ کر لکھ کر لائیے ۔

زرین قول

امام غزالیؒ

سب انسان مردہ ہیں، زندہ وہ ہے جو علم والے ہیں۔
سب علم والے سوئے ہوئے ہیں، بیدار وہ ہیں جو عمل والے ہیں۔
تمام عمل والے گھاٹے میں ہیں، فائدے میں وہ ہے جو اخلاص والے ہیں
سب اخلاص والے خطرے میں ہیں، کامیاب وہ ہیں جو تکبر سے پاک ہیں

SCERT TELANGANA

پڑھیے لطف اٹھائیے۔

ماھر نجومی

ایک دن پر ماندیّا نے اپنے شاگرد رنگیّا کو لکڑیاں لانے کے لیے جنگل بھیجا۔شاگرد جنگل میں ایک بڑے درخت پر چڑھ گیا اور ایک شاخ پر بیٹھ کر اس کو کاٹنا شروع کیا۔

راستہ گزر رہے ایک مسافر نے اُس شاگرد کی حالت کو دیکھ کر زور سے چیختے ہوئے کہا۔''ارے بیوقوف! درخت کی جس شاخ پر بیٹھا ہے اُسی کو کاٹ رہا ہے؟ نیچے گرا تو منہ کے دانت ٹوٹ جائیں گے۔

رنگیّا نے غصہ میں جواب دیا جا جا بوڑھے! مجھ کو کیا نصیحت کررہا ہے؟ درخت کی شاخ کو کس طرح کاٹا جاتا ہے میں اچھی طرح جانتا ہوں۔

بے وقوف کو سمجھانا مشکل ہے کہتے ہوئے مسافر آگے بڑھ گیا۔چار قدم آگے بڑھا ہی تھا کہ زوردار آواز سنائی دی۔ پر ماندیّا کا شاگرد ٹوٹے ہوئے درخت کی شاخ کے ساتھ زمین پر آ گرا اور جارہے مسافر کی جانب دیکھ کر کہا جناب! کچھ دیر رکیئے مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔یہ کہتے ہوئے وہ مسافر کے قریب پہنچ گیا اور کہا۔''میں نیچے گروں گا یہ آپ نے کس طرح جانا''؟ ہمارے اُستاد سے ہم بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔آپ بہت بڑے نجومی معلوم ہوتے ہیں۔لہٰذا یہ بتلایئے کہ ہمارے اُستاد کا انتقال کب ہوگا تا کہ ہم اپنے دلوں کو تھام کر رکھیں۔

بے وقوف شاگرد کی باتوں کو سن کر مسافر محظوظ ہوتے ہوئے کہا۔''آپ کے اُستاد کا دل جب حرکت کرنا بند کردے گا تب آپ کے اُستاد کا انتقال ہوجائے گا''رنگیّا دوڑا دوڑا اپنے اُستاد کے پاس پہنچا اور تمام واقعہ کو دُہرایا۔ پر ماندیّا کے دل پر ان باتوں کا گہرا اثر ہوا اور کچھ سوچتے ہوئے کہا۔''مسافر ضرور کوئی بڑا نجومی معلوم ہوتا ہے۔''

مجھ کو اپنے دل کی حرکت کو جانچتے رہنا چاہیے یہ کہتے ہوئے پر ماندیّا اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر ٹٹولنا شروع کیا۔ کروٹ بدل ہی رہا تھا کہ پلنگ سے نیچے گر گیا اور اپنے شاگردوں کو آوازیں دینا شروع کردیا۔

شاگردو! آپ تمام میرے قریب آجاؤ۔ مجھ کو چاہنے والی میری بیوی کو بھی بلاؤ اور چیخ کر کہا''میرے مرنے کا

SCERT TELANGANA

وقت قریب آچکا ہے۔میرے دل کی حرکت بند ہوگئی ہے‘‘

تمام شاگرد دوڑتے ہوئے اُستاد کے قریب جمع ہوگئے ۔ پر مانندیّا کی بیوی شاگردوں کے رونے کی آواز سن کر دوڑی دوڑی آئی۔ پر مانندیّا کی آنکھوں میں آنسو تھے وہ کہہ رہے تھے’’میرا آخری وقت آپہنچا ہے‘‘۔

پر مانندیّا کی بیوی ہنسنے لگی۔ بیوی کی اس حرکت پر تمام شاگردوں کو تعجب ہوا کہنے لگے جب تمہارے دل کی حرکت بند ہوجائے گی تو تم بات کرنے کے قابل نہیں رہوگے اور کہا ٹھیک ہے’’تم نے کس طرح اپنے دل کی حرکت کو جانچا۔‘‘

پر مانندیّا نے جواب دیا یہ دیکھو!اس طرح کہتے ہوئے اپنے سینے کے دائیں جانب ہاتھ رکھ کر بتلایا۔

بیوی نے کہا اب آپ اپنی بائیں جانب ہاتھ رکھ کر دیکھیے یہ کہتے ہوئے وہ باورچی خانے کی جانب چلی گئی۔

پر مانندیّا نے اپنی بیوی کے کہنے کے مطابق عمل کیا اور کہا تعجب ہے دل تو حرکت کررہا ہے اور اپنے شاگردوں سے کہا اب مجھ کو کچھ ڈر نہیں۔

پر مانندیّا کی موت کے منہ سے واپسی پر تمام شاگرد خوشی سے جھوم اُٹھے اور خوشیاں منائیں۔

//☆☆☆//

SCERT TELANGANA

7۔ نوعِ بشر سے محبت

شاعر: نظم طباطبائی

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

سوالات:

1۔ ان تصویروں میں کیا دکھائی دے رہا ہے؟
2۔ آپ نے کبھی ان لوگوں کی مدد کی ہے تو اسے سنائے؟
3۔ آپ کن کن لوگوں کی مدد کرنا پسند کرتے ہیں؟
4۔ لوگ ایک دوسرے کے کیوں کام آتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

مقصد

موجودہ دور میں خودغرضی، لالچ اور بے حسی عام ہوتے جارہی ہے اور انسانیت، آپسی محبت رواداری کے اقدار گھٹتے جارہے ہیں۔ ایسے میں انسانیت سے محبت اور ایک دوسرے کے کام آنے کے جذبات کو پروان چڑھانا اس نظم کا مقصد ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق صنف نظم سے ہے جس کے شاعر سید حیدر علی نظم طباطبائی ہیں۔اس نظم کا انتخاب۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق کی تصاویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ پڑھائے جانے والے سبق کو توجہ سے سنئے اور تصاویر کے ذریعہ حاصل ہوئی معلومات کا کہانی سے تقابل کیجیے۔
3۔ نظم پڑھیے اور بتائیے کہ آپ کو معلوم نکات نظم میں موجود ہیں یا نہیں۔
4۔ نظم پڑھیے، نامعلوم الفاظ کو خط کشید کیجیے۔
5۔ خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ/لغت میں دیکھیے یا اپنے استاد سے معلوم کیجیے۔

SCERT TELANGANA

شاعر کا تعارف

سید حیدر علی نظم طباطبائی لکھنو میں ۱۸۵۲ء میں پیدا ہوئے۔ طباطبائی ماہر استاد اور شاعر تھے اپنی ذہانت کی وجہ سے بہت جلد عربی، فارسی علوم کی تکمیل کرلی۔ شاہ اودھ کے شہزاوں کے اتالیق مقرر ہوئے۔ آخر میں عثمانیہ یونیورسٹی کے دارالترجمہ میں ناظر ادبی کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ انہوں نے اردو میں کئی انگریزی نظموں کے منظوم ترجمے اتنی کامیابی کے ساتھ کیے کہ ان پر اصل کا دھوکا ہوتا ہے۔ انہیں زبان و بیان پر قدرت حاصل تھی۔ ان کی وفات 1933ء میں ہوئی۔

مندرجہ ذیل نظم بھی انگریزی شاعر ''لی ہنٹ'' کی نظم کا ترجمہ ہے اس میں حضرت ابراہیم بن ادھمؒ کے قصے کے ذریعہ یہ بتایا گیا ہے کہ بنی نوع انسان سے محبت بھی افضل ترین عبادت ہے۔

ابو بنِ ادھم پر رحمت خدا کی ہوا خوابِ شیریں سے بیدار اک شب
وہ کیا دیکھتا ہے کہ نورِ قمر سے درخشاں ہیں کمرے میں دیوار و درسب
وہاں رونق افروز ہے اک فرشتہ کتاب طلائی میں کچھ لکھ رہا ہے
ابو نے نہایت دلیری سے پوچھا بتا اے فرشتہ! یہ تحریر کیا ہے
اٹھایا فرشتے نے سر اپنا فوراً نظر کی ابو پر بصد مہربانی
بتایا کہ یہ نام ان اشخاص کا ہے جنہیں حق سے ہے الفت غیر فانی

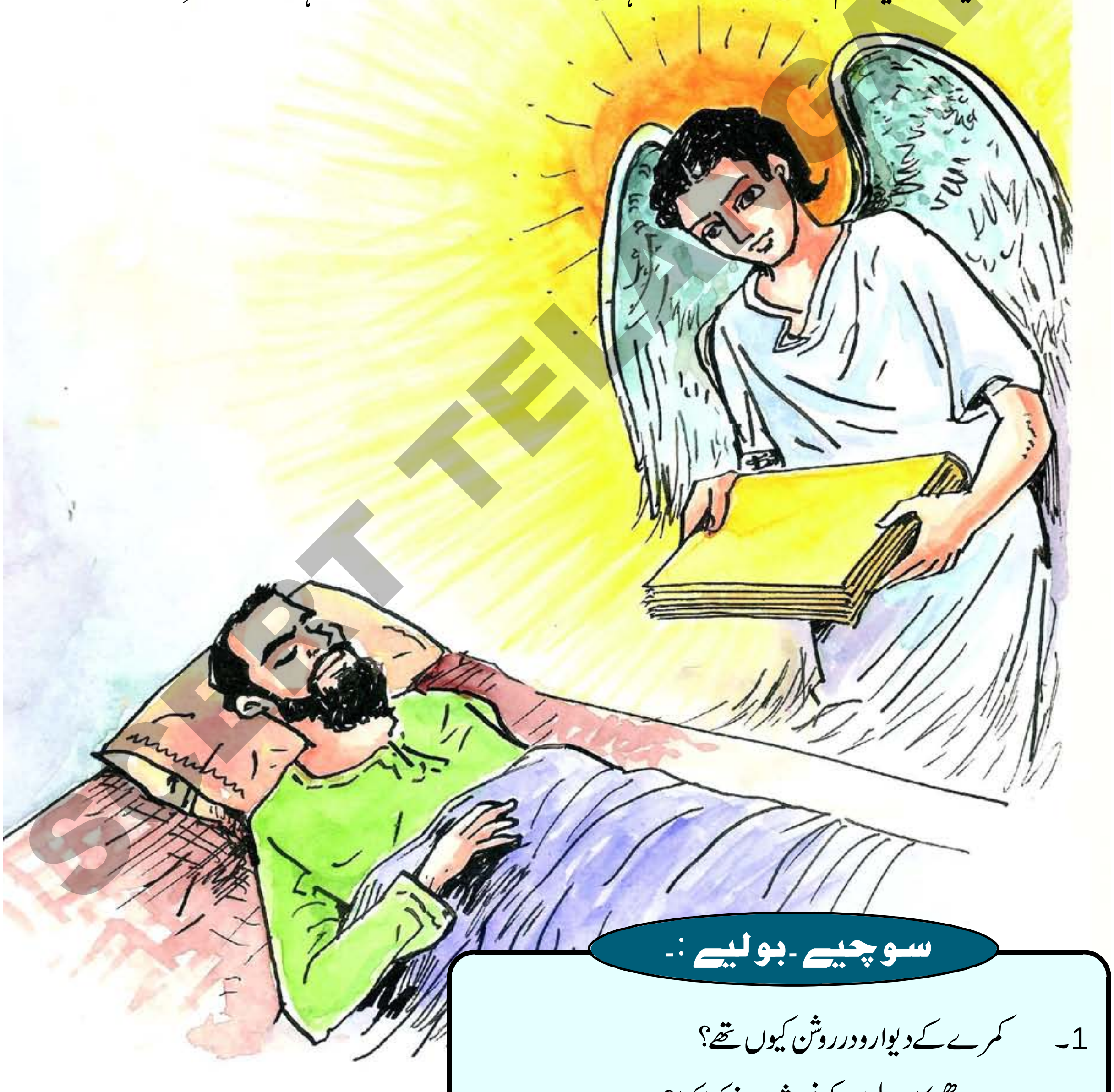

SCERT TELANGANA

سوچیے ۔بولیے :۔

1۔ کمرے کے دیوار و در روشن کیوں تھے؟

2۔ ابو بن ادھم کا سوال سن کر فرشتے نے کیا کیا؟

3۔ فرشتہ کتاب طلائی میں کیا لکھ رہا تھا؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

II

ابو نے کہا'' کیا مرا نام بھی ہے؟
ہلایا فرشتے نے انکار کا سر

یہ معلوم کرکے وہ آہستہ بولا
مگر اس کا دل مطمئن تھا سراسر

مجھے کم سے کم ایسے لوگوں میں لکھ دے
جو کرتے ہیں نوع بشر سے محبت

فرشتے نے یہ بات منظور کرلی
لکھا نام اس کا ہوا واں سے رخصت

SCERT TELANGANA

سوچیے۔بولیے :۔

1۔ ابوبن ادھم کا دل کیوں مطمئن تھا؟

2۔ انسانوں کے مابین آپسی پیار و محبت کیوں ضروری ہے؟

III

مگر دوسری رات پھر وہ فرشتہ
بہت شادماں ہوکے کمرے میں آیا
ابو بن ادھم معاً جاگ اٹھا
کچھ اس قسم کی روشنی ساتھ لایا
دکھائے ان اشخاص کے نام اس نے
جنھیں عشق حق نے مشرف کیا تھا
''ابو بن ادھم'' مگر سب سے پہلے
کتاب طلائی میں لکھا ہوا تھا

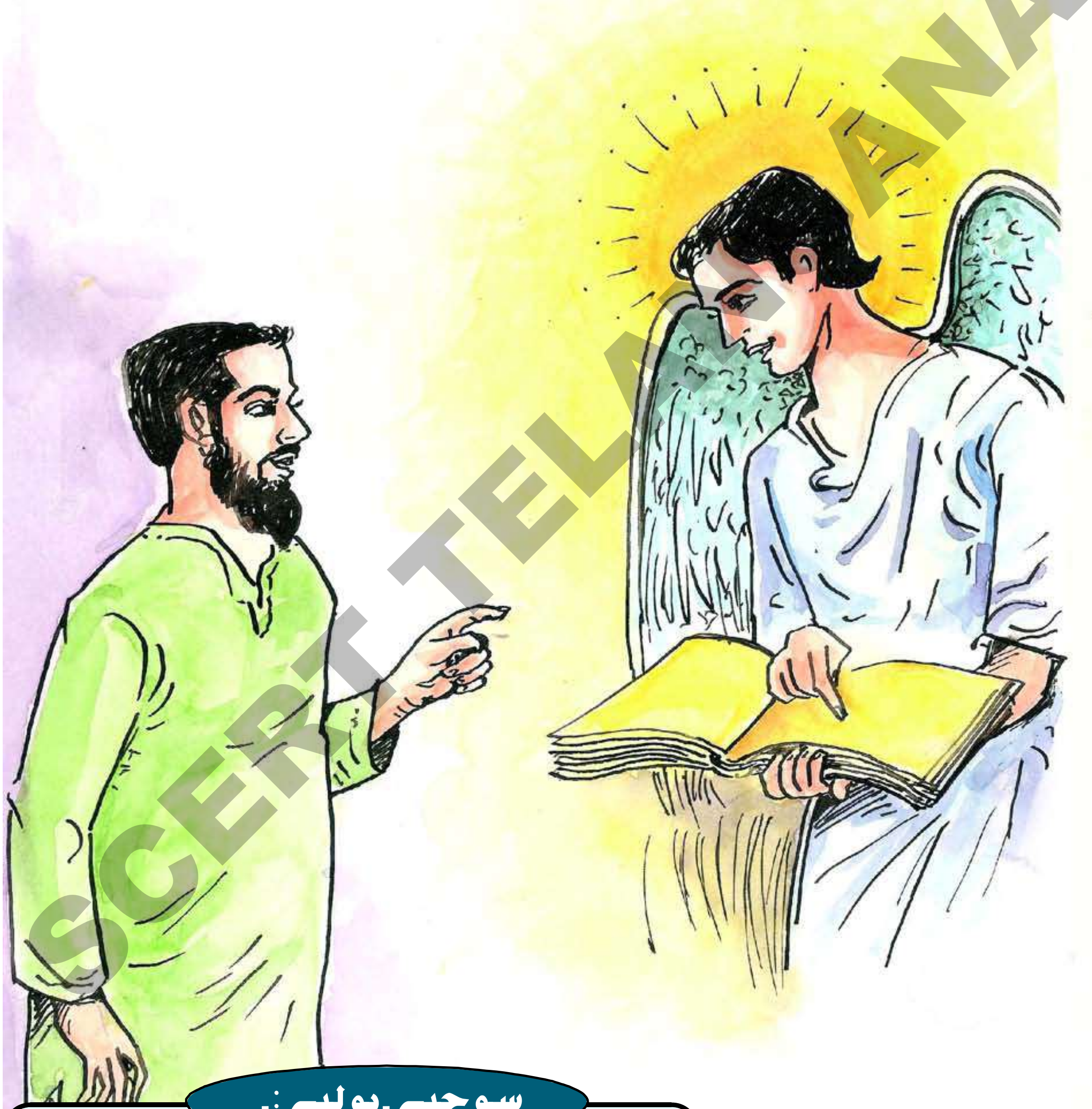

سوچیے ۔بولیے :۔

1۔ دوسری رات کو فرشتے کے خوش ہونے کی کیا وجہ تھی؟
2۔ کتاب طلائی میں ابو بن ادھم کا نام سب سے پہلے کیوں لکھا گیا تھا؟

SCERT TELANGANA

خلاصہ:۔

شاعر لکھتا ہے کہ ایک رات ابو بن ادھم کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ کمرے کے دیوار و در سب روشن ہیں اور کمرے میں ایک فرشتہ بیٹھے ایک سنہری کتاب میں کچھ لکھ رہا ہے۔ ابو بن ادھم نے فرشتے سے پوچھا کہ وہ کیا لکھ رہا ہے۔ فرشتے نے ابو بن ادھم کو بڑی محبت سے جواب دیا کہ وہ ایسے لوگوں کے نام لکھ رہا ہے جو خدا سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔

ابو بن ادھم نے فرشتے سے دوبارہ پوچھا کہ کیا اس میں میرا نام بھی لکھا ہوا ہے تو فرشتے نے انکار میں جواب دیا۔ اس کے باوجود ابو ابن ادھم کا دل مطمئن تھا کیونکہ وہ انسانوں سے محبت کرنے والا آدمی تھا اسی لئے وہ فرشتہ سے کہتا ہے کہ میرا نام کم از کم ایسے لوگوں میں لکھ دے جو انسانوں سے محبت کرتے ہیں۔ فرشتے نے ابو ابن ادھم کی یہ بات منظور کر لی اور چلا گیا۔

دوسری رات وہ فرشتہ خوشی خوشی کمرے میں آیا۔ اس کے نور سے کمرہ جگمگا اٹھا تو ابو ابن ادھم کی آنکھ کھل گئی۔ فرشتے نے ابو ابن ادھم کو ان لوگوں کے نام دکھائے جنہیں اللہ تعالیٰ نے کامیاب قرار دیا اور وہ اللہ کے پسندیدہ بندوں میں شامل ہو گئے۔ ابو بن ادھم نے دیکھا کہ ان لوگوں میں سب سے پہلے ''ابو بن ادھم'' کا نام لکھا ہوا تھا۔

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہارِ خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

1۔ ابو بن ادھم کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

2۔ آپ نے کوئی اچھا خواب دیکھا ہے۔ تو اسے سنائیے۔

روانی سے پڑھنا۔ فہم حاصل کرنا

(الف)۔ ذیل کے الفاظ کن اشعار میں ہیں انہیں تلاش کر کے پڑھیے۔

درخشاں   شادماں   نوعِ بشر   نورِ قمر   کتابِ طلائی

(ب)۔ ذیل کا مطلب رکھنے والے مصرعوں کی نشاندہی کیجئے۔

(1) ابوبن ادھم کی خواہش کو فرشتے نے قبول کرلیا۔

(2) جولوگ اللہ سے بہت زیادہ محبت کرتے ہیں۔

(3) وہ لوگ جو انسانوں سے محبت رکھتے ہیں۔

(4) ایک فرشتہ کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔

(ب)۔ ذیل کے اشعار پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

قرب کے نہ وفا کے ہوتے ہیں
سارے جھگڑے انا کے ہوتے ہیں

بات نیت کی ہے صرف ورنہ
وقت سارے دعا کے ہوتے ہیں

بھول جاتے ہیں، مت برا کہنا
لوگ پتلے خطا کے ہوتے ہیں

فیض احمد فیض

1۔ مندرجہ بالا اشعار کس شاعر کے ہیں؟

2۔ سارے جھگڑے کس وجہ سے ہوتے ہیں؟

3۔ دعا کی قبولیت کس چیز پر منحصر ہوتی ہے؟

4۔ لوگوں کو خطا کے پتلے کیوں کہا گیا ہے؟

SCERT TELANGANA

II۔ اظہار مافی الضمیر ۔تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) ذیل کے سوالات کے جواب چار تا پانچ جملوں میں لکھیے ۔

1۔ نیک لوگوں کو کیسے پہچانا جا سکتا ہے؟

2۔ ابو بن ادھم اپنا نام کن لوگوں میں لکھوانا چاہ رہے تھے اور کیوں؟

3۔ اللہ تعالیٰ کیسے لوگوں کو اپنے پسندیدہ بندے قرار دیتا ہے؟

(ب) ذیل کے سوالات کے جواب دس سطروں میں لکھئے۔

1۔ اللہ تعالیٰ کن کن صفات والوں کو پسند کرتے ہیں؟

2۔ لوگوں میں ایک دوسرے کی خدمت کا جذبہ نہ ہوتو کیا ہوگا؟

تخلیقی اظہار / توصیف

1۔ پڑھی گئی نظم کو مکالمے کی شکل میں لکھئے۔

2۔ فلاحی خدمات انجام دینے والی کسی ایسی شخصیت کی تعریف اور توصیف کرتے ہوئے چند جملے لکھیے، جنہیں آپ جانتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف) ذیل کے پیراگراف کو پڑھئے۔اس میں خط کشیدہ الفاظ کے مترادفات لکھتے ہوئے پیراگراف کو دوبارہ لکھئے۔

انور اور احمد دونوں طلائی زیورات کا کاروبار کرتے تھے۔دونوں بڑے اچھے رفیق تھے۔ان دونوں میں بڑی الفت تھی۔ایک مرتبہ وہ کاروبار کے سلسلے میں شہر کے لئے روانہ ہوئے۔راستے میں ڈاکوؤں نے ان کا راستہ روکا۔ان دونوں نے بڑی دلیری سے ڈاکوؤں کا مقابلہ کیا اور انہیں مار بھگایا۔اپنی اس کامیابی پر وہ بڑے شادماں ہوئے۔

(ب) ذیل کے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے۔

1) درخشاں: ....

2) شادماں ....

3) سراسر ....

4) معاً ....

قواعد

☆ نظم میں آپ نے یہ الفاظ پڑھے ہیں۔

الفاظ	معنی
نوعِ بشر	انسان کی نوع
ابنِ ادھم	ادھم کا بیٹا

ان الفاظ کے معنی پر غور کیجیے۔

پہلا لفظ ''نوع'' اور دوسرا لفظ بشر جس کے معنی انسان کی نوع ہے۔

دونوں لفظ کے درمیان میں ''کی'' آرہا ہے وہ پہلے لفظ کے نیچے جو زیر ہے اس کی وجہ سے کی کے معنی پیدا ہو رہے ہیں۔

اسی طرح ابنِ ادھم کے معنی ادھم کا بیٹا ہے۔

مرکب اضافی کی تعریف: ایسا مرکب لفظ جس کے پہلے لفظ کے آخری میں کسرہ اضافت (زیر) کی وجہ سے کا کے کی کے معنی پیدا ہو رہے ہیں اور معنی کے لحاظ سے پہلا لفظ دوسرا اور دوسرا لفظ پہلا بن جائے ''مرکب اضافی'' کہتے ہیں۔

SCERT TELANGANA

مشق I: ان الفاظ کو کھول کر لکھیے۔

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
آبِ زم زم	زم زم کا پانی	روزِ قیامت	....
دردِ دل	....	زورِ بازو	....
نظرِ کرم	....	نگاہِ شوق	....
دردِ سر	....	شبِ معراج	....
ہلالِ عید	....	شبِ قدر	....

مشق II: ان الفاظ کو علامت کسرہ کے ساتھ تبدیل کیجیے۔

الفاظ	علامت کسرہ والے الفاظ	الفاظ	علامت کسرہ والے الفاظ
قدر کی رات	شبِ قدر	خدا کا نور	....
محشر کا دن	....	رسول کی اطاعت	....
حق کا راستہ	....	مشرق کا شاعر	....
اللہ کے رسول	....	فلک کی گردش	....
قیامت کا دن	....	الفت کا راز	....

لسانی سرگرمیاں / منصوبہ کام

1) آپ کے علاقے کے کسی فلاحی ادارے کے بارے میں معلومات جمع کیجیے۔ جو غریبوں محتاجوں، معذوروں اور بے سہارا لوگوں کی خدمت کرتا ہے اور اسے کمرہ جماعت میں پیش کیجیے۔

زریں قول

تم میں بہترین انسان وہ ہے جو دوسروں کو نفع پہنچاتا ہو۔

SCERT TELANGANA

ڈاکٹر امبیڈکر

ڈاکٹر امبیڈکر 14/اپریل 1891ء کو مہاراشٹر کے ایک مہار خاندان میں پیدا ہوئے۔انہوں نے بچپن ہی سے چھوت چھات کی مصیبتیں برداشت کیں۔ایک دفعہ وہ اسکول جارہے تھے کہ راستے میں بہت زور کی بارش شروع ہوگئی۔وہ ایک مکان کی دیوار کے سہارے کھڑے ہونا چاہتے تھے۔اس مکان کی خاتون نے انہیں غصہ سے ڈانٹا اور بارش ہی میں وہاں سے چلے جانے پر مجبور کردیا۔ کیونکہ وہ خاتون اعلیٰ ذات کی تھیں۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ چھوٹی ذات کا کوئی فرد اس کے مکان کی دیوار کے پاس کھڑا رہے۔

امبیڈکر کا اصلی نام بھیم راؤ سپکاڑ تھا۔بھیم راؤ اپنے استادوں کا بے حد احترام کرتے تھے۔ستارا کے ہائی اسکول میں امبیڈکر نامی ایک استاد تھے۔وہ ذات پات کی تفریق کو نہیں مانتے تھے اور سب کے ساتھ برابری کا سلوک کرتے تھے۔وہ بھیم راؤ کو بہت چاہتے تھے۔استاد اور شاگرد کا یہ رشتہ ایسا مضبوط ہوا کہ آگے چل کر وہ بھیم راؤ سپکاڑ سے بھیم راؤ امبیڈکر بن گئے۔

تعلیم حاصل کرنے کے لیے امبیڈکر کو کئی رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا۔مگر ان کے دل میں علم حاصل کرنے کا شوق اور محنت کا جذبہ تھا۔اس لئے وہ آگے ہی بڑھتے گئے۔آخر کار اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے انہیں انگلستان جانے کا موقع مل گیا۔

انگلستان سے لوٹنے کے بعد ڈاکٹر امبیڈکر نے ملک سے چھوت چھات اور ذات پات کی تفریق مٹانے کے لیے کوششیں شروع کردیں۔چھوت چھات کی اس لعنت نے ملک کو کافی نقصان پہنچایا۔اس کی وجہ سے ملک کا ایک بڑا طبقہ غربت اور جہالت کا شکار رہا۔امبیڈکر نے ہریجنوں پر ہونے والے ظلم اور ناانصافیوں کے خلاف آواز اٹھائی۔گاؤں گاؤں اور شہر شہر دورہ کرکے ہریجنوں کو بیدار کیا۔ان کے دل سے خوف دور کرکے ان میں خود اعتمادی پیدا کی۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

ڈاکٹر امبیڈکر کا خیال تھا کہ سماج میں باعزت زندگی گزارنے کے لیے تعلیم بے حد ضروری ہے تعلیم برائیوں کو ختم کر دیتی ہے۔انہوں نے ہریجنوں کو تعلیم دلانے کے لیے کئی مدرسے اور کالج کھولے۔مردوں کے ساتھ عورتوں پر بھی توجہ دی۔انہیں سماج میں مساوی حقوق دلائے۔

ڈاکٹر امبیڈکر نے ہمیشہ قومی اتحاد پر زور دیا۔ان کا اہم کارنامہ ہمارے ملک کا دستور ہے۔جب ہمارا ملک آزاد ہوا تو اس کا دستور بنانے کی ذمہ داری ڈاکٹر امبیڈکر کو سونپی گئی۔انہیں بھارت کے دستور کا معمار بھی کہتے ہیں۔بھارت کا یہ عظیم رہنما 5دسمبر 1954 کو اس دنیا سے چل بسا۔

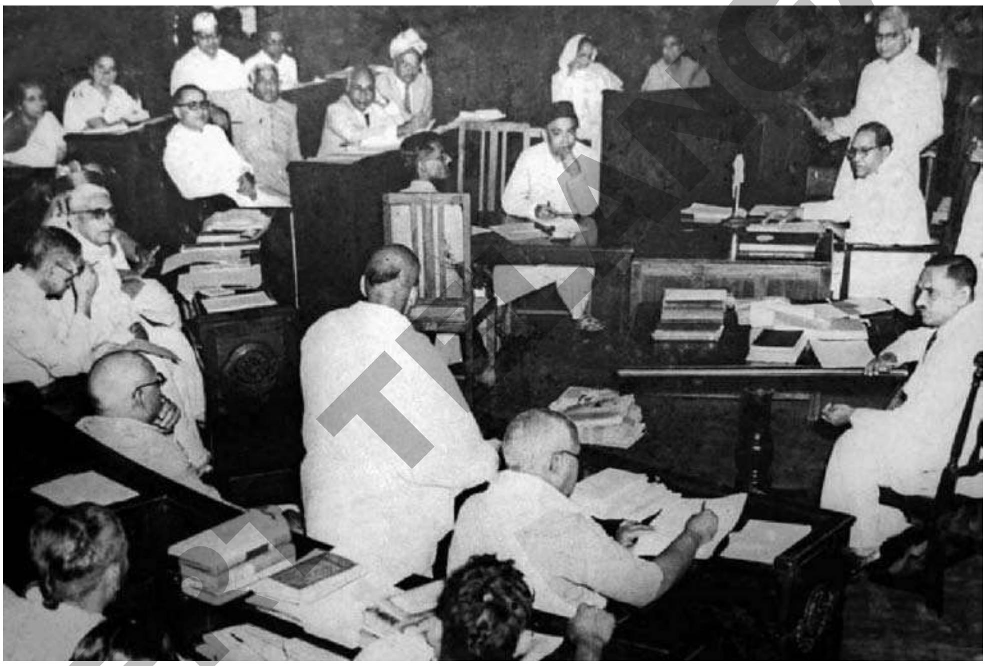

ڈاکٹر بی آر امبیڈکر، دستور ہند کے مسودہ کی تیاری کے دوران..............................ایک یادگار منظر............

SCERT TELANGANA

8۔خوددارلوگ

ذیل کی تصویر دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

سوالات:

1۔ پہلی تصویر میں شخص کیا کر رہا ہے؟

2۔ دوسری تصویر کا شخص کیا کر رہا ہے؟

3۔ دونوں تصویروں میں آپ نے کیا فرق محسوس کیا؟

4۔ ان دونوں تصاویر میں آپ کو کونسی تصویر پسند آئی۔ کیوں؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

مقصد

اس کہانی میں ایک طرف بیوہ عورت کی خودداری کو بتایا گیا ہے جومحنت ومشقت کرتے ہوے اپنے بچوں کا پیٹ پالتی ہے تو دوسری جانب ایک غریب اور بیمار بچے کے باپ کی احساسِ ندامت اور ایثار وقربانی کے جذبہ کو ظاہر کیا گیا ہے۔اس کہانی کا مقصد طلبا میں خودداری، ایثار وقربانی کا جذبہ، ہمدردی اور سچائی جیسے اقدار کو پیدا کرنا ہے۔

سبق کی تفصیلات

اس سبق کا تعلق نثر کے حصے کہانی سے ہے یہ ایک فلسطینی کہانی ہے۔جس سے ہمیں ایثار وقربانی اور خودداری کا درس ملتا ہے۔

طلبا کے لیے ہدایات

1۔ سبق کے تصاویر کا مشاہدہ کیجیے اور اس سے متعلق گفتگو کیجیے۔
2۔ پڑھائے جانے والے سبق کو توجہ سے سنیے اور تصاویر کے ذریعہ حاصل ہوئی معلومات کا کہانی سے تقابل کیجیے۔
3۔ کہانی کو پڑھیے اور بتائیے کہ آپ کو معلوم نکات اس میں موجود ہیں یا نہیں۔
4۔ کہانی پڑھیے، نامعلوم الفاظ کو خط کشید کیجیے۔
5۔ خط کشیدہ الفاظ کے معنی فرہنگ/لغت میں دیکھئے یا اپنے استاد سے معلوم کیجیے۔

SCERT TELANGANA

I

صالح ابوعلی اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ایک بار پھر اذیت ناک مشقت کے لیے اپنے آپ کو تیار کرنے لگا۔اس نے اپنے ہاتھوں کی انگلیوں پر پھونکیں ماریں تاکہ انگلیاں کچھ گرم ہو جائیں اس کے بعد اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو رگڑا اور پھر اپنے چھکڑے میں جٹ گیا جس میں مولیوں کی بوریاں بھری ہوئی تھیں اور پھر سر اٹھا کر قدموں کی مضبوطی سے زمین پر جماتے ہوے پوری قوت کے ساتھ چھکڑے کو ڈھکیلتا ہوا چل پڑا۔اس کی رفتار سست تھی اور اس کی ٹانگیں یوں چل رہی تھیں جیسے کوئی سائیکل سوار ٹانگیں چلاتا ہے۔

اس کے چہرے پر نقاہت صاف نظر آرہی تھی۔ سر کے چھدرے بال چھوٹی گول ٹوپی سے نظر آرہے تھے۔ سبزی منڈی سے گزرتے ہوئے اپنے چھکڑے کے لیے راستہ بنانے کے لیے وہ چلا رہا تھا۔ ''ہٹو راستہ دے دو۔ راستہ دے دو بھائیو نہیں تو چھکڑے کے نیچے آجاؤ گے۔''

جب وہ شہر کے پرہجوم بازاروں سے نکل آیا تو ایک تنگ گلی میں جا پہنچا۔ اس گلی کے ایک طرف قبرستان تھا اور ڈھلوان راستہ فلسطینی مہاجروں کے کیمپ کی طرف جاتا تھا۔ جب تک وہ اپنے ہی پسینے میں نہا چکا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ہر عضو اور اعصاب شل ہو کر رہ گئے ہیں۔ اس کے قدم میکانیکی انداز میں خود بہ خود اٹھ رہے تھے۔

یوں تھکا ماندہ نقاہت زدہ چھکڑے کو گھسیٹتے چلا جارہا تھا۔ اس کے ذہن میں ایک دھندلا سا ہیولا آیا۔ اس کے بیٹے کا ہیولا تھا۔ اکلوتا بیٹا جو دو ماہ پہلے پیدا ہوا تھا یہ بیٹا چار بیٹیوں کے بعد دنیا میں آیا تھا۔ صالح ابوعلی کے سینے میں درد کی لہر اٹھی۔ اس کا یہ بچہ بہت صحت منداور تروتازہ تھا اچانک بیمار پڑ گیا اور اس نے اس کے لیے جو دوائی خیراتی ہسپتال سے لی تھی وہ کارگر ثابت نہ ہوئی تھی۔ آج صبح جب وہ گھر سے نکلا تو اپنے پیچھے اپنے اس بیمار اور لاغر جسم والے بچے کو بخار میں پھنکتا ہوا چھوڑ کر آیا تھا۔

صالح ابوعلی نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا اس وقت اس کا چہرہ کرب اور اندرونی دکھ سے مسخ ہو رہا تھا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

سامنے موڑ تھا اور اونچائی بھی تھی۔ اس لیے اس چھکڑے کو کھینچنے کے لیے زیادہ وقت صرف کرنا پڑا اور پھر وہ اونچائی پر پہنچ کر ڈھلوانی راستے پر اترنے لگا تو اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا۔ اس نے سامنے دیکھا تھوڑی دور فلسطینی مہاجروں کا کیمپ تھا۔ اسے خیال آیا کہ اس وقت تمام بچے اسکول جاچکے ہوں گے اور اب وہ کسی بچے کی نہ آواز سن سکے گا نہ یہ اصرار کہ چچا صالح ....ہمیں چھکڑے پر سوار کرلو۔

سوچیے۔ بولیے :۔

1۔ صالح ابوعلی کون تھا اور کیا کرتا تھا؟

2۔ صالح ابوعلی نے کس طرح چھکڑا کھینچنے کی تیاری کی؟

3۔ صالح ابوعلی کس راستے سے گزرتا تھا؟

4۔ صالح ابوعلی کے ذہن میں کس بات کی کشمکش تھی؟

II

اس علاقے کے تمام بچے اسے چچا صالح کہتے تھے وہ انہیں چھکڑے پر سوار کرلیا کرتا تھا۔ وہ سیب جو بوریوں سے نکل کر چھکڑے میں گر پڑتے تھے ان میں بانٹ دیا کرتا تھا۔ جب کبھی اس کے پاس زیادہ پیسے آجاتے تھے تو وہ ان پیسوں سے ٹافیاں بانٹا کرتا تھا ان بچوں کا خیال آتے ہی اسے اپنے بیٹے کا خیال آیا۔ غم اور خوف نے بہ یک وقت اس کے دل پر حملہ کیا۔ وہ اپنے آپ کو بے بس اور لاچار محسوس کرنے لگا۔

کیمپ کی کچی گلیاں اور مٹی کے جھونپڑے سہ پہر کے وقت خاموش تھے۔ حتیٰ کہ اس کا دوست احمد حجام بھی دکان کے سامنے بنچ پر سویا ہوا تھا۔

محمد الصاہی سبزی فروش بھی اپنے دکان کے سامنے کرسی پر بیٹھا اونگھ رہا تھا اور اس کے منہ پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھیں۔ ابوشکری کی بکری بندھی تھی اور کچھ مرغیاں عین گلی کے درمیان میں کھڑی تھیں۔

اچانک صالح نے محسوس کیا کہ چھکڑا بے قابو ہو رہا ہے اور اس کے ہاتھوں کی گرفت کم زور پڑ گئی ہے۔ وہ اپنا توازن کھو بیٹھا اور زمین پر گر پڑا۔

وہ اچانک زمین سے اٹھا اور ایک لمحے میں وہ جان گیا کہ چمڑے کا جوا جسے وہ گلے میں ڈال کر چھکڑے کو کھینچتا ہے وہ ٹوٹ گیا ہے۔ چھکڑا ایک طرف لڑھک چکا ہے اور دو مرغیاں گلی کے درمیان تڑپ رہی ہیں۔

جب وہ ان مرغیوں کے قریب پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ان میں سے ایک مرغی کا بھیجہ زمین پر بکھرا پڑا ہے اور دوسری مرغی بھی گر چکی ہے۔ وہ خوف زدہ ہو گیا کیوں کہ دو مرغیاں اس کے چھکڑے کے نیچے آ کر ہلاک ہو چکی تھیں۔

بوکھلاتے ہوئے صالح ابوعلی نے ادھر ادھر دیکھا آس پاس کوئی نہیں تھا۔ اس نے تیزی سے چھکڑے کو سیدھا کیا، مولیوں کی

SCERT TELANGANA

بوریوں کو اٹھا کر چھکڑے میں رکھا، چمڑے کے جوئے کو گانٹھ دے کر گلے میں ڈالا اور تیزی سے چھکڑا کھینچ کر آگے بڑھ گیا۔ بالآخر وہ ابوالحسنات کی دکان تک جا پہنچا جہاں اسے مولیاں پہنچانی تھیں ۔اس کا چہرہ پیلا پڑا ہوا تھا۔ابوالحسنات نے اس سے پوچھا تمہارا چہرہ موسمبی کی طرح زرد کیوں ہے؟

صالح سے کوئی جواب نہ بن پڑاابوالحسنات نے کہا۔

آؤ.......................چائے کی ایک پیالی پی کر جانا۔

صالح ابوعلی کی آنکھوں کے سامنے مردہ مرغیاں آرہی تھیں ۔

جب وہ واپس آرہا تھا تو اپنے آپ کو ایک چور محسوس کرر ہا تھا۔اب چھکڑا خالی تھا اس کے باوجود اپنے آپ کو تھکا ہوا محسوس کرر ہا تھا۔وہ سوچ رہا تھا۔جانے یہ مرغیاں کس کی ہیں اور اگر مالک کو پتہ چل گیا کہ اس کی دو مرغیاں میرے چھکڑے کے نیچے آکر مری ہیں تو میں اس کی قیمت کس طرح ادا کروں گا؟

SCERT TELANGANA

سوچیے ۔بولیے :۔

1۔ صالح ابوعلی نے کب اپنے آپ کو بے بس اور لاچار محسوس کیا؟

2۔ حادثہ کا ذمہ دار کون تھا؟

3۔ حادثہ پیش آنے کی وجہ کیا تھی؟

4۔ حادثہ کے بعد صالح ابوعلی کی کیفیت کیا تھی؟

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

III

وہ جائے حادثہ سے کافی دور تھا۔اس نے وہاں لوگوں کا ہجوم دیکھا جو ایک کار کو گھیرے ہوئے تھے۔جب وہ قریب پہنچا تو اس نے اپنے دوست احمد حجام کی آواز سنی جو کار کے ڈرائیور پر غصہ جھاڑ رہا تھا۔کار ڈرائیور ہجوم میں کھڑا بوکھلایا ہوا تھا۔لوگ مختلف باتیں کر رہے تھے۔

تمہیں مرغیوں پر کار چڑھاتے ہوئے شرم نہ آئی۔

کار کا ڈرائیور چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

اللہ کی قسم............میں نے ان مرغیوں کو ہلاک نہیں کیا۔

اگر تم نے انہیں ہلاک نہیں کیا تو یہ کیسے مرگئیں۔جھوٹ بولتے ہو ہم تمہیں پولیس کے پاس لے جائیں گے۔وہیں فیصلہ ہوگا۔

صالح سمجھ گیا، کیا معاملہ ہے۔مرغیوں کی ہلاکت کا ذمہ دار اس کار کے ڈرائیور کو ٹھہرایا جارہا تھا۔

مرغیوں کی مالکین پر رحم کرو۔وہ یتیم بچوں کی ماں ہے بے چاری بیوہ زلیخا کی گزر اوقات تو مرغیوں کے انڈوں پر ہوتی ہے۔

صالح ابوعلی نے زلیخا کا نام سنتے ہی اپنے ہونٹ کاٹ لیے۔زلیخا نادار، بے آسرا اور بیوہ عورت تھی۔

ڈرائیور چیخ چیخ کر کہہ رہا تھا۔

میں قسم کھاتا ہوں یہ مرغیاں میری کار کے نیچے آکر نہیں مریں۔

یہ کہہ کر اس نے کار کا دروازہ کھولا۔کار میں بیٹھا اور کار اسٹارٹ کر کے تیزی سے کار کو وہاں سے بھگا لے گیا۔

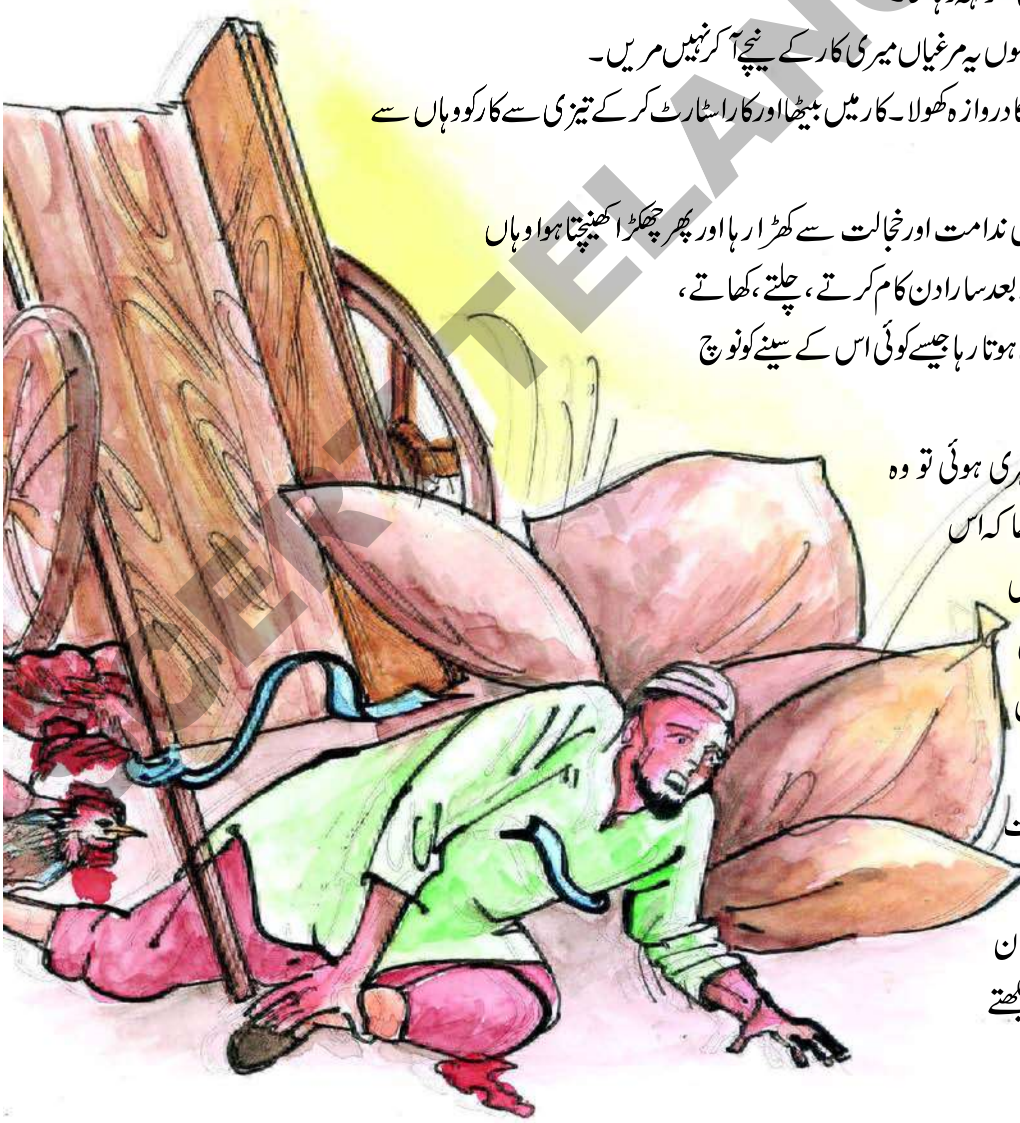

صالح وہاں ندامت اور خجالت سے کھڑا رہا اور پھر چھکڑا کھینچتا ہوا وہاں سے چل دیا۔اس کے بعد سارا دن کام کرتے، چلتے، کھاتے، پیتے اسے یوں محسوس ہوتا رہا جیسے کوئی اس کے سینے کو نوچ رہا ہے۔

جب شام گہری ہوئی تو وہ گھر لوٹا اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی بیمار بچے کی چار پائی کے پاس بیٹھی مکھیاں اڑا رہی ہے۔

''اب بچے کی طبیعت کیسی ہے؟

اس کی بیوی نے پریشان نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا!

SCERT TELANGANA

اسے خیراتی ہسپتال کی دوائیوں سے آرام نہیں آے گا ہمیں اسے فوراً شہر کے ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہیے۔

صالح ابوعلی تنکوں کی چارپائی پر بیٹھ گیا۔ چند لمحوں تک وہ اپنی بیوی کو دیکھتا رہا۔ وہ تھکی ہوئی، کمزور اور نحیف دکھائی دے رہی تھی۔ بچے کی علالت کی وجہ سے وہ پچھلی تین راتوں سے مطلق سونہ سکی تھی، صالح نے سوچا اگر میں مرجاؤں تو اسکا کیا بنے گا، یہ بیوہ ہوکر بچوں کو کس طرح پالے گی؟ اس کے ساتھ اسے بیوہ زلیخا کا خیال آ گیا۔

''کیا سوچ رہے ہو اب ہمیں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ بچے کو شہر کے کسی اچھے ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہیے۔ ٹھیک ہے۔ ڈاکٹر اپنی فیس لے گا دوائی مفت نہیں ملے گی، لیکن بچے کو تو آرام آ جائے گا'' .... اس کی بیوی کہہ رہی تھی۔

صالح ابوعلی چند منٹوں تک کچھ سوچتا رہا پھر کھڑا ہوگیا اور کچھ کہے بغیر گھر سے نکل گیا۔

سوچیے۔بولیے :۔

1۔ زلیخا کون تھی اسکا گزر بسر کس طرح ہوتا تھا؟

2۔ مرغیوں کے مالک کا نام سنتے ہی ابوعلی کے دل کی کیفیت کیا ہوگئی؟

3۔ ابوعلی کی بیوی نے بچے کی صحت کے متعلق کیا کہا؟

IV

کیمپ کی گلیاں مدھم روشنی سے تاریکی دور کرنے کی کوشش کررہی تھیں۔ اس مدھم روشنی میں چلتے ہوئے وہ ان سکوں کی گنتی کرنے لگا جو اس نے آج کمائے تھے۔ آج کی مشقت کی کمائی چالیس سیاستر تھی اور تیس سیاستر اس کے پاس پہلے سے موجود تھے اور اس کے پاس اس وقت کل ستر سیاستر تھے جو دو مرغیوں کی قیمت ہوتے ہیں۔ اس کے ذہن کو قرار سا آ گیا وہ اپنے دوست احمد حجام کی دوکان کے قریب پہنچا جو لیمپ جلا رہا تھا۔ اسی روشنی میں اس نے دیکھا کچھ فاصلہ پر زلیخا چلی آ رہی ہے۔ اس نے سر پر پانی کا برتن اٹھا رکھا ہے' اس کی آنکھیں مندی ہوئی تھیں چہرہ اداس ہے۔ صالح کے دل میں پھر درد کی ٹیس اٹھی اور وہ سوچنے لگا سارا دن یہ عورت کتنی مشقت کرتی ہے، کپڑوں کی سلائی کرتی ہے مرغیاں سنبھالتی ہے اور یوں بہ مشکل یتیم بچوں کے پیٹ بھرنے کے قابل ہوتی ہے۔ ایک بچہ اس کے ساتھ چلا آ رہا تھا جو صالح کو دیکھ کر چلایا۔

''چاچا صالح .... مجھے ایک سیب دے دو'' ۔ بھوک لگی ہے

صالح کا چہرہ سرخ ہوگیا وہ تیزی سے اپنے دوست حجام کی دوکان میں گھس گیا۔

ابوعلی کیسے ہو؟ احمد حجام نے پوچھا۔

صالح ابوعلی نے اداس لہجے میں کہا:

میں ایک اہم بات کرنے آیا ہوں

کیا بات ہے؟ احمد نے سنجیدگی سے پوچھا۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

صالح ابوعلی یوں تیز تیز بولنے لگا جیسے وہ بھاری بوجھ اپنے کندھوں سے اتار کر پھینکنا چاہتا ہو۔

وہ کار کا ڈرائیور نہیں .... میں تھا۔ جس کے چھکڑے کے نیچے آکر زلیخا کی مرغیاں ہلاک ہوئیں۔ احمد حیرت اور دلچسپی سے صالح ابوعلی کی باتیں سن رہا تھا۔

میں زلیخا کو قیمت ادا کرنا چاہتا ہوں۔ تم ابھی میرے ساتھ چلو۔

احمد خاموشی سے اس کے ساتھ چل پڑا۔ زلیخا کے گھر کا دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے صالح کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ اندر سے آواز آئی۔

''کون ہے''؟ پھر کسی نے تھوڑا سا دروازہ کھول کر دیکھا اور پھر دروازہ کھول دیا کیوں کہ زلیخا انہیں پہچان گئی تھی۔ وہ سر جھکائے گھر کے اندر داخل ہو گئے۔ زلیخا نے پوچھا بھائیو.................. کیا بات ہے؟

''بہن سب ٹھیک ہے گھبرانے کی کوئی بات نہیں غلطی سے بھائی صالح کے چھکڑے کے نیچے تمہاری مرغیاں آگئیں اب بھائی صالح ان کی قیمت چکانے آیا ہے''

صالح نے لڑکھڑاتی زبان میں کہا.................. اللہ جانتا ہے اس میں میری کوئی غلطی نہ تھی اچانک یہ حادثہ ہو گیا تھا''

''بہن'، صالح ابوعلی .... مرغیوں کی قیمت ادا کرنا چاہتا ہے۔ احمد حجام نے ایک بار پھر کہا۔

چند منٹوں تک خاموشی چھائی رہی پھر زلیخا نے کہا۔

''ہماری خودداری اجازت نہیں دیتی کہ حادثے میں مرنے والی مرغیوں کے نقصان کی قیمت وصول کریں۔ اللہ ہمیں اس دنیا اور آخرت میں معاف کر دے میرے بچوں کی زندگی کی دعا کرنا میں تمہارے بیمار بچے کی صحت کے لیے دعا کرتی ہوں۔ ہم سب ایک سے ہیں۔

''خدا حافظ''

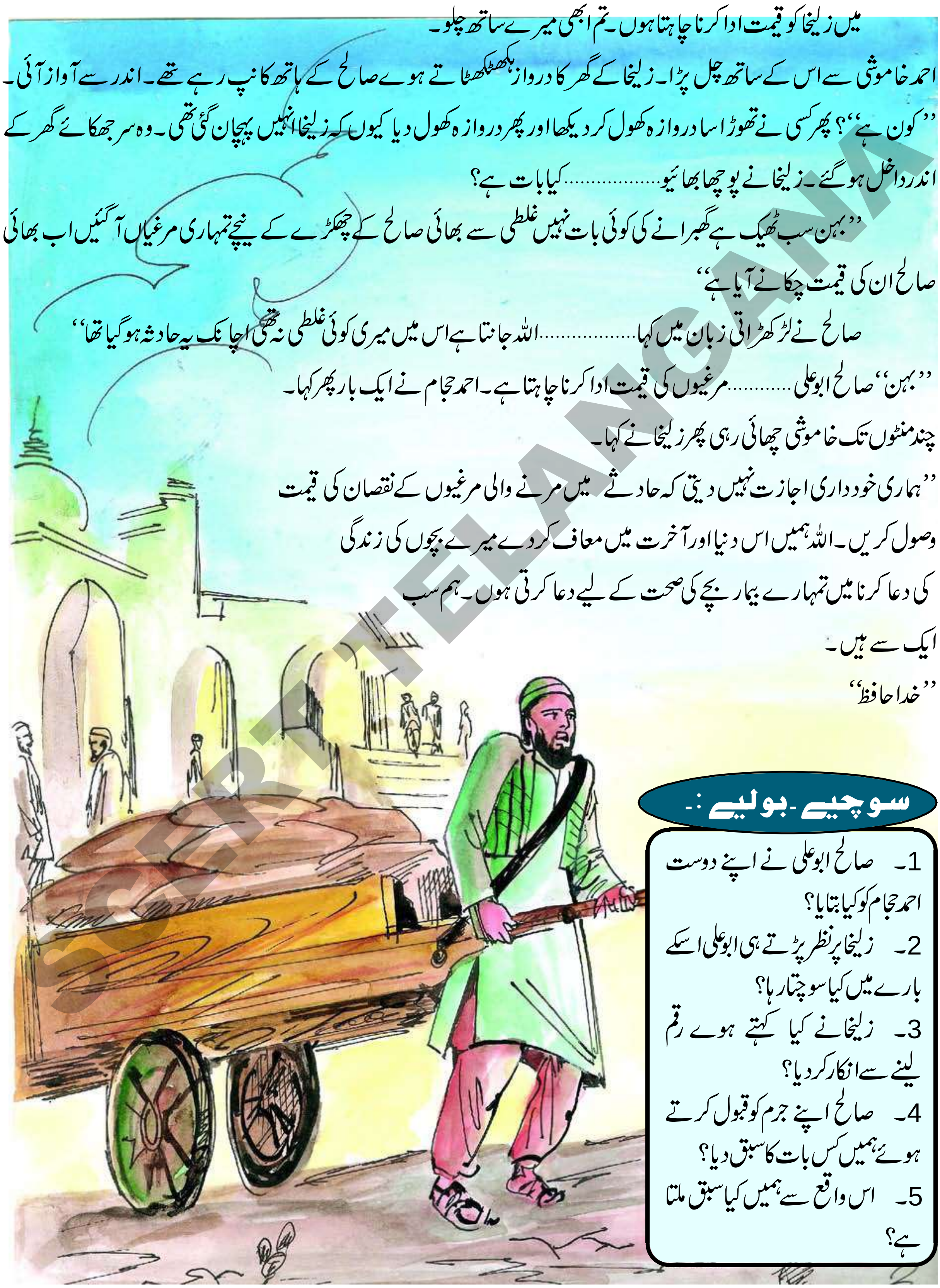

سوچیے۔ بولیے :۔

1۔ صالح ابوعلی نے اپنے دوست احمد حجام کو کیا بتایا؟

2۔ زلیخا پر نظر پڑتے ہی ابوعلی اسکے بارے میں کیا سوچتا رہا؟

3۔ زلیخا نے کیا کہتے ہوئے رقم لینے سے انکار کر دیا؟

4۔ صالح اپنے جرم کو قبول کرتے ہوئے ہمیں کس بات کا سبق دیا؟

5۔ اس واقع سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

SCERT TELANGANA

یہ کیجیے

I سمجھنا، اظہارِ خیال کرنا

سنیے سمجھ کر بولیے

(الف) ذیل کی عبارت پڑھ کر جملوں کے سامنے صحیح (✓) یا غلط (X) کا نشان لگایئے۔

وہ اچانک زمین سے اٹھا اور ایک لمحے میں جان گیا کہ چمڑے کا جوا جسے وہ گلے میں ڈال کر چھکڑے کو کھینچتا ہے وہ ٹوٹ گیا ہے۔ چھکڑا ایک طرف لڑھک چکا ہے اور دو مرغیاں گلی کے درمیان تڑپ رہی ہیں۔

جب وہ ان مرغیوں کے قریب پہنچا تو دیکھا کہ ان میں سے ایک مرغی کا بھیجہ زمین پر بکھرا پڑا ہے اور دوسری مرغی بھی مرچکی ہے۔ وہ خوف زدہ ہوگیا کیوں کہ دو مرغیاں اس کے چھکڑے کے نیچے آکر ہلاک ہوچکی تھیں۔

بوکھلاتے ہوئے صالح ابوعلی نے ادھر ادھر دیکھا آس پاس کوئی نہیں تھا۔ اس نے تیزی سے چھکڑے کو سیدھا کیا، مولیوں کی بوریاں اٹھا کر چھکڑے میں رکھا، چمڑے کے جوئے کو گانٹھ دے کر گلے میں ڈالا اور تیزی سے چھکڑا کھینچ کر آگے بڑھا۔ بالآخر وہ ابو الحسنات کی دوکان تک جا پہنچا جہاں اسے مولیاں پہنچانی تھیں۔ اس کا چہرہ پیلا پڑا ہوا تھا ابوالحسنات نے اس سے پوچھا، تمہارا چہرہ موسمبی کی طرح زرد کیوں ہے۔

1۔ صالح ابوعلی کی کار سے حادثہ پیش آیا۔ ( )
2۔ حادثہ کی وجہ سے ایک مرغی کا دل باہر نکل آیا تھا۔ ( )
3۔ صالح ابوعلی کے چھکڑے میں مولیوں کی بوریاں بھری تھیں۔ ( )
4۔ صالح ابوعلی، ابوالحسنات کے مکان کو پہنچا۔ ( )
5۔ صالح ابوعلی کا چہرہ سیب کی طرح لال ہوگیا تھا۔ ( )

(ب)۔ ذیل کی عبارت پڑھ کر سوالات کے جوابات دیجیے۔

ایک بار کا ذکر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک صحابی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ سلام کیا حضورؐ بڑے تپاک سے ملے۔ آپؐ اپنے ساتھیوں سے بڑی محبت کرتے تھے۔ ہاتھ پکڑ کر بٹھانے چلے تو دیکھا، ہاتھ کالے پڑے ہوئے ہیں۔ آپؐ نے بڑی حیرت سے پوچھا کیوں بھئی کیا تمہارے ہاتھ پر کچھ لکھا ہوا ہے یہ کالے نشان کیسے ہیں۔

انہوں نے کہا نہیں حضورؐ! یہ بات نہیں ہے۔ دراصل اپنے بال بچوں کا پیٹ پالنے کے لئے میں پتھر پر پھاوڑا چلاتا ہوں اس کی مزدوری سے ہم سب کی گزر اوقات ہوتی ہے۔ پھاوڑا چلانے کی وجہ سے میرے ہاتھ کالے ہوگئے ہیں۔

صحابیؓ کی بات سن کر حضورؐ بہت خوش ہوئے اور ان کا ہاتھ چوم لیا اور کیوں نہ ہو یہ کتنی خوشی کی بات ہے کہ ایک غریب آدمی کسی

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

کے آگے ہاتھ نہیں پھیلاتا۔ دھوکہ دھڑی اور بے ایمانی سے پیسے نہیں کماتا بلکہ اپنی خودداری محنت اور مزدوری سے اپنا اور اپنے بال بچوں کا پیٹ پالتا ہے۔ حضورؐ کی نگاہ میں یہ بات بہت ہی قابل قدر تھی اسی لئے آپؐ نے ان صحابی کے ہاتھ چوم لئے۔

سوالات:

1۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کون حاضر ہوئے؟

2۔ حضورؐ کا برتاؤ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کیسا تھا؟

3۔ صحابی کے ہاتھ دیکھ کر آپ کو کیوں حیرت ہوئی؟

4۔ حضورؐ کی نگاہ میں کونسی بات بہت ہی قابل قدر تھی؟

5۔ خودداری کسے کہتے ہیں؟

SCERT TELANGANA

II۔ اظہار مافی الضمیر ۔ تخلیقی اظہار

خود لکھنا

(الف) درج ذیل سوالوں کے جواب پانچ جملوں میں لکھئے۔

1۔ صالح ابوعلی کی شخصیت بیان کیجیے۔

2۔ صالح ابوعلی کے چھکڑے سے کس طرح کا حادثہ پیش آیا۔

3۔ زلیخا کون تھی یہ کس طرح اپنی زندگی بسر کرتی تھی۔

4۔ صالح ابوعلی نے اپنے بچہ کی بیماری سے زیادہ زلیخا کی مرغیوں کے مرنے سے کیوں متاثر تھا؟

(ب) درج ذیل سوالوں کے جواب دس جملوں میں لکھئے۔

1۔ زلیخا کا نام سنتے ہی صالح ابوعلی کیوں پریشان ہوگیا؟

2۔ اس کہانی سے آپ کو کس طرح کا سبق ملتا ہے لکھئے۔

تخلیقی اظہار / توصیف

☆ ایک غریب اور انتہائی مفلس آدمی اپنی خودداری کی وجہ سے خود بھوکا رہنا گوارہ کرتا ہے لیکن بھیک مانگنا گوارہ نہیں کرتا۔ ایسے شخص کی توصیف بیان کرتے ہوئے چند جملے لکھیے۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

III۔ زبان شناسی

لفظیات

I۔ ذیل کے جملے پڑھیے خط کشیدہ لفظ کے مترادف کی نشاندہی کیجیے۔

(1) گھبرانے کی کوئی بات نہیں غلطی سے بھائی صالح کے چھکڑے کے نیچے تمہاری مرغیاں آ گئیں۔ (   )

(a) سہو (b) نجو (c) رہو

(2) اللہ ہمیں اس دنیا اور آخرت میں معاف کر دے (   )

(a) عفو و گزر (b) عفو و درگزر (c) گزر و عفو

(3) وہ پچھلی تین راتوں سے مطلق سو نہ سکی۔ (   )

(a) صرف (b) نہ صرف (c) ہرگز

(4) وہ تھکی ہوئی کمزور اور نحیف دکھائی دے رہی تھی۔ (   )

(a) کمزور (b) پریشان (c) بیمار

(5) اس کی بیوی بیمار بچے کی چارپائی کے پاس بیٹھی مکھیاں اڑا رہی تھی۔ (   )

(a) بستر (b) پلنگ (c) تکیہ

II۔ ذیل کے جملے پڑھیے اور خط کشیدہ لفظ کو "سابقہ کے الفاظ" جوڑ کر ضد بنائیے۔ اور جملے بنائیے۔

بے، غیر، نا، لا

1۔ جملہ: اس شخص کی حیثیت بڑی ہے۔

ضد:............ جملہ:..

2۔ جملہ: اسلم نے ارادی طور پر نظیر کو ٹکر ماری۔

ضد:............ جملہ:..

SCERT TELANGANA

3۔ جملہ: کوہِ ہمالیہ کا سلسلہ متناہی نہیں ہے۔

ضد:............ جملہ: ....

4۔ جملہ: ہمیں ہمیشہ واقف کار لوگوں پر بھروسہ کرنا چاہیے۔

ضد:............ جملہ: ....

5۔ جملہ: والدین کی ہمیشہ عزت کیجیے۔

ضد:............ جملہ: ....

SCERT TELANGANA

III۔ ذیل کے محاورے/ضرب المثل پڑھیے اور انہیں جملوں میں استعمال کیجیے۔

محاورے/ضرب المثل	جملہ
(1) درد کی لہر اٹھنا۔	....
(2) توازن کھونا۔	....
(3) بوکھلا جانا	....
(4) ہونٹ کاٹ لینا	....
(5) کندھے پر بوجھ محسوس کرنا۔	....

قواعد

I درج ذیل الفاظ کو غور سے پڑھیے۔

☆ طلب = مانگ ☆ پوشیدہ = پنہاں، چھپا ہوا ☆ ابتدا = آغاز، شروع

دی گئی مثالوں میں لفظ کے ہم معنی الفاظ دیے گئے ہیں۔

ایک ہی معنی دینے والے الفاظ کو "مترادف" کہتے ہیں۔

II۔ درجہ ذیل الفاظ پر غور کیجیے۔

صبح و شام

زمین و آسمان

شکست و فتح

اوپر دیے گئے جوڑیوں کے الفاظ ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

ایسے الفاظ جو اپنی ضد کے ساتھ استعمال ہوں ''متضاد الفاظ'' کہلاتے ہیں۔

مشق: دی گئی خالی جگہوں میں ''متضاد الفاظ'' لکھیے۔

☆ ابتدا و........................ ....و اعلیٰ

☆ اول و........................ ....و زیست

☆ عرش و........................ ....و راحت

III۔ ذیل کے خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

☆ خوش اخلاق ☆ خوش قسمت ☆ خوش مزاج

☆ بے گناہ ☆ بے فکر ☆ بے بس

پہلی سطر میں ''خوش'' اور دوسری سطر ''بے'' لفظ سے پہلے استعمال ہوے ہیں۔

کسی لفظ سے پہلے جڑ کر ایک خاص معنی پیدا کرنے والے جز کو ''سابقہ'' کہا جاتا ہے۔

مشق: سابقے ''ہم'' اور ''غیر'' کو استعمال کرتے ہوے پانچ پانچ الفاظ بنائیے۔

ہم ....

غیر ....

ذیل کے خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجیے۔

زمین دار مکان دار دوکان دار

گل فروش ترکاری فروش کتب فروش

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

پہلی سطر میں ''دار'' اور دوسری سطر میں ''فروش'' لفظ کے آخر میں آئے ہیں۔

کسی لفظ کے بعد جُڑ کر ایک خاص معنی پیدا کرنے والے جُز کو ''لاحقہ'' کہا جاتا ہے۔

مشق: لاحقے ''نما'' اور ''گار'' کو استعمال کرتے ہوئے پانچ پانچ الفاظ بنائیے۔

نما ....

گار ....

لسانی سرگرمیاں / منصوبہ کام

☆ دس اقوال زریں جمع کیجیے اور اس کی وضاحت کرتے ہوئے ہر ایک کے بارے میں چند جملے لکھیے۔

زریں قول

اپنی غلطی کا اعتراف کرنا بہترین خصوصیت ہے۔ اس سے نفس میں عاجزی پروان چڑھتی ہے اور تکبر کمزور ہوتا ہے۔

SCERT TELANGANA

پڑھیے لطف اٹھایئے۔

انڈوں کے بدلے چوزے

شام ہو چکی تھی۔آسمان پر بادل چھا رہے تھے۔ہلکی ہلکی بوندا باندی جاری تھی۔دیکھتے ہی دیکھتے تیز بارش ہونے لگی۔تین چار آدمی ایک سائبان کے نیچے کھڑے ہوئے تھے۔وہ بارش کے رکنے کا انتظار کر رہے تھے۔بارش تھمنے کا نام نہ لیتی تھی۔کسی نے ملک میں بڑھتی ہوئی رشوت خوری کی بات کی۔کسی نے آیا رام گیا رام والی سیاست کا مذاق اڑایا۔آخر میں سب سے بوڑھے اجنبی نے اپنی زبان کھولی۔آج میں آپ کو اپنے زمانے کا واقعہ سناتا ہوں۔بوڑھے نے چشمہ اتارا،شیشے صاف کئے اور پھر کہنے لگا۔''آزادی سے پہلے کی بات ہے۔میں تلنگانے کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں انجینئر تھا۔گاؤں شہر سے بہت دور تھا۔گھر سے خط آیا۔خط میں لکھا تھا۔چھوٹی بہن کی شادی اچانک طے ہوگئی ہے۔فوراً گھر پہنچو۔خط میں یہ بھی لکھا تھا آتے ہوئے سو پچاس انڈے بھی لے آنا۔شادی میں کام آئیں گے۔اس کے بعد بوڑھے نے سگریٹ کا ایک لمبا کش لیا اور کہا ''اُن دنوں پولٹری فارم نہیں ہوتے تھے۔اس لئے انڈوں کا اتنی بڑی تعداد میں ملنا آسان نہیں تھا۔''

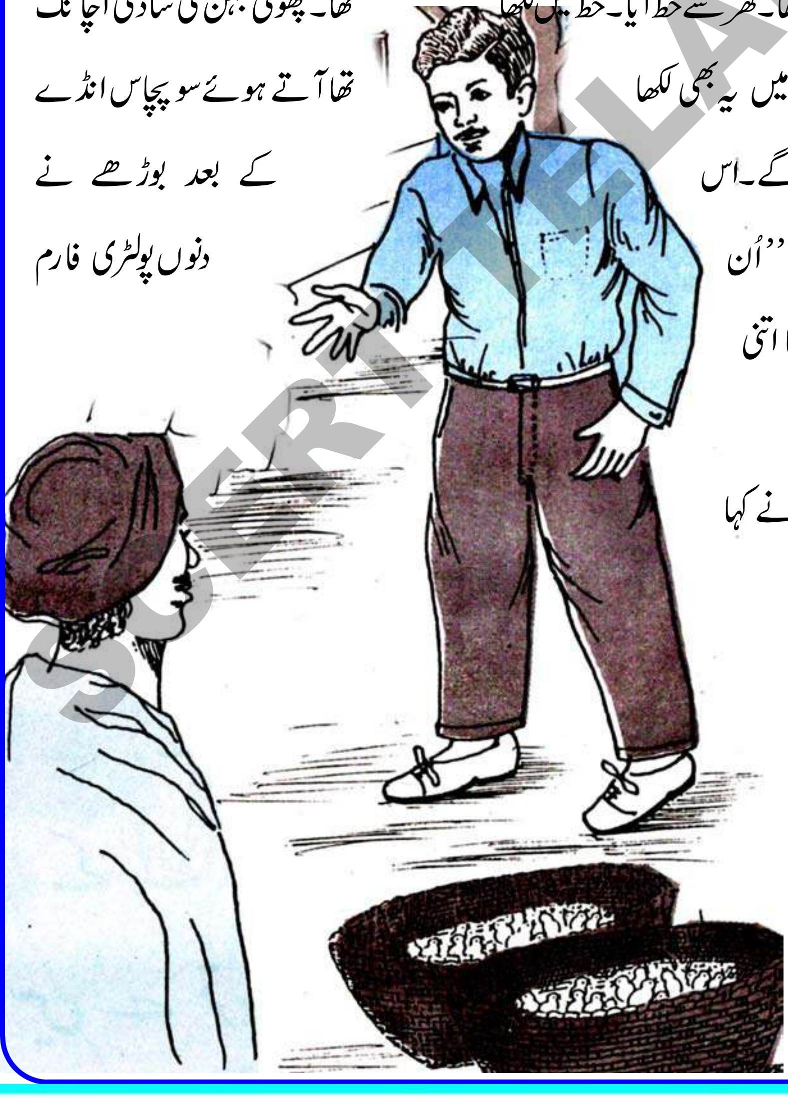

بات آگے بڑھاتے ہوئے اس نے کہا ''سچ تو یہ ہے اُن دنوں دیہاتوں میں بھی اتنے انڈے ایک ساتھ نہیں ملتے تھے۔'' چنانچہ میں نے یہ کام اپنی پہچان کے ایک کسان راموکو سونپ دیا۔میری بات سنکر راموبھی بڑی سوچ میں پڑ گیا۔اور بولا ''بابو جی اتنے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔

انڈے جمع کرنے میں تو مجھے بھی بڑی محنت کرنی ہوگی۔گاؤں کے ہر گھر سے مجھے انڈے اکٹھا کرنے پڑیں گے۔’’چاہے کچھ بھی کرو مجھے انڈے وقت پر چاہیے۔‘‘ یہ کہہ کر میں نے پیسے اُس کے حوالے کردیے۔شہر جانے سے پہلے میں روز راموکا انتظار کرتا کہ وہ آئے اور اطلاع دے کہ آخر وہ کتنے انڈے جمع کر پایا ہے۔وقت گزرتا گیا نہ ہی راموآیا اور نہ مجھے انڈے م لے۔چاروناچار میں خالی ہاتھ شہر آ گیا۔والدین نے پوچھا’’انڈے لے آئے ہو؟‘‘میں نے بڑی ندامت سے جواب دیا’’میں نے بہت کوشش کی لیکن گاؤں میں انڈے نہیں مل پائے۔‘‘ دوسرے دن شادی بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔اُن دنوں شادی کی رسمیں ہفتوں چلتی تھیں۔مجھے بھی ان ساری رسموں اور دعوتوں میں شریک ہونا پڑا۔شادی کا ہنگامہ ختم ہوا۔میں کوئی دو ہفتہ کے بعد گاؤں لوٹا۔اپنی نوکری سنبھال لی۔غیر حاضری کی وجہ سے کام کچھ زیادہ ہی بڑھ گیا تھا۔اس لئے دفتری کام میں بُری طرح جُٹ گیا۔ایک مہینہ بعد ایک صبح میرے مکان پر دستک ہوئی۔میں نے دروازہ کھولا۔دیکھتا ہوں کہ سامنے راموکھڑا مسکرا رہا ہے۔میں نے پوچھا’’راموتم کہاں غائب رہے اتنے دن؟ نہ ہی ملنے آئے اور نہ انڈے پہنچائے۔‘‘ سر جھکا کر رامو نے کہا’’بابوجی!اس کیلئے آپ سے معافی مانگتا ہوں۔میں نے آپ کے لیے انڈے تو گھر گھر گھوم کر جمع کر لیے تھے،مگراُن کو پہنچانے میں اتنی دیر ہوگئی تھی کہ آپ شہر جا چکے تھے۔‘‘

راموآگے کہنے لگا۔بابوجی!’’یقین جانیے میں نے آپ کو ریلوے اسٹیشن پر بھی جا کر دیکھا مگر آپ کی ریل جا چکی تھی۔‘‘’’خیر جو ہوا سو ہوا!‘‘میں نے کہا’’مگر تم میرے آنے کے بعد بھی کہاں غائب رہے؟‘‘رامو نے بڑی لجاجت سے کہا’’کیا بتاؤں بابوجی دس پندرہ دن سے بیٹی کو بخار آرہا تھا اس لئے حاضر نہ ہوسکا۔آج اس کا بخار اُترا تو سوچا آپ سے مل کر آپ کی امانت لوٹادوں۔‘‘’’میری کیا امانت ہے؟تمہارے پاس‘‘میں نے حیرت سے پوچھا۔اس نے مجھ سے گھر کے باہر چلنے کو کہا۔گھر کے باہر ایک بیل گاڑی پر دو ٹوکروں میں تیس چالیس چوزے تھے۔چوں چوں کرتے ہوئے ان چوزوں کو دیکھ کر میں نے رامو سے پوچھا’’یہ کیا تماشہ ہے؟‘‘رامو نے مجھ سے کہا۔’’بابوجی میں نے آپ کے لئے سوانڈے جمع کر لیے تھے ان میں سے قریب تیس چالیس چوزے نکل آئے ہیں۔انہیں میں اپنے مرغی خانے میں کب تک رکھوں؟ سوچا آج آپ کی امانت آپ کے حوالے کردوں۔‘‘یہ کہہ کر اس نے دونوں ٹوکرے گاڑی سے اتارے۔گھر کے اندر صحن میں رکھا دیئے۔نمستے کہہ کر واپس چلا گیا۔بارش تھم چکی تھی۔وہ سب رامو کی ایمانداری پر حیرت زدہ ہوکر اپنی اپنی راہ پر چلے گئے۔

SCERT TELANGANA